اصلاحِ عقائد، اصلاحِ اعمال، اصلاحِ معاملات، اصلاحِ نظام کی خاطر اہلِ سنت وجماعت کا ترجمان

ماہنامہ

فکرِ مستقیم
لاہور

شمارہ نمبر: 5,6 ذوالقعدہ، ذوالحجہ 1442ھ / جون، جولائی 2021ء جلد نمبر 08

رؤیتِ ہلال کے شرعی تقاضے

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما اہلِ حق کی نظر میں

نظریاتِ اہلِ سنت کے امین کنز العلماء تجھے سلام

محفوظیتِ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا (قسط سوم)

تجھے اس ظلمت کدہ میں نور پھیلانا ابھی ہے

مرکزِ صراطِ مستقیم علم و حکمت کا گہوارہ

مرکزِ اہلِ سنت جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام میں نکہت و نور کا سلسلہ جاری

تکفیری ٹولہ علمائے برطانیہ کی زد میں

امام جلالی کے تجدیدی کارنامے

مفتی محمد عابد جلالی ، ردِ رافضیت

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

Dr. Muhammad Ashraf Asif Jalali

Managed by Tawheed TV

منابعِ فکر

عنوان

مجددِ دین و ملت امامِ علم و حکمت

حضرت امام **احمد رضا خان قادری** رحمۃ اللہ علیہ

محدث بریلوی

برہان

خوشبوئے مجدد الف ثانی شیر ربانی

حضرت **میاں شیر محمد شرقپوری** رحمۃ اللہ علیہ

شرقپور شریف

فیضان

محدثِ اعظم پاکستان، امام اہلسنت

حضرت، علامہ مولانا ابو الفضل

محمد سردار احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ

گلستان محدثِ اعظم فیصل آباد

وجدان

خواجہ خواجگان آفتاب ولایت

حضرت **پیر سید نور الحسن شاہ بخاری** قدس سرہ العزیز

سجادہ نشین آستانہ عالیہ کیلیانوالہ شریف

روحِ رواں

شیخ المحدثین امام العصر حضرت علامہ

پیر سید **محمد جلال الدین شاہ** قادری نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ

بانی و سابق شیخ الحدیث

ارشاد

قائدِ اہلسنت امام عزیمت حضرت

علامہ **شاہ احمد نورانی** صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ

بانی ورلڈ اسلامک مشن

سابق صدر جمعیت علماء پاکستان

درایت

امام المدرسین استاذ الکل حضرت

علامہ **عطا محمد** بندیالوی چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ڈھوک عیسیٰ آباد خوشاب

فراست

غزالیِ زماں رازیِ دوراں شیخ الحدیث

حضرت علامہ پیر سید **محمد احمد سعید شاہ** کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ

بانی جامعہ انوار العلوم ملتان شریف

ارشادات

پیر طریقت حضرت اقدس حضرت علامہ پیر سید

محمد مظہر قیوم مشہدی رحمۃ اللہ علیہ

اجازت

استاذ العرب والعجم، بحر العلوم مفسر قرآن

حضرت شیخ **عبد الکریم محمد** المدرس البغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مفتی اعظم عراق

روایت

استاذ الاساتذہ برکۃ العصر حضرت علامہ

مولانا **محمد نواز نقشبندی** کیلانی رحمۃ اللہ علیہ

اِصلاح عقائد اِصلاح اعمال، اِصلاح معاملات اور اِصلاح نظام کی خاطر اہلِ سُنّت وجماعت کا ترجمان

ماہنامہ فکرِ مستقیم لاہور

شمارہ نمبر 5,6 | ذوالقعدہ، ذوالحجہ 1442ھ/ جون، جولائی 2021ء | جلد نمبر 08

بیاد و فیضان نظر

شیخ المحدثین، امام العصر، حضرت علامہ

پیر سیّد محمد جلال الدین شاہ قادری نقشبندی فاضل بھیرہ شریف

بانی و شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف منڈی بہاؤ الدین

مدیر اعلیٰ

چیئرمین تحریک لبیک یا رسول اللہ ﷺ

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

سربراہ تحریک لبیک یا رسول اللہ ﷺ تحریک صراط مستقیم

شاہکار جلالیت مناظر کبیر

مفتی محمد عابد جلالی

مدیر مسئول: مفتی محمد صمصام مجددی

نائب مدیر: مولانا عبد الرشید اویسی

مولانا سید محمد ابو بکر عمار شاہ جلالی

مینجنگ ڈائریکٹر: مولانا محمد رضاء المصطفی رازی

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر محمد فیاض قادری

مولانا ڈاکٹر محمد زاہد محمود قادری

مولانا ڈاکٹر محمد اظہر اللہ جلالی

مولانا ڈاکٹر محمد عدیل مجید جلالی

مولانا محمد طیب جلالی صاحب

مجلس مشاورت

خیبر پختونخواہ

مولانا سید محمد ظفر علی شاہ

بلوچستان

مولانا مفتی محمد عبد الرزاق حبیبی

سندھ

مولانا مفتی اللہ رحم نقشبندی

پنجاب

مولانا مفتی محمد ادریس جلالی

مجلس منتظمہ

مولانا محمد ساجد اقبال جلالی

مولانا نور محمد ثانی جلالی

مولانا محمد ابراہیم جلالی

مولانا محمد محسن جلالی گیلانی

مراسلت و ترسیل کا پتہ

مرکز صراط مستقیم، جلالی سٹریٹ

فیز III، تاج باغ لاہور

0301-4743845

0303-4454536

0321-1880888

E-Mail:

fikremustaqeem@gmail.com

abdulkariem6@gmail.com

مقام اشاعت ملنے کا پتہ: صراط مستقیم پبلیکیشنز 6-5 مرکز اویس دربار مارکیٹ لاہور۔ 04237115771

قیمت فی شمارہ: 40 روپے

سالانہ: 700 روپے بمع ڈاک خرچ

YOU TUBE Dr Muhammad Ashraf Asif Jalali

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئینہ فکر مستقیم

صفحہ نمبر	منزلیں	شرکائے سفر	نشان منزل	نمبر شمار
3	رویت ھلال کے شرعی تقاضے	مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب	اداریہ	1
8	عمار مساجد کے مرتبے اور ذمہ داریاں	مولانا سید محمد ابوبکر عمار شاہ صاحب	خوشبوئے قرآن	2
10	تجھ کو ظلمت کدہ میں نور پھیلانا بھی ہے	مولانا مفتی محمد صمصام مجددی صاحب	خوشبوئے حدیث	3
12	حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ تعالی عنہما اہل حق کی نظر میں	علامہ ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی صاحب	کاروان عشق	4
19	مفتی محمد عابد جلالی اور رد رافضیت	مولانا رضا المصطفی ومحمد عمر فاروق جلالی	کاروان تحقیق	5
21	نظریات اہل سنت کے امین کنز العلما تجھے سلام	مولانا محمد عبد الکریم جلالی صاحب	کاروان اصلاح	6
26	مرکز اہل سنت جامعہ جلالیہ رضویہ	مولانا محمد ابراہیم جلالی صاحب	کاروان محبت	7
31	محفوظیت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا	مولانا مفتی نذیر احمد سیالوی صاحب	کاروان اصلاح	8
34	امام جلالی کے تجدیدی کارنامے	مولانا مفتی محمد عمران رضا جلالی آف میلسی	کاروان محبت	9
37	تکفیری ٹولہ علما برطانیہ کی زد میں	مولانا مفتی محمد زاہد محمود نعمانی قادری	کاروان شوق	10
39	حقوق نسواں یا مادر پدر آزادی؟	بنت محمد اسلم صاحبہ	کاروان تحقیق	11
41	ماہ ذوالقعدہ کے فضائل ومسائل	مولانا محمد اکمل جلالی صاحب	کاروان حقیقت	12
43	ماہ ذوالحج شریف کے فضائل ومسائل	مولانا مفتی محمد عبد الکریم جلالی صاحب	کاروان تدقیق	13
46	مرکز صراط مستقیم علم وحکمت کا گہوارہ	مولانا محمد عبد الکریم جلالی صاحب	کاروان عقیدت	14

اداریہ رؤیتِ ہلال کے شرعی تقاضے

مُدیرِ اعلیٰ کے قلم سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

امسال یکم شوال 1442ھ کے چاند یعنی عید الفطر کے چاند کا رؤیت ہلال کمیٹی کی طرف سے جو اعلان کیا گیا، وہ حقائق کے بالکل برعکس، شریعت مصطفی ﷺ کے سراسر خلاف اور نہایت ہی غیر ذمہ دارانہ تھا۔ رؤیت ہلال کمیٹی پاکستان کے نو منتخب چیئرمین نے 13 مئی 2021ء بروز جمعرات عید کروا کے کروڑوں لوگوں کا روزہ، تراویح، اعتکاف اور نمازِ عید خراب کی۔

الحمد للہ! بندۂ ناچیز نے بروقت ویڈیو اعلان کے ذریعے جمعرات کے دن لوگوں کو روزہ رکھنے کی تلقین کی اور عید الفطر جمعہ کو منانے کا اعلان کیا۔ پاکستان کے مختلف شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں اسلامیانِ پاکستان کی ایک بہت بڑی تعداد نے بندۂ ناچیز کے شرعی اعلان پر عمل کرتے ہوئے اپنے فرض روزے، اعتکاف اور نمازِ عید کو محفوظ کر لیا۔ رؤیت ہلال کمیٹی نے جن کی گواہیوں پر اعتماد کیا اور جن جن مقامات سے جس طرح شہادتیں وصول کیں، یہ سب کچھ آدھے گھنٹے میں ہو سکتا تھا۔ چونکہ حاصل شدہ گواہیوں کی حیثیت ایسی نہیں تھی کہ ان کے ذریعے ہلالِ فطر کو ثابت کیا جا سکے۔ اس لیے ان گواہیوں کے موصول ہو جانے کے باوجود رؤیت ہلال کمیٹی کے ارکان ان گواہیوں میں موجود شرعی سقم کی بنیاد پر عید کے اعلان پر متفق نہ ہو سکے۔ رؤیت ہلال کمیٹی کے ایک فاضل رکن کی مبینہ ویڈیو میں اس امر کا واضح اظہار بھی دیکھا گیا کہ چاند تو طلوع نہیں ہوا مگر کسی اور وجہ سے عید کے چاند کے طلوع ہونے کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ رؤیت ہلال کمیٹی کے چیئرمین پر جس بیانیے کا بھوت سوار تھا، اس کے اندر دو باتیں اہم تھیں۔ ایک یہ کہ پورے پاکستان میں عید ایک دن ہو، دوسری یہ کہ وحدتِ اُمت کے پیشِ نظر سعودی عرب کے ساتھ عید منائی جائے۔ شرعی نصاب شہادت کے لحاظ سے گواہیوں کو دیکھ کر جب ارکانِ کمیٹی عید کے چاند کے اعلان پر متفق نہ ہوئے تو کمیٹی کے اجلاس کو مزید لمبا کیا گیا۔ ایسے میں سالہا سال سے رؤیت ہلال کمیٹی سے اختلاف کرنے والے مفتی پوپلزئی نے جب اپنا چاند چڑھا دیا تو کمیٹی کے نو منتخب اور میرٹ کے لحاظ سے نااہل چیئرمین نے اپنے مزعومہ بیانیے کی دونوں شقوں کو اُڑتے دیکھا کہ پوپلزئی کے اعلان کے بعد نہ تو اب پاکستان میں ایک دن عید ہوگی اور نہ ہی سعودی عرب اور پاکستان میں ایک ہی دن عید ہو سکے گی۔ نو منتخب چیئرمین، مفتیٔ بے لگام پوپلزئی کو کنٹرول کرنے میں جب بے بس ثابت ہوا تو اس نے اپنی قابلیت دکھانے کے لیے اور اپنی نااہلی چھپانے کے لیے (ہو سکتا ہے بعض دیگر وجوہات بھی ہوں) ارکانِ رؤیت ہلال کمیٹی پر دباؤ ڈال کے اپنے بیانیے کے دونوں حصوں کے پورا کیے جانے کی شاباش لینے کے لیے پوپلزئی کے اعلان کے بعد تقریباً سوا گیارہ بجے رات عید الفطر کے چاند کے طلوع ہونے کا اعلان کر دیا۔ اس اعلان کا غیر شرعی اور غیر صحیح ہونا اتنا واضح تھا کہ سرکاری اعلان پر روزہ چھوڑ کر عید منانے والے اکثر لوگ اپنے ضمیر کے کوسنے کی وجہ سے عید کی خوشی سے محروم رہے۔ ایک روزے کا نقصان کوئی معمولی نقصان نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ أفطرَ یوماً مِن رمضانَ منْ غیرِ رُخصةٍ و لا مَرَضٍ لمْ یَقضِ عنه صومُ الدَّھرِ كلّه و إنْ صامه»۔ [صحیح بخاری، المجلد: الأول، كتاب الصوم، باب اذا جامع في رمضان، رقم الورقة: 458، دار الفكر بيروت]

جس نے بغیر رخصت اور مرض کے ایک دن رمضان کا روزہ چھوڑ دیا اب اگر سارا زمانہ عمر بھر روزہ رکھتا رہے تو اس کا ازالہ نہیں ہو سکتا۔

مطلب یہ ہے کہ اگرچہ فرض کی قضا تو ایک روزے سے ہو جائے گی مگر ایک روزے کا جو اجر و ثواب اسے میسر آنا تھا، اس کا بدل پورا نہیں ہوگا۔

روزہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے۔ اس کی ادائیگی کیلئے ماہ رمضان کا آغاز اور اختتام حتمی طور پر جاننا نہایت ضروری ہے۔ جس طرح نماز کی بروقت ادائیگی کیلئے اوقاتِ نماز کی پہچان ضروری ہے، ایسے ہی روزہ

کا معاملہ ہے۔ 29 شعبان کو رمضان کا چاند دیکھنا فرض کفایہ ہے۔ یعنی سب ترک کریں تو گنہگار ہونگے اور اگر بعض چاند دیکھنے کا اہتمام کرلیں گے تو سب سے فرض اتر جائے گا۔ ایسے ہی 29 رمضان کو عید کا چاند دیکھنا بھی ضروری ہے کیونکہ اگر چاند طلوع ہوگیا اور دیکھا نہیں گیا تو نادانستہ عید کے دن روزہ رکھنے کی وجہ سے حرام کا ارتکاب لازم آئے گا۔ رمضان کے چاند اور عید الفطر کے چاند میں کئی لحاظ سے فرق ہے۔ چونکہ رمضان کا روزہ دینی امور میں سے ہے، لہٰذا جس گواہی سے امور دینیہ ثابت ہوتے ہیں اس سے رمضان کا چاند بھی ثابت ہوجائے گا۔ اور فطر حقوق العباد میں سے ہے۔ جن گواہیوں سے حقوق العباد ثابت ہوتے ہیں، عید الفطر کا چاند ان گواہیوں سے ثابت ہوگا۔ چنانچہ اگر آسمان غبار آلود ہے تو ہلال رمضان کے لیے ایک عادل کی شہادت کو امام قبول کرلے گا۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، مگر عید الفطر کے چاند میں اگر مطلع غبار آلود ہو تو پھر چاند کو ثابت کرنے کے لیے دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ضروری ہے۔ ایسے ہی محدود فی القذف شخص اگر تائب ہوگیا ہو تو ہلال رمضان میں اس کی گواہی قبول ہوگی۔ مگر ہلالِ فطر میں محدود فی القذف اگرچہ تائب بھی ہوگیا ہو تو اس کی گواہی قبول نہیں ہوگی۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس نصاب شہادت سے ہلالِ فطر ثابت ہوتا ہے اس سے ہلالِ رمضان تو ثابت ضرور ہوگا۔ مگر جس نصابِ شہادت سے ہلالِ رمضان ثابت ہو، ضروری نہیں کہ اس سے ہلالِ فطر بھی ثابت ہو۔ مثلاً مطلع غبار آلود ہونے کی صورت میں ایک شخص جو کہ مستور الحال ہے اس کی گواہی سے ہلالِ رمضان تو ثابت ہوجاتا ہے مگر مطلع غبار آلود ہونے کی صورت میں ایک شخص جو مستور الحال ہے اس کی گواہی سے ہلالِ فطر ثابت نہیں ہوتا۔ عوام میں دونوں ہلالوں کو ایک جیسا قرار دینے کی جو رَوش ہے وہ بالکل غلط ہے۔

عید کا چاند رمضان کے چاند سے زیادہ اہم ہے کیونکہ 29 پر رمضان کا چاند طلوع ہوئے بغیر مان لینے سے یہ ہوگا کہ ایک عبادت وقت شروع ہونے سے پہلے شروع کرلی گئی ہے مگر 29 پر اگر عید کا چاند طلوع ہوئے بغیر مان لیا گیا تو پھر ایک فرضِ عین کا ترک لازم آئے گا جس کا ازالہ پوری زندگی روزہ رکھنے سے بھی نہیں ہوگا۔ چاند کی رؤیت کا معاملہ بہت زیادہ اہم اور بہت زیادہ حساس ہے۔ گواہوں کا چاند دیکھنے کا حق ادا کرنا اور قاضی کا گواہوں کی چھان بین کرکے فیصلہ کرنا ان دونوں مراحل کے بڑے دقیق تقاضے ہیں ۔ شریعت مصطفی ﷺ میں چاند کے لحاظ سے واضح فیصلہ موجود ہے۔ اگر اسے پیشِ نظر رکھا جائے تو مسلم معاشرے کو اضطراب اور بے چینی سے بچایا جاسکتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے صوم و فطر کا حکم رؤیت پر معلق کیا ہے۔ بخاری، مسلم و دیگر کتب میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے طرق کثیر کے ساتھ مروی ہے کہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفی ﷺ نے ارشاد فرمایا: «صوموا لرؤيته و أفطروا لرؤيته فان غمّي عليكم فأكملوا العدة »۔ [صحيح مسلم، المجلد: الثاني، كتاب الصيام، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال و الفطر لرؤية الهلال، رقم الحديث: 1082، رقم الورقة: 762، دار الفكر بيروت]

چاند دیکھنے پر روزہ رکھو اور چاند دیکھنے پر ہی عید کرو۔ اگر کسی وجہ سے چاند اوجھل کردیا جائے تو گنتی پوری کرو۔

یعنی اگر مطلع صاف نہ ہو تو 30 کی گنتی پوری کرلو۔ رسول اکرم ﷺ نے چاند کے مسئلہ پر اُمت کو علم نجوم، علم فلکیات یا موجودہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا محتاج نہیں رکھا۔ ان سے ثانوی اور ذیلی طور پر تعاون لیا جاسکتا ہے مگر اصولی طور پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: چاند کے دو ہی احتمال ہیں۔ یا 29 پر طلوع ہوگا یا 30 پر۔ اگر 29 پر نہ ہوا تو یقینی طور پر 30 پر ہوگا۔ بطورِ فرض 29 پر اگرچہ چاند طلوع ہوچکا ہو مگر مطلع اَبر آلود ہونے کی وجہ سے نظر نہ آئے، ہم اس کے مکلف نہیں کہ اسے کسی سائنسی طریقے سے ضرور ڈھونڈیں بلکہ رسول پاک ﷺ نے ہمارے لیے قیامت تک کیلئے فیصلہ فرمایا ہے کہ 30 کی گنتی پوری کرو۔ علم نجوم، علم فلکیات اور جدید ٹیکنالوجی کی طرف اس مقصد کیلئے جانے کی ضرورت ہی نہیں۔ بہت سے لوگ دوربین اور ٹیلی سکوپ کے ذریعے سے رؤیت ہلال اور رؤیت بصری کو ایک قرار دینے کی وجہ سے غلطی کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں جو حکم ہے: ''صوموا الرؤیتہ و افطروا الرؤیتہ'' اس سے مراد ٹیلی سکوپ، دوربین یا دیگر کسی ذریعے سے چاند کی رؤیت کا حکم نہیں بلکہ رؤیت بصری کا حکم ہے۔ یعنی شرعی طور پر چاند کا طلوع اسے قرار دیا جائے گا جو آنکھ سے دیکھا جاسکے۔ جس چاند کو اپنی عمر کے لحاظ سے آنکھ سے دیکھا جانا ناممکن ہو مگر کسی ٹیلی سکوپ وغیرہ کی مدد سے اسے دیکھ بھی لیا جائے تو وہ نہ تو چاند کا شرعی طور پر طلوع ہے اور نہ ہی ''صوموا الرؤیتہ و افطروا الرؤیتہ'' میں مذکور لفظ

رؤیت پہ عمل ہے۔اس لفظ رؤیت کا تقاضا یہ ہے کہ چاند ایسی حالت میں ہو جس طرح عموماً ہر صحیح بینائی والا شخص اپنی آنکھ سے کسی چیز کو دیکھتا ہے۔ رؤیت سے مراد فطری طریقے سے ہٹ کر کسی طریقے سے چاند دیکھنا نہیں ہے۔اب ایسی دوربینیں بھی معرضِ وجود میں آچکی ہیں جو دور سے دور اور باریک سے باریک چیزیں دکھانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ان کے ذریعے دیکھا گیا چاند، رؤیت ہلال قرار نہیں پاتا۔ایک عام انسان کی آنکھ چاند کو اس صورت میں دیکھ سکتی ہے جب اس کی عمر کم از کم بیس (20) گھنٹے ہو چکی ہو۔اس سے کم عمر والا چاند عام انسانی آنکھ دیکھ ہی نہیں سکتی۔ بلکہ مشاہدہ سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ بسا اوقات وہ چاند جس کی عمر تیس (30) گھنٹے ہو چکی ہو لیکن دیکھنے میں صاف نظر نہ آئے۔جبکہ جدید ترین ٹیلی سکوپ کے ذریعے سے چاند کی ولادت کے چند گھنٹے بعد ہی چاند کو دیکھا جا سکتا ہے۔مگر یہ رؤیت معتبر نہیں ہوگی کیونکہ یہ رؤیت رؤیتِ بصری نہیں ہے۔

ہمارے ماڈرن طبقہ کے ذہن میں بات آتی ہے کہ رسول اکرم ﷺ اور خلفاء راشدین کی ظاہری حیات میں تو یہ جدید آلات ایجاد نہیں ہوئے تھے۔اس لیے وہاں تو ان کے استعمال کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔لیکن آج جب سائنس ترقی کر چکی ہے اور ٹیلی سکوپ اور دوربینیں ایجاد ہو چکی ہیں تو ان کے ذریعے رؤیت ہلال کے اثبات میں کیا حرج ہے؟ یعنی جب عام انسانی آنکھ چاند کے بہت باریک ہونے کی وجہ سے کہیں چاند نہ دیکھ سکے مگر آلات کے ذریعے دیکھا جائے تو اسی پر روزے اور عید کا اعلان کر دینا چاہیے۔مگر یہ سوچ بھی باطل ہے کیونکہ رسول اکرم ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ظاہری حیات کے زمانے میں اگرچہ دوربین ایجاد نہیں ہوئی تھی لیکن اونچے اونچے پہاڑ تو موجود تھے۔ایسا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ رمضان یا عید کا چاند دیکھنے کے لیے رسول اکرم ﷺ نے یا خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اونچے پہاڑوں پر چاند دیکھنے کے لیے چڑھایا ہو۔اتفاقاً ہو سکتا ہے کہ کوئی کسی اونچی جگہ پہ ہو اور اسے چاند نظر آ جائے اور آ کر گواہی دینے سے اس کی بات کو تسلیم کر لیا جائے۔مگر چاند ڈھونڈنے کے مقصد کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اونچے پہاڑوں پہ نہیں چڑھایا گیا۔بلکہ عام سطح زمین پر انسانی آنکھ کے دیکھنے پر اعتماد کیا گیا۔رؤیت ہلال کوئی آسان کام نہیں ہے۔چاند کی رؤیت میں بہت سی چیزوں کا دخل ہے۔مثلاً چاند کی عمر، چاند کا سورج سے زاویائی فاصلہ، سورج کا افق سے نیچے ہونا، چاند کا ارتفاع، چاند کا زمین سے فاصلہ، مطلع کی کیفیت، فضاء کا شفاف ہونا، جس علاقے میں چاند دیکھا جا رہا ہے، اس علاقے کا طول بلد اور عرض بلد، چاند کی رؤیت کا ارادہ کرنے والوں کے علاقے کا سطح سمندر سے بلندی کا معیار نیز موسم کا گرم ہونا یا سرد ہونا، فضاء میں نمی کا موجود ہونا یا فضاء کا خشک ہونا وغیرہ۔ یہ ساری چیزیں رؤیت ہلال پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ یہ تو سب کے مشاہدہ میں ہے کہ چاند بڑھتا بھی ہے اور گھٹتا بھی ہے۔قمری مہینے کے پہلے دو ہفتوں میں یہ مسلسل بڑھتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس کا دائرہ مکمل ہو جاتا ہے۔اس کے بعد مہینے کے اگلے دو ہفتوں میں یہ مسلسل گھٹتا ہے یہاں تک کہ پورے کا پورا غائب ہو جاتا ہے۔اس کے بعد نئے سرے سے چاند بڑھنا شروع ہوتا ہے۔اس کو قران شمس وقمر بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ جب سورج اور چاند ایک ہی سیدھ میں ہوتے ہیں۔اسے ہی نئے چاند کی ولادت کہا جاتا ہے۔ چاند کی ولادت کے بعد چاند کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ایک وہ حالت کہ چاند ہوتا تو ہے مگر بہت ہی باریک ہوتا ہے جسے عام انسانی آنکھ سے دیکھا نہیں جا سکتا۔اس کو فلکیاتی چاند کہا جاتا ہے اور جب اس کی ولادت کو کم از کم بیس گھنٹے (20) گزر جائیں یہاں تک کہ اسے عام انسانی آنکھ سے دیکھا جا سکے تو اس کو بصری چاند کہتے ہیں۔رؤیت ہلال کا تعلق اس بصری چاند کے ساتھ ہے۔ولادت کے وقت چاند سورج کے بہت قریب ہوتا ہے اور اس کی تیز شعاعوں کے زد میں ہوتا ہے۔لہٰذا انسانی آنکھ اسے دیکھ نہیں سکتی۔ جوں جوں چاند کی عمر بڑھتی جاتی ہے تو اس کی جسامت بھی بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہی وہ سورج سے دور بھی ہوتا جاتا ہے۔جس کے نتیجے میں وہ سورج کی تیز شعاعوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ ایسی صلاحیت حاصل کر چکا ہوتا ہے کہ غروب آفتاب کے بعد سورج سے ایک فاصلے پر ہونے کی وجہ سے انسانی آنکھ کو نظر آ سکے۔ یہ مقام چاند کو اپنی ولادت کے کم از کم بیس (20) گھنٹے بعد حاصل ہوتا ہے۔ کیفیات اچھی نہ ہونے کی صورت میں یہ وقفہ بڑھ کر تیس گھنٹے تک بھی ہو سکتا ہے۔ چاند کی ولادت کے بعد غروب آفتاب تک اگر بیس گھنٹے گزر چکے ہوں اور کیفیات بھی صحیح ہوں تو پھر چاند نظر آ سکتا ہے۔ یہ چاند پہلی کا بھی ہوتا ہے اور باریک بھی ہوتا ہے لیکن اگر غروب آفتاب سے پہلے بیس (20) گھنٹے مکمل نہ ہوئے ہوں۔مثلاً ولادت کے

بعد دس گھنٹے گزرے ہوں، پندرہ گھنٹے گزرے ہوں۔ اب یہ چاند ممکن ہی نہیں کہ غروب آفتاب کے بعد نظر آئے۔ یہ اگلے دن غروب آفتاب کے بعد نظر آئے گا۔ ایسی صورت میں پہلی کا چاند موٹا ہوگا۔ کیونکہ اس کی ولادت کے بعد تیس یا پینتیس گھنٹے گزر چکے ہیں۔

یہاں ایک اور شبہے کا ازالہ بھی بہت ضروری ہے۔ روزہ کے دن عید کروانے کی اتنی بڑی غلطی اور ظلم عظیم کو چھپانے کیلئے رؤیت ہلال کمیٹی کے چیئرمین اور بعض دیگر لوگوں کی طرف سے کہا جارہا ہے کہ 13 مئی 2021ء بروز جمعرات کو جب چاند نظر آیا تو چاند موٹے سائز کا تھا۔ تو پتہ چلا کہ چاند دوسری کا تھا لہٰذا اعلانِ فطر صحیح ہوا۔ حالانکہ چاند کا بڑا ہونا یا اونچا ہونا شرعی طور پر اس کے دوسری تاریخ کے ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ یہ محض لوگوں کا انکل پچو ہے اور شریعت نے اسے مسترد کیا ہے۔ افسوس ہے کہ آج عوام تو کیا بعض علماء بھی شریعت کے مقابلے میں یہ کچی بات کرتے نظر آرہے ہیں۔ صحیح مسلم شریف میں باقاعدہ ایک ترجمۃ الباب قائم کیا گیا ہے "باب بیان أنه لا اعتبار بكبر الهلال و صغره" یعنی اس بارے میں باب کہ چاند کے بڑا ہونے یا چھوٹا ہونے کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ امام مسلم نے اس باب کے تحت حدیث رسول ﷺ ذکر کی ہے۔ حضرت ابو البختری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: **قال: خرجنا للعمرة، فلما نزلنا ببطن نخلة، قال: تراءينا الهلال۔ فقال بعض القوم: هو ابن ثلاث، و قال بعض القوم: هو ابن ليلتين، فلقينا ابن عباس، فقلنا: إنا رأينا الهلال، فقال بعض القوم: هو ابن ثلاث، و قال بعض القوم: هو ابن ليلتين۔ فقال: أي ليلة رأيتموه؟ قلنا: ليلة كذا و كذا۔ فقال: «إن رسول الله ﷺ مده للرؤية، فهو لليلة رأيتموه»**۔ [صحيح مسلم، المجلد: الثاني، كتاب الصيام، باب بيان أنه لا اعتبار بكبر الهلال و صغره، رقم الحديث: 1088، رقم الورقة: 765، دار الفكر بيروت]

انہوں نے کہا: ہم عمرہ کرنے نکلے۔ جب ہم بطن نخلہ میں اترے تو ہم نے ایک دوسرے کو ہلال دکھایا۔ کسی نے کہا: تیسری رات کا ہے، کسی نے کہا: دوسری رات کا ہے، پس ہم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ملے ہم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: ہم نے چاند دیکھا بعض کا یہ کہنا ہے کہ یہ چاند تیسری کا ہے، اور بعض کا یہ کہنا ہے کہ دوسری کا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے پوچھا: تم نے چاند کس رات دیکھا؟ ہم نے کہا فلاں رات، تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث مصطفیٰ ﷺ پیش کی۔ رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اسے رؤیت پر موقوف کیا ہے تو جس رات تم نے دیکھا اسی رات کا ہے۔

حدیث رسول ﷺ میں موجود ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: **من اقتراب الساعة انتفاخ الاهلة**... قرب قیامت کی علامات سے ہے کہ ہلال پھولے ہوئے ہوں گے یعنی دیکھنے میں بڑے معلوم ہوں گے۔

[المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث: 10451، المكتبة الفيصلية بيروت]

جیسے چاند کا کچھ بڑا ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ یہ دوسری کا چاند ہے۔ ایسے ہی چاند کا بہت اونچا ہونا یا زیادہ دیر تک رہنا بھی اس کے دوسری شب کا ہونے کی دلیل نہیں ہے۔

یہ تحریک کہ ہم وحدتِ اُمت اور یکجہتی کی خاطر سعودی عرب کے ساتھ مل کے عید کریں یا یہ کہ عالم اسلام میں ایک ہی دن عید ہو۔ قرآن و سنت کے لحاظ سے اس پر وحدت اُمت کا ہرگز کوئی مدار نہیں ہے۔ اگر اُمت مسلمہ کی فلاح کا مدار اس پر ہوتا تو رسول اکرم ﷺ اور خلفائے راشدین کے زمانے میں اس کا ضرور اہتمام کیا جاتا۔ جبکہ ان ادوار میں ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

رسول اکرم ﷺ کی ظاہری حیات کے زمانۂ اقدس میں مدینہ منورہ کی مساجد میں نماز پنجگانہ کی جماعت کا کوئی ایک وقت معین نہیں تھا۔ ایک مسجد میں ایک ٹائم اور دوسری مسجد میں دوسرے ٹائم میں جماعت ہوتی تھی مگر اُمت میں وحدت بھی اعلیٰ ترین درجے کی تھی۔ صحیح مسلم شریف کی ایک حدیث شریف میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب امیر المومنین تھے، ایک رمضان شریف کے موقع پر انہوں نے اور اہل شام نے چاند نظر آجانے پر جمعے کو پہلا روزہ رکھا جبکہ مدینہ منورہ میں چاند نظر نہ آنے کی وجہ سے ہفتے کو پہلا روزہ رکھا گیا۔ حضرت کریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو پہلے روزے کے دن شام میں تھے اور انہوں نے خود چاند دیکھ کے جمعے کا روزہ رکھا تھا، جب وہ چند دن بعد مدینہ منورہ پہنچے۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مل کر چاند کی صورتحال بیان کی تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مدینہ منورہ کے لوگوں کو نہ تو جمعہ کی روزے کی قضاء کا حکم دیا اور نہ ہی رمضان کا

آغاز جمعہ سے تسلیم کیا۔ بلکہ رمضان کا آغاز اور پہلا روزہ ہفتے سے ہی شمار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کا یہی حکم ہے۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ عہد صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھی عالم اسلام کے دو اہم مقامات شام اور مدینہ میں ایک ہی سال کے ماہ رمضان کا آغاز جدا جدا دن ہوا۔ اور اسے وحدت اُمت اور یکجہتی کے منافی نہیں سمجھا گیا۔ کچھ لوگ ہر بات میں سعودی عرب کی تقلید کرنا چاہتے ہیں لیکن جس قدر سعودی عرب پر حج یا دیگر اسلامی تہواروں کے لحاظ سے رؤیت ہلال کی ذمہ داری زیادہ عائد ہوتی ہے، اتنا ہی رؤیت ہلال کے سلسلہ میں سعودی حکومت نے غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ چاند کے بارے میں ان کے اعلانات اکثر و بیشتر غلط ہوتے ہیں۔ بندۂ ناچیز نے توفیق خداوندی سے متعدد حج کیے اور بارہا خود اس بات کا مشاہدہ کیا کہ ذوالحج کا چاند جس پر لاکھوں فرزندان اسلام کا حج اور کروڑوں افراد کی عید کا مدار ہے۔ کس قدر اس کے بارے میں لاپرواہی برتی جاتی ہے۔ اور کس قدر حجاج کرام اور مقامی آبادی میں اس سلسلہ میں تشویش پائی جاتی ہے۔ میں نے مختلف سالوں میں حج کے مواقع پر سعودی عرب کے قومی اخبارات میں ذوالحج کے چاند کے اعلان اور یوم عرفہ کے تعین کے خلاف بہت سے کالم نگاروں کے کالم پڑھے جنہوں نے واشگاف لفظوں میں سعودی عرب کے محکمہ رؤیت ہلال کے فیصلے کو دلائل سے غلط ثابت کیا۔ نیا چاند جس کو پیدائش یعنی قرانِ شمس وقمر کے بعد نظر آنے کے لیے کم از کم بیس گھنٹے درکار ہیں۔ سعودی عرب میں تو اس چاند کو دیکھنے کا کئی بار اعلان کر دیا جاتا ہے کہ جس کی ولادت میں بھی ابھی کئی گھنٹے باقی ہوں۔ چاند کے مسئلہ پر سعودی رؤیت ہلال کے محکمہ کے اتنے بڑے بڑے گھپلے ریکارڈ میں ہوتے ہوئے رؤیت ہلال کے مسئلہ میں سعودی عرب کی تقلید کیسے کی جاسکتی ہے!

حقیقت یہ ہے کہ حکمرانوں کی طرف سے یا اُن کے وظیفہ خواروں کی طرف سے ماضی میں متعدد بار رمضان یا عید کے چاند کے بارے میں مبینہ مداخلت کی گئی ایسے میں علماء حق نے ہی لوگوں کی عبادات کو تحفظ بخشا۔

حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی نے اپنی کتاب البدور الاجلۃ فی امور الاھلۃ (رؤیت ہلال کے تفصیلی احکام) میں لکھا ہے۔ امام الحرمین ابوالمعالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے میں بادشاہِ وقت کے یہاں ۲۹ کے ہلال پر گواہیاں گزریں۔ بحکم سلطان اعلان ہوا کہ کل عید ہے، یہ خبر امام الحرمین کو پہنچی۔ گواہیاں قابلِ قبول نہ تھیں، امام کے حکم سے معاً دوسرا اعلان ہوا کہ بحکم امام ابوالمعالی کل روزہ ہے۔ صبح کو تمام شہر روزہ دار اٹھا۔ حاسدوں نے یہ خبر خوب رنگ کر بادشاہ تک پہنچائی کہ اگر امام چاہیں تو سلطنت چھین لیں۔ ملاحظہ ہو کہ اُنہیں کا حکم مانا گیا اور حکمِ سلطان کی کچھ پروانہ ہُوئی۔ بادشاہ نے برافروختہ ہو کر چوب دار بھیجے کہ جیسے بیٹھے ہیں تشریف لائیں۔ امام ایک جبّہ پہنے تھے، ویسے ہی دربار میں رونق افروز ہوئے، اشتعال شاہی دوبالا ہوا کہ لباس درباری نہ تھا سوال کیا، فرمایا، اطاعتِ اولوالامر واجب ہے۔ حکم تھا جیسے بیٹھے ہیں آئیں، میں یُوں ہی بیٹھا تھا چلا آیا، کہا اعلانِ خلاف پر کیا باعث تھا؟ فرمایا: انتظامِ دنیا تمہارے سپرد ہے اور انتظامِ دین ہمارے متعلق۔ بادشاہ پر ہیبتِ حق طاری ہُوئی۔ باعزاز تمام رخصت کی اور بدگویوں کو سزا دی۔

[فتاوی رضویہ، المجلد: 10، الرسالۃ: البدور الأجلۃ فی أمور الأھلۃ، المسئلۃ:216، رقم الورقۃ:455، رضا فاؤنڈیشن لاھور]

چاند دیکھنے کے مسئلہ میں بسا اوقات غیر ارادی طور پر بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ امام فخر الدین زیلعی نے اپنی کتاب تبیین الحقائق میں لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس خبر پہنچی کہ فلاں شخص نے چاند دیکھا ہے اسے بلایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بھنووں پر ہاتھ پھیرا اور اسے کہا: اب بتاؤ چاند کہاں ہے؟ اب اسے چاند نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین آپ نے چاند کو اوجھل کر دیا ہے۔ اصل صورت حال یہ تھی کہ چاند تو نہیں نکلا تھا اور نہ ہی چاند دیکھنے کا دعویٰ کرنے والا اپنے گھمان میں جھوٹ بول رہا تھا۔ بلکہ اس شخص کے ابرو کا ایک بال جو کہ قوس کی طرح پھرا ہوا تھا اس کی ابرو سے اس کی آنکھ کے سامنے لٹک رہا تھا دیکھنے میں اسے ہی وہ چاند سمجھ رہا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پھیرنے سے وہ بال نیچے گر گیا۔ یوں غلطی پکڑی گئی اور مسلمان فتنے سے محفوظ ہو گئے۔

والسلام مع الف اکرام

مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

پرنسپل مرکز صراط مستقیم تاج باغ لاہور

24-06-2021

خوشبوئے قرآن

عُمّارِ مساجد کے مرتبے اور ذمہ داریاں

مولانا سید محمد ابوبکر عمار شاہ صاحب فاضل جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کا گھر مسجد زمین پہ وہ جگہ ہے جہاں اللہ کے سوا کسی کی نہ ملکیت ہے نہ حاکمیت۔ یہاں بندہ ساری دنیا سے کٹ کر اپنے رب سے ناطہ جوڑنے آتا ہے دنیا کے بکھیڑوں سے تھک ہار کر رب کی بارگاہ میں سکون اور اطمینان قلبی پانے آتا ہے۔ زمانے کی کثافتوں سے بوجھل ہو کر ذکرِ الٰہی کی لطافتوں سے آسودہ خاطر ہوتا ہے۔ یہاں امیر بھی اپنی آرزوئیں لے کر آتا ہے اور غریب بھی اپنی التجائیں لاتا ہے، مظلوم بھی اسی در پہ فریاد لاتا ہے ظالم کی ہدایت کے لئے بھی یہ در کھلا ہے، الغرض بادشاہ وفقیر بندہ و بندہ نواز، غنی ومحتاج، شاہ وگدا، شیخ ومرید، استاذ و تلمیذ، افسر وملازم، رعایا وحاکم سب اپنے مرتبے اور حیثیتیں بھول کر ایک رب کی بارگاہ میں ایک ہو جاتے ہیں۔

مسجد تعمیر کرنے والوں کو قرآن نے ایمان والا کہا۔ چنانچہ فرمایا: اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ وَ لَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ [سورہ توبہ آیت نمبر 18] اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔

ہر کوئی اپنے ایمان کا اعلان کرتا ہے لیکن جو مسجدیں آباد کرتے ہیں ان کے ایمان کا اعلان قرآن مجید کر رہا ہے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذا رأیتم الرجل یعتاد المسجد فاشھدوا لہ بالایمان قال اللہ تعالیٰ: انما یعمر مسجد اللہ من أمن باللہ والیوم الآخر۔ [سنن الترمذی کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ التوبۃ، حدیث نمبر 3093۔] جب تم کسی شخص کو مسجد میں آتا جاتا دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پہ ایمان لاتے ہیں۔

اکثر مترجمین کے برعکس اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری محدث بریلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "یعمر" کا ترجمہ کیا "آباد کرتے ہیں" یہی کلامِ الٰہی کی مراد ہے۔ مفسرین نے دیگر اقوال کے باوجود اس کا یہی معنیٰ بیان کیا ہے اور امام راغب اصفہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی لکھا: "العمارۃ نقیض الخراب" لفظ عمارت خرابی کا متضاد ہے یعنی عمارت کا معنیٰ خرابی کا نہ ہونا ہے۔ (المفردات فی غریب القرآن) اسی لئے آقا دو جہاں ﷺ نے فرمایا: عُمَّارُ الْمَسَاجِدِ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ۔ مسجدوں کو آباد کرنے والے وہ اللہ والے ہیں۔ قرآن مجید نے ان کی درج ذیل صفات بیان کیں:

1: اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں...... 2: نماز قائم رکھتے ہیں۔......
3: زکوٰۃ ادا کرتے ہیں...... 4: اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے...... 5: قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔

اللہ رسول کے کلام میں "عسیٰ" یقین کے معنیٰ میں آتا ہے جیسا کہ تفسیر درمنثور میں ہے:...... کل عسیٰ فی القرآن فھی واجبۃ . . . قرآن پاک میں موجود ہر عسیٰ وجوب کے معنیٰ ہے اس لئے ہدایت یافتہ ہونا پانچویں صفت شمار کر رہا ہوں۔ ان صفات کے حامل افراد کو "عُمّار المساجد" یعنی مسجدوں کو "آباد کرنے والے" فرمایا گیا عموماً اس آیت کو مسجدیں بنانے اور بنوانے والوں کے لئے پڑھا جاتا ہے جبکہ یہ آیت مسجدوں میں آکر عبادت کرنے والوں کے لئے ہے۔

اس سے اگلی آیت میں ان کا ذکر کیا جو مسجدوں کی تعمیر اور خدمت کرتے ہیں لیکن مذکورہ صفات کے حامل نہیں۔ فرمایا: اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ وَ لَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ [سورہ توبہ آیت نمبر 19]

اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔

ان دونوں آیتوں سے واضح ہوتا ہے کہ صرف مسجد تعمیر کرنا اور نمازیوں کے لئے اے سی لگوانا کافی نہیں بلکہ سب سے پہلے ایمان پھر نماز قائم کرنا زکوٰۃ ادا کرنا خوفِ خدا اور اللہ کے علاوہ کسی سے نہ ڈرنا اور جہاد فی سبیل اللہ جیسے اعمال صالحہ بھی لازم ہیں۔ ایک اور گروہ کا ذکر قرآن مجید یوں فرماتا ہے: وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنۡ یُّذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ . . . اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نامِ خدا لیے جانے سے۔

ان تین آیات میں تین طبقات کا ذکر ہے ایک وہ لوگ ہیں جن کو عُمّار المساجد یعنی خرابیوں کو دور کرنے والا قرار دیا گیا ان کے لئے بے شمار انعامات اور مراتب کا کتاب وسنت میں بیان کئے گئے انہیں فرشتوں کا ہم نشین فرمایا گیا جب بیمار ہوں تو فرشتے ان کی عیادت کریں جب کوئی حاجت ہو تو فرشتے ان کی اعانت کریں

فرشتے ان کا انتظار کریں ان کو تلاش کریں، قیامت میں اللہ رب العزت کے عرش کے سایہ میں جگہ پائیں گے اور اللہ وحدہ لاشریک انہیں "این جیرانی" (کہاں ہیں میرے پڑوسی) کہہ کر بلائے گا۔ یہ فضیلت ہر اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو مساجد کو آباد کرتا ہے چاہے وہ عام سا مزدور اور کمزور سا انسان ہے لیکن ہمیشہ مسجد سے لو لگائے رکھتا ہے مسجد کی انتظامیہ ہو یا مسجد کے امام وخطیب ہوں یا روزانہ حاضر ہونے والے مقتدی ہوں جو بھی مسجد کی آبادی کے لئے کوشش کرتا ہے اسے ان انعاماتِ خداوندی سے حصہ ملتا ہے۔ اللہ ہمیں اپنے ایسے بندوں میں شامل فرمائے۔

ان کے مقابلہ میں وہ جو مسجدوں سے لوگوں کو روکنے والے ہیں اور "سعی فی خرابھا" یعنی مسجدوں کو ویران کرنے کی سعی لاحاصل کرتے ہیں اور مسجدوں میں جانے والوں کو مختلف طریقوں سے ڈراتے ہیں، چاہے بم دھماکوں سے ڈرائیں یا علماء کے خلاف نفرت پیدا کر کے یا بیماری لگنے کا خطرہ ظاہر کر کے مسجدوں میں جانے سے ڈرائیں یا کسی اور حیلے بہانے سے لوگوں کو مسجدوں سے خوف زدہ کریں۔ وہ علماء سوء بھی اسی زمرہ میں آتے ہیں جو بہت مجبوری کے سوا خود بھی مسجد میں نہیں جاتے اور قرآن وحدیث کی غلط تشریحات اور مردود تاویلات کے ذریعے لوگوں کو بھی مسجدوں میں جانے سے روک دیں۔ اس گروہ کو اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا ظالم قرار دیا یعنی یہ لوگ اپنی جانوں پہ ظلم کرنے والے ہیں ان کے لئے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑے عذاب کی وعید سنائی گئی۔

تیسرا گروہ جو حاجیوں کو پانی پلانے والا اور مسجد حرام کی خدمت کرنے والا ہے اسے بھی اللہ تعالیٰ نے ظالم اور گمراہ قرار دیا کیونکہ وہ ایمان سے خالی اور جہاد فی سبیل اللہ، اقامتِ نماز، ایتاءِ زکوٰۃ، خوفِ خدا وغیرہا اوصاف سے تہی دامن ہیں۔ ان کی خدمتِ مساجد اور خدمتِ حُجاج کسی کام نہ آئے گی۔ وہ مسجد حرام جس میں خانہ کعبہ ہے عظمت وفضیلت اور اجر وثواب میں سب سے جدا ہے اس کا ذکر کر کے فرمایا کہ اس کی خدمت کی لیکن اللہ جل وعلا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری نہ کی تو ہدایت کے راستے سے دور رہ کر اپنی جانوں پہ ظلم کرنے والے بن جاؤ گے۔ العیاذ باللہ۔ اللہ کریم ہمیں ایسا بننے سے محفوظ رکھے۔

یہ آیت مکہ کے ان سرداروں کے بارے نازل ہوئی جو خانہ کعبہ کے متولی تھے اس بات کو دلیل بنا کر وہ خود کو مومنوں سے افضل قرار دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ظالم اور گمراہ ہونے کا طوق گلے میں ڈال کر انہیں ذلیل ورسوا کیا اور خانہ کعبہ اور مسجدِ حرام اہلِ ایمان وتقوٰی کے سپرد کر دی۔ اقتدار کے نشے میں مست ہو کر مساجد ومدارس اور مسلمانوں کو اپنے کنٹرول میں رکھنے کے خواب بننے والے حکمران اسی ظالم وگمراہ طبقے کا حصہ ہیں۔ مسجدوں کو آباد کرنے والے اللہ کی رضا کے لئے سب کچھ کریں اور یہ مئے اقتدار میں مست ہاتھی محراب ومنبر سے بلند ہونے والی صدائے حق کو دبانے کی کوشش کریں اور اپنی مرضی کا دین اور مرضی کا خطبہ مسلط کر کے اللہ کے گھر میں اللہ کی آیات پڑھنے سے روکیں۔ بدعقیدہ اور جاہل پیر اور گدی نشین بھی اسی گروہ کا حصہ ہیں جو متولی بن کر مساجد ومدارس اور خانقاہوں پہ قبضہ جمائے بیٹھے ہیں اور وہاں قرآن وسنت کی تعلیمات کی جگہ گمراہ کن نظریات اور اپنے من پسند خیالات سے لوگوں کے ایمان ضائع کر رہے ہیں۔ خادمِ حرمین کہلانے والے وہ حکمران بھی اسی ظالم اور گمراہ طبقے میں شامل ہیں جو حاجیوں کی کمائی سے عیاشیوں میں مشغول ہیں ہزاروں مسلمانوں کی اذیت ناک شہادتوں کے باوجود جہاد کا نام تک نہیں لیتے الٹا یہود وہنود سے دوستیاں کرنے ارضِ مقدس میں مندروں کی تعمیر سرکاری سرپرستی میں سینما گھر اور جوے کے اڈے چلانے میں مصروف ہیں۔

اُولٰٓئِکَ مَا کَانَ لَھُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْھَا اِلَّا خَآئِفِیْن . . . کے زمرہ میں بھی وہ حاکم شامل ہیں جو اپنی مرضی کے خلاف چلنے والے علماء حق اور ان کے پیروکاروں کو سزا کا موجب ٹھہرائیں۔ مساجد ومدارس کی خدمت کرنے والوں سے آمدنی کا حساب مانگیں تاکہ ان کے خوف سے لوگ دین کے کاموں میں روپیہ خرچ نہ کریں دوسری طرف حرام کاریوں، کفر کے اڈوں اور شراب وکباب کی آماجگاہوں سے کوئی پوچھ گچھ نہ کریں۔ گو ان کی بھی یہی خواہش ہے کہ لوگ مسجدوں میں ڈرتے ہوئے آئیں امام وخطیب بھی سرکاری ہدایات کے بغیر بات کرنے سے ڈریں۔

ان کے مقابل عُمّار المساجد (مسجدوں کو آباد کرنے والوں) کی صفت بیان کی:

ولم یخش الا اللہ۔ دنیا وآخرت میں اتنی عزت وعظمت پانے والے اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ مسجد کو آباد کرنے والے امام وخطیب منبر ومحراب میں بیٹھ کر وہی پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فرمایا ہوا ہے نہ کہ حاکمِ وقت کا بتایا ہوا ہے۔ اور مسجد کو آباد کرنے والے نمازی اور انتظامیہ بھی ان عظمتوں اور فضیلتوں کے مستحق تب ہی قرار پائیں گے جب حکمرانوں کے مقابلے میں اللہ کے خوف کو اپنا شعار بنائیں گے اور اہلِ اقتدار کے ہر حکم کے سامنے سر جھکانے کی بجائے احکامِ الٰہی کے سامنے سرِ تسلیم خم کریں گے۔ ایسے مواقع پر اکثر علماء حق کو حکومتی اداروں سے زیادہ اپنے ہی مقتدیوں اور مسجد کمیٹی سے الجھنا پڑتا ہے قرآن پاک کی یہ واضح آیات اللہ علیم وخبیر نے انہیں حالات کے لئے نازل فرمائیں اور الگ الگ گروہ ذکر دیئے اب بندہ جس گروہ جیسے اعمال کرے گا اسی میں شمار ہوگا۔

اللہ پاک ہمیں عُمّارِ مساجد میں شامل فرمائے۔

آمین بجاہ النبی اکریم الامین
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

خوشبوئے حدیث

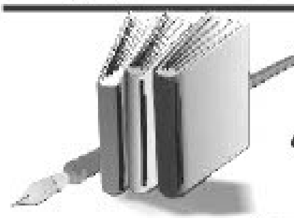

تجھے اس ظلمت کدہ میں نور پھیلانا بھی ہے

مولانا مفتی محمد صمصام مجددی فاضل و مدرس جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام

روی أبو نعیم فی الحلیة عن معاذ بن جبل أنه قال "تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ، فَإِنَّ تَعَلُّمَهُ لِلّٰهِ خَشْيَةٌ، وَطَلَبَهُ عِبَادَةٌ، وَمُذَاكَرَتَهُ تَسْبِيحٌ، وَالْبَحْثَ عَنْهُ جِهَادٌ، وَتَعْلِيمَهُ لِمَنْ لَا يَعْلَمُهُ صَدَقَةٌ، وَبَذْلَهُ لِأَهْلِهِ قُرْبَةٌ، لِأَنَّهُ مَعَالِمُ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، وَمَنَارُ سَبِيلِ الْجَنَّةِ، وَالْأُنْسُ فِي الْوَحْدَةِ، وَالْمُحَدِّثُ فِي الْخَلْوَةِ، وَالصَّاحِبُ فِي الْغُرْبَةِ، وَالدَّلِيلُ عَلَى السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ، وَالسِّلَاحُ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَالزَّيْنُ عِنْدَ الْأَخِلَّاءِ، وَالْقَرِيبُ عِنْدَ الْغُرَبَاءِ، يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهِ أَقْوَامًا فَيَجْعَلُهُمْ فِي الْخَيْرِ قَادَةً، وَهُدَاةً يُهْتَدَى بِهِمْ، وَأَئِمَّةً فِي الْخَيْرِ تُقْتَصُّ آثَارُهُمْ، وَتُرْمَقُ أَعْمَالُهُمْ، وَيُقْتَدَى بِفِعَالِهِمْ، وَيُنْتَهَى إِلَى رَأْيِهِمْ، تَرْغَبُ الْمَلَائِكَةُ فِي خُلَّتِهِمْ، وَبِأَجْنِحَتِهَا تَمْسَحُهُمْ، وَفِي صَلَاتِهَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ، حَتَّى حِيتَانُ الْبَحْرِ وَهَوَامُّهُ، وَسِبَاعُ الْبَرِّ وَأَنْعَامُهُ، وَالسَّمَاءُ وَنُجُومُهَا، لِأَنَّ الْعِلْمَ حَيَاةُ الْقُلُوبِ مِنَ الْعَمَى، وَنُورُ الْأَبْصَارِ مِنَ الظُّلَمِ، وَقُوَّةُ الْأَبْدَانِ مِنَ الضَّعْفِ، يَبْلُغُ بِالْعَبْدِ مَنَازِلَ الْأَبْرَارِ، وَمَجَالِسَ الْمُلُوكِ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَالْفِكْرَةُ فِيهِ تَعْدِلُ بِالصِّيَامِ، وَمُدَارَسَتُهُ بِالْقِيَامِ، وَبِهِ يُطَاعُ وَيُعْبَدُ، وَبِهِ يُعْمَلُ وَيُحْمَدُ، وَبِهِ يُتَوَرَّعُ وَيُؤْجَرُ، وَبِهِ تُوصَلُ الْأَرْحَامُ، وَيُعْرَفُ الْحَلَالُ مِنَ الْحَرَامِ، إِمَامُ الْعَمَلِ وَالْعَمَلُ، قَالَ: تَابِعُهُ، يُلْهَمُهُ السُّعَدَاءُ، وَيُحْرَمُهُ الْأَشْقِيَاءُ

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں: علم حاصل کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا اللہ عزوجل کی خشیت، اسے طلب کرنا عبادت، اس کا درس دینا تسبیح، اس میں بحث کرنا جہاد، بے علم کو علم سکھانا صدقہ اور اس کی اہلیت رکھنے والوں تک اسے پہنچانا اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرنا ہے۔ یہ تنہائی میں غمخوار، خلوت کا ساتھی، خوشی وغمی پر دلیل، دوستوں کے ہاں زینت، اجنبی لوگوں کے ہاں قرابتدار اور راہ جنت کا مینار ہے۔ اللہ عزوجل اس کے باعث قوموں کو بلندیوں سے نوازتا ہے اور انہیں نیکی وبھلائی کے کاموں میں ایسا رہنما اور ہادی بنا دیتا ہے کہ ان کی پیروی کی جاتی ہے، ہر خیر وبھلائی کے کام میں ان سے رہنمائی لی جاتی ہے، ان کے نقشِ قدم پر چلا جاتا ہے، ان کے اعمال وافعال کی اقتدا کی جاتی ہے، ان کی رائے حرفِ آخر ہوتی ہے، فرشتے ان کی دوستی کو مرغوب جانتے ہیں اور انہیں اپنے پروں سے چھوتے ہیں، ہر خشک وتر شے یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں، کیڑے مکوڑے، خشکی کے درندے اور جانور، آسمان اور ستارے سب ان کی مغفرت چاہتے ہیں۔ اس لئے کہ علم اندھے دلوں کی زندگی، تاریک آنکھوں کا نور اور کمزور بدنوں کی قوت ہے۔ بندہ اس کے سبب نیک لوگوں کے مراتب اور بلند درجات تک جا پہنچتا ہے۔ علم میں غور وفکر کرنا روزے رکھنے کے برابر اور اسے پڑھانا رات کے قیام کے مساوی ہے۔ علم کے ذریعے ہی اللہ عزوجل کی عبادت وفرمانبرداری ہوتی ہے، اسی سے توحید اور ورع وتقویٰ ملتا ہے، اسی کے سبب صلہ رحمی کی جاتی ہے، علم امام ہے اور عمل اس کا تابع۔ علم نیک بخت لوگوں کے دلوں میں ڈالا جاتا ہے جبکہ بدبختوں کو اس سے محروم رکھا جاتا ہے۔

آج کے دورِ جدید میں عصری علوم سے آراستہ لاتعداد لوگوں کی خواہش ہے کہ انہیں اور ان کی اولاد کو کسی طرح دین کے معاملے میں جہالت کی تاریکیوں سے نجات ملے اور علمِ دین کی روشنی نصیب ہو جائے، ضرورت تو اس بات کی ہے کہ اہلِ علم اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آگے بڑھ کر لوگوں کی خیر خواہی کی ذمہ داری قبول کریں اور علم کی جو دولت اللہ تعالی نے انہیں عطا فرمائی ہے اس کے ذریعے قرآن وسنت کے مطابق لوگوں کی رہنمائی کر کے اپنے منصب کے پیشِ نظر حسبِ استطاعت علمِ دین کے پیاسوں کی پیاس بجھائیں۔ حضرات صحابہ کرام کو علمِ دین کا اس قدر شغف ہوا کرتا تھا کہ وہ نفوسِ قدسیہ اپنی زندگی کے آخری لمحات بھی حصولِ علم اور اشاعتِ علم میں گزارنے کے خواہشمند ہوا کرتے تھے۔

آج جو نفسا نفسی کا عالم ہے، ہر طرف ظلمت ہی ظلمت ہے اس ظلمت کدہ میں نور پھیلانا بھی علماء دین کی ذمہ داری ہے۔ اس واسطے علمائے اسلام کا کام تو اللہ تعالی اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے پیغام کو درست طریقے پر عام فرمانا ہے، علمائے دین تو شریعت کے قوانین کے محافظین ہیں۔ علمائے کرام تو دینِ اسلام کے احکام کے مطابق ہی کسی چیز کو حلال یا حرام،

کُفر یا اسلام قرار دینے کے پابند ہیں۔ اپنی طرف سے ہرگز کچھ نہیں کہتے، یہی ان کا منصب ہے۔ یقیناً عُلمائے دین ہی کی برکتوں، کوششوں، علمی کاوشوں اور مساعیِ تبلیغ سے گلزارِ اسلام کی بہاریں ہیں۔ عُلمائے حق ہی کی بدولت گلشنِ اسلام ہرا بھرا لہلہا رہا ہے۔ اگر علماء ہی معدوم ہو جائیں تو کُفار کو اسلام کی دعوت کون دے گا؟ کُفار کی طرف سے اٹھائے جانے والے اِعتراضات کے مُسکِت (یعنی خاموش کر دینے والے) جوابات کیسے دیئے جاسکیں گے؟ عامۃُ المسلمین کو ارکانِ اسلام کی تعلیم دینے کی ترکیب کیسے بنے گی؟ انہیں قرآن و حدیث کے رُموز (یعنی بھیدوں) سے کون آشنا (واقِف) کرے گا؟

آج کے اس ظلمت کدے میں نور پھیلانے کے لئے جو مقدس ہستیاں ہمیں قرآن واحادیث کے معنی و مفہوم سمجھائیں، نماز، روزے، حج، زکوٰۃ وغیرہ عبادات کے طریقے سکھائیں، ان عبادات میں غلطی ہو جانے پر اس کا حل ارشاد فرمائیں، ماں باپ کا ادب و تعظیم نیز رشتے داروں اور عام مسلمانوں کے حقوق بتائیں، ہمارے ہاں فوتگی ہو جائے تو تجہیز و تکفین کے مسائل سے ہمیں آگاہ کریں اور میّت کے متروکہ مال کو شریعت کے مطابق وُرَثاء میں تقسیم کرنے پر رَہنُمائی فرمائیں، میاں بیوی میں اختلاف کی صورت میں ان کے درمیان فیصلہ کروائیں، ہماری تجارتی و کاروباری اُلجھنیں سُلجھائیں اور اس کے علاوہ دین و دُنیا کے بے شمار مراحل میں ہمارے ساتھ خیر خواہی کر کے ہمیں عذابِ آخرت سے بچنے کے طریقے بتائیں، کیا ہم اپنے ان محسنوں کا شکریہ ادا کرنے اور ان کا ادب کرنے کے بجائے انہیں طعن و تنقید کا نشانہ بنا کر اپنی آخرت داؤ پر لگائیں گے؟ یاد رکھئے! کسی کے احسان و بھلائی کرنے پر اس کا شکریہ ادا نہ کرنا بڑی محرومی کی بات ہے جبکہ شکریہ ادا کرنا احسان کا بدلہ چکانے کی طرح ہے۔

امام بُرہانُ الاِسلام، ابراہیم زَرنُوجی رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں: علم کو اس وجہ سے شرافت وعظمت حاصل ہے کہ علم، تقویٰ تک پہنچنے کا وسیلہ ہے جس کے سبب بندہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے حضور بزرگی اور ابدی سعادت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا قادری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بے علم مجاہدہ والوں کو شیطان انگلیوں پر نچاتا ہے، منہ میں لگام، ناک میں نکیل ڈال کر جدھر چاہے کھینچے پھرتا ہے۔ نیز ارشاد فرماتے ہیں: عُلمائے شَرِیعت کی حاجت ہر مسلمان کو ہر آن ہے۔

کروڑوں حَنفیوں کے پیشوا حضرتِ سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ اس بلند مقام پر کیسے پہنچے آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے (اپنے علم سے) دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں بخل نہیں کیا اور دوسروں سے اِستفادہ کرنے (سیکھنے) میں شرم نہیں کی۔

الحمد للہ! آج بھی ایسے سلیم الفطرت افراد موجود ہیں جو عُلمائے کرام کی نہایت تعظیم کرتے ہیں بلکہ بطورِ ادب ان کی جوتیاں اُٹھانا اپنے لئے قابلِ اعزاز سمجھتے ہیں مگر افسوس! مُعاشرے میں کچھ ایسے بدنصیب اور محروم لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو اُمّت کے اِن محسن و خیر خواہ حضرات کو اپنی تنقید کا نشانہ بنا کر ان پر بے جا اعتراض اور ناحق طَعن و تشنیع کرتے نظر آتے ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ دینِ اسلام کے لئے سُتون کی حیثیت رکھنے والے اس طبقہ عُلَماء سے مُتَعلِّق قرآن و حدیث اور بزرگانِ دین کے اقوال سے رہنمائی حاصل کی جائے تا کہ ہمارے دل میں عُلَماء کی محبت و چاہت اور قدر و منزلت مزید بڑھ جائے اور جو لوگ عُلَماء کے مقام و مرتبے سے ناواقف ہیں ان کے دل میں بھی علمائے کرام کی اہمیت اُجاگر ہو اور وہ حضرات بھی ان کی قدر کرنے میں کامیاب ہو جائیں کیونکہ ان کی قدر و مَنزِلت کو پہچانتے ہوئے ان کا ادب واحترام کرنے، ان پر اعتراض کرنے سے بچنے اور دین و دنیا کے معاملات میں ان سے رَہنُمائی حاصل کرنے میں دونوں جہان کی بھلائیاں ہیں۔

اور یہ بھی یاد رکھنا فرض ہے کہ حقیقۃً عالمِ دین، ہادیِ خلق، سُنّی صحیح العقیدہ ہو عوام کو اس پر اعتراض، اس کے افعال میں نُکتہ چینی، اس کی عیب بینی حرام، حرام، حرام اور باعث سخت محرومی اور بدنصیبی ہے۔ اول تو لاکھوں مسائل و احکام فرقِ نیت سے تبدیل ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَالِکُلِّ امْرِیٍٔ مَا نَوٰی... اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔

علمِ نیت ایک عظیم واسع علم ہے جسے علمائے ماہرین ہی جانتے ہیں۔ عوام بیچارے فرق پر مطلع نہ ہو کر ان کے افعال کو اپنی حرکات پر قیاس کرتے اور حکم لگا دیتے اور کار پاکاں را قیاس از خود مگیر کے مَوَرِد بنتے ہیں۔

آج کے اس دور میں یہ جاننا ضروری ہے کہ علماء کا عوام کے ساتھ اور عوام کا علماء دین کے تعلق کیسا ہونا چاہیئے؟ تا کہ نور اسلام اور نور شریعت عام کرنے کا سلسلہ احسن طریقے سے جاری وساری ہو سکے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما اہل حق کی نظر میں

کنز العلماء مفکر اسلام حفظہ اللہ تعالیٰ
ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

رب ذوالجلال نے جن نفوس قدسیہ کو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفی ﷺ کی صحبت کے لیے منتخب کیا وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شمار ہوئے۔ قرآن مجید، برہان رشید میں ان سب کے جنتی ہونے کا اعلان کیا گیا۔ چونکہ خالق کائنات جل جلالہٗ نے فتح مکہ سے پہلے کے اور فتح مکہ کے بعد کے جمیع اصحاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی

اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا۔ (پارہ:27، سورۃ الحدید، الآیۃ:10)

اور دوسری جگہ فرمایا: اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤی ۙ اُولٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ (پارہ:17، سورۃ الانبیاء، الآیۃ:101)

بے شک وہ جن کے لیے ہمارا بھلائی کا وعدہ ہو چکا وہ جہنم سے دور کیے گئے ہیں۔ مزید فرمایا: لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَھَا (پارہ:17، سورۃ الانبیاء، الآیۃ:102) وہ اس کی بھنک نہ سنیں گے۔

یعنی وہ تو جہنم کی آگ کی آواز بھی نہیں سنیں گے اتنا ان کو جہنم سے دور کر دیا گیا ہے اور وہ جنتی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سارے کے سارے ہمارے لیے اتنے محترم ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: اِذَا ذُکِرَ اَصْحَابِیْ فَأَمْسِکُوْہ۔

کہ جب میرے اصحاب کا ذکر کیا جائے تو پھر زبانوں کو روک لو۔

ا۔(المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین، عبداللہ بن مسعود، جزء:10، صفحہ:198، رقم الحدیث:10470، مکتبۃ العلوم والحکم)

۲۔(کنز العمال، کتاب الایمان، الباب الثانی: فی الاعتصام بالکتاب والسنۃ، جزء:1، صفحہ:305، رقم الحدیث:869، مؤسسۃ الرسالۃ)

فأمسکوہ...... ''امسکوا'' کا مطلب یہ ہے کہ زبانیں سنبھال کے رکھو۔ ''امسکوا'' کا یہ مطلب نہیں کہ ان کی کوئی فضیلت بیان نہ کرو، رک جاؤ، چپ کر جاؤ۔ یہ مطلب ہے کہ بولتے ہوئے ان کے مقام و مرتبہ کے شایان شان بولو اور ان کے مقام و مرتبہ کے خلاف کوئی لفظ زبان سے نہ نکالو۔

نبی اکرم، نورِ مجسم، شفیع معظم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مختلف درجات اور مراتب بیان کیے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو درجہ خلفائے راشدین کا ہے وہ باقی صحابہ کا نہیں، اور پھر جو درجہ عشرہ مبشرہ کا ہے وہ باقی صحابہ کا نہیں۔

یہ درجہ بندی کئی وجوہ سے موجود ہے کچھ فقہاء صحابہ ہیں، کچھ غیر فقہاء صحابہ ہیں لیکن شرف صحبت جنہیں بھی ملا وہ سارے جنتی ہیں اور بعد والے حضرات میں سے تابعین سے لے کر آج تک کوئی بڑے سے بڑا ولی بندگی کر کے اپنی زندگی کی آخری گھڑی میں بھی وہ فضیلت نہیں پا سکتا جو رب ذوالجلال صحابی کو کلمہ پڑھتے ہی عطا فرما دیتا ہے۔

تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ادب و احترام بھی اسی طرح لازم ہے جس طرح کے باقی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ادب و احترام لازم ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۂ چہارم ہیں۔ ان سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اہل سنت تقابل نہیں کرتے کیوں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات بڑے بلند ہیں اور آپ کی شان بہت بلند و بالا ہے۔ لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو شرف صحبت ہے اور آپ کے جو دیگر فضائل و مناقب ہیں جو اپنی حیثیت میں اپنے درجے کے مطابق آپ کو اللہ نے عطا کیے ہیں، رسول پاک ﷺ نے بیان کیے ہیں، صحابہ نے بیان کیے ہیں تو اہل سنت و جماعت ان پر عقیدہ رکھتے ہیں اور ان کو بیان بھی کرتے ہیں۔

جو اہل سنت کی کتابوں میں علم کلام میں یہ آیا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں جو حکم ہے کہ امساک کیا جائے اور

توقف کیا جائے تو مطلب یہ اس کا کہ ان کے خلاف بولنے سے زبانیں بند رکھی جائیں۔ نہ یہ کہ آپ کی جو فضیلت ہے اس کو بھی بیان نہ کیا جائے۔ چونکہ اہل فضیلت کی فضیلت بیان کرنے کا حکم ہے اور پھر جن کی فضیلت رسول پاک ﷺ نے خود بیان کی ہو ان کی فضیلت بیان کرنے سے روکنا یہ رسول پاک ﷺ سے عداوت اور بغض کا ایک عمل ہے۔ چونکہ نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم ﷺ نے جو "امسکوہ" فرمایا ہے وہ صحابہ کے لحاظ سے کوئی نازیبا لفظ بولنے سے روکا ہے۔

فضائل صحابہ کو بیان کرنا اور فضائل تو اپنی جگہ، سب سے بڑی فضیلت شرف صحبت ہے کہ جب وہ صحابی ہیں تو اس سے اور بڑی شان کیا ہو گی۔ یعنی نبیوں کے بعد جو سرکار ﷺ کے صحابہ کا شرف ہے کہ لاکھوں ولی کسی ایک صحابی کے ہم پلہ نہیں ہو سکتے۔

تو اس بنیاد پر یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اگر کوئی مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھانا چاہتا ہے تو یہ نواصب کا طریقہ ہے۔ اور جو ان کی اپنی شان ہے بلکہ بڑھانا تو درکنار ہمارے اہل سنت کے نزدیک مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ برابر بھی نہیں، بڑھانا تو بڑی دور کی بات ہے۔

اس واسطے اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: فرق مراتب بے شمار ..... کہ حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بے شمار فرق ہے۔ تھوڑا فرق نہیں، بے شمار فرق ہے۔

تو لہٰذا نہ برابر کہا جائے نہ بڑھایا جائے کہ وہ طریقہ نواصب کا ہے۔ اہل سنت و جماعت آپ کا جو شرف صحبت ہے، اپنے درجے میں آپ کی فضیلتیں ہیں، وہ ساری مانتے ہیں۔ نہ مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھاتے ہیں نہ مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر ثابت کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابی ہونے کے لحاظ سے جو جتنی شانیں بھی ثابت ہیں وہ ساری مانتیں ہیں۔

اس واسطے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: فرق مراتب بے شمار، مگر معاویہ بھی ہمارے سردار، طعن ان پہ بھی کار فجار۔

(فتاوی رضویہ، جلد: 10، صفحہ: 199، رضا فاؤنڈیشن)

کہ ادھر تو مقابلہ ہی کوئی نہیں لیکن ہمارے تو یہ بھی سردار ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان پہ طعن کرنا یہ فجار لوگوں کا کام ہے۔ فاسق فاجر لوگ طعن کرتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر۔

اس سلسلہ میں آج کی گفتگو محدود وقت کے اندر نہایت اہم گفتگو ہے۔

الجامع الکبیر جلد نمبر چھ میں امام ترمذی نے میں پورا باب قائم کیا ہے:

باب مناقب معاویة ابن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنه (الجامع الکبیر، جلد: 6، کتاب المناقب، باب مناقب معاویة بن ابی سفیان، رقم الصفحة: 157، دار الجیل بیروت)

یعنی کچھ لوگوں کا بالخصوص یہ طاہر القادری نے سارا پروپیگنڈا کیا ہوا ہے کہ ان کے فضائل ہی نہیں ہیں۔ فضائل کا کوئی باب ہی نہیں ہے۔ تو یہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی جو الجامع الکبیر ہے، اس کے علاوہ وہ جامع ترمذی علیحدہ کتاب ہے۔ اس میں بھی باب ہے۔ یہاں بھی آپ نے باب قائم کیا ہے۔ اسی طرح "فضائل صحابہ" امام احمد بن حنبل کی کتاب ہے، اس میں بھی "فضائل حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کا باقاعدہ باب ہے۔ یعنی اور تو اور رہا حضرت غوث اعظم پیران پیر آپ کی جو کتاب اصول الدین ہے اس میں آپ نے خلافت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پورا باب قائم کیا ہے۔ یعنی آج اتفاق سے ہمارے پاس سید بہادر شاہ صاحب جیلانی بھی موجود ہیں۔ یعنی یہ سادات کرام میں سے ایک بہت بڑے جیلانی سید، یہ ان کی کتاب اصول الدین دیکھو۔ یہ علم کلام پر جو پیران پیر حضرت سیدنا غوث اعظم جیلانی قدس سرہ العزیز کی کتاب ہے، تو اس کتاب کے اندر پورا باب آپ نے ذکر کیا۔

{خلافة معاویة رضی اللہ تعالیٰ عنه} (کتاب اصول الدین، شیخ محی الدین محمد عبد القادر جیلانی، القسم الثانی: قسم التحقیق، خلافة معاویة رضی اللہ عنه، رقم الصفحة: 271، مرکز الجیلان للبحوث العلمیة اسطنبول)

تو یہ ہمارے اسلاف ہیں، یہ ہیں ہمارے اکابر۔ یہ کشف المحجوب ہے، یہ مکتوبات شریف ہیں۔ یہ سارا جو ہمارا ماضی ہے وہ ان کے فضائل بیان کرنے کا ہے۔ یہ نہیں کہ صرف زبان بند رکھنی ہے۔ کچھ لوگ تو زبان بند نہیں رکھ رہے بلکہ الٹا وہ بکواس کر رہے ہیں، تنقید کر رہے ہیں اور روافض کے ڈگر پہ چل رہے ہیں۔ اور کچھ کہتے ہیں کہ نہیں ان کے بارے میں بولنا ہی نہیں۔

تو ہمارا جو نظریہ ہے وہ یہ ہے کہ یہ ہمارے اکابر بولے ہیں اور انہوں نے فضائل بیان کیے ہیں۔ تو فضائل بیان کرنے والا بولنا یہ اہل سنت و جماعت کا اہل حق کا یہ طریقہ رہا ہے۔

تو اس میں رسول پاک ﷺ کی حدیث "باب مناقب معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ" میں امام ترمذی نے بیان کی۔

کہتے ہیں کہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ ... کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا، دعا دی۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ...

(سنن الترمذي، ابواب المناقب، باب مناقب معاوية ابن ابي سفيان، جلد: 6، صفحه: 169، رقم الحديث: 3842، مكتبة دار الغرب الاسلامي)

اے اللہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہادی بھی بنا دے، مہدی بھی بنا دے۔ "مھدی" خود ہدایت یافتہ، "ھادی" اوروں کو ہدایت دینے والا۔ "ھادی" بھی بنا دے، "مھدی" بھی بنا دے۔ اور ساتھ یہ فرمایا: وَاهْدِ بِهٖ... اے اللہ ان کے ذریعے اوروں کو ہدایت عطا فرما دے۔

اب اس حدیث پر انہوں نے لکھا کہ یہ حدیث ہے یعنی گھڑی ہوئی بات نہیں اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اب یہاں پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کیا بنتی ہے۔ آج اس پندرہویں صدی میں بھی کوئی نہایت پارسا، صوفی، بزرگ، سید کسی کے لیے دعا کر دیں تو سمجھا جاتا ہے یہ تو ان کا منظورِ نظر ہے وہ تو اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔ تو جن کے لیے سلطان الانبیاء علیہم السلام نے دعا فرمائی ہو ان کے لیے پیچھے پھر کیا محرومی رہ جائے گی اور دعا بھی یہ نہیں کہ ان کو مال دے دے، ان کو دولت دے دے۔ دعا یہ ہے کہ اے اللہ ان کو "ھادی" بھی بنا دے "مھدی" بھی بنا دے۔

اور پھر جو ہے وہ "وَاهْدِ بِهٖ" میں علیحدہ کہ ان کے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت ملے۔

تو اب یہاں اہل سنت و جماعت کو میں دعوت دینا چاہتا ہوں کہ جن کے نزدیک حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اگر کسی کے لیے دعا کی ہے تو بڑی سند ہے کہ یہ داتا صاحب نے دعا کی تھی۔ یا حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی کے لیے دعا کی تو یہ بہت بڑی سند ہے اس کے متبرک ہونے کی کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے لیے دعا کی۔ اور جن کے لیے دعا کی حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے تو بہت بڑی سند ہے کہ یہ تو وہ شخصیت ہیں تاریخ میں جن کے لیے خواجہ صاحب نے بھی دعا کی ہے۔

تو اب یہاں آگے پھر یہ کیوں نہیں دیکھا جاتا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کے لیے اللہ کے رسول علیہ السلا نے دعا فرمائی ہے۔ وہ دعا کہ جس کے بارے میں اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے **محمد** ﷺ

آج حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بغض رکھنے والے لوگ، وہ دعائے رسول علیہ السلام کی فضیلت تو تسلیم کریں ناں اور اپنے مقام پر تسلیم کرتے بھی ہیں۔ تو پھر یہاں آ کر وہی دعا معاذ اللہ ان کے بقول ناکارہ کیوں ہو جاتی ہے، وہی دعا بے اثر کیوں ہو جاتی ہے۔ جو دعا سرکار دو عالم ﷺ دوسروں کے لیے مانگیں تو بہار ہی بہار ہے بہار ہی بہار ہے، یہاں آ کر اس دعا کے اثرات جو ہیں وہ ختم کیوں ہو جاتے ہیں؟

لہٰذا اس دعا کے پیش نظر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کیا لکھتے ہیں؟ مکتوبات شریف جلد نمبر ایک، دفتر حصہ چہارم، دُرالمعرفت میں یہ دعا لکھتے ہیں کہ:

حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام دراحادیث نبوی باسناد ثقات آمدہ۔

کہ جو رسول پاک ﷺ کی احادیث ہیں۔

باسناد ثقات آمدہ...... ثقہ اور معتبر اسناد کے ساتھ...... کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام درحق معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کردہ اند...... رسول پاک ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں دعا کی ہے۔ کیا دعا؟ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ ... یہ علیحدہ حدیث ہے دوسری کتابوں میں ...... وَقِهِ الْعَذَابَ ... کہ ان کو کتاب کا بھی علم دے، حساب کا بھی علم دے، اور انہیں عذاب سے بھی محفوظ

رکھ۔

۱۔(فضائل الصحابۃ، فضائل معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی عنہما، جزء: 2، صفحہ: 914، رقم الحدیث: 1749، مؤسسۃ الرسالۃ)

۲۔(کنز العمال، کتاب الفضائل معاویۃ، جزء: 13، صفحہ: 557، رقم الحدیث: 37512،37513، مؤسسۃ الرسالۃ)

وجائے دیگر دردعا فرمودہ اند

اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا مَھْدِیًّا وَاھْدِ بِہٖ

(سنن الترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب معاویۃ ابن ابی سفیان، جلد: 6، صفحہ: 169، رقم الحدیث: 3842، مکتبۃ دار الغرب الاسلامی)

جو ابھی حدیث پیش کی ہے۔اس کے بعد کیا لکھتے ہیں؟

ودعائے آں حضرت ﷺ مقبول است۔سرکار ﷺ کی دعا مقبول ہے۔

[مکتوبات امام ربانی، الجلد: 1، دفتر: اول، حصہ: چہارم، در المعرفت، رقم الصفحہ: 59، مکتبہ امجدیہ کوئٹہ]

تو وہ کیسا امتی ہے کہ جو سرکار دو عالم ﷺ نے جس شخصیت کے حق میں دعا بھی کی ہے۔دعا تب ہی کی تھی جب سرکار ﷺ راضی تھی اور پھر اللہ سے بھی اتنا بڑا خزانہ ان کے لیے مانگا ہے۔تو یہ پھر بھی بغض رکھتا ہے تو پھر بغض معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو پھر بغض پیغمبر علیہ السلام تک پہنچاوے گا۔جس طرح کے سرکار نے واضح فرمایا:

فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَ مَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ۔

صحابہ سے پیار اسی کو ہے کہ جس کو مجھ سے پیار ہے اور صحابہ سے بغض وہی رکھتا ہے جو مجھ سے بغض رکھتا ہے۔

۱۔(ترمذی، ابواب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی ﷺ، جزء: 6، صفحہ: 179، رقم الحدیث: 3862، دار الغرب الاسلامی)

۲۔(مشکوۃ المصابیح، کتاب المناقب والفضائل، باب مناقب قریش وذکر القبائل، الفصل الثانی، جزء: 3، صفحہ: 309، رقم الحدیث: 6005، المکتب الاسلامی)

تو اس بنیاد پر اس حدیث کے تحت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ لکھا اور یہ دعوت دی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا تو لحاظ رکھو۔کہ جب دعا سرکار علیہ السلام فرما رہے ہیں تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نوازنا چاہتے ہیں اور یہ دعا جو ہے وہ مقبول دعا ہے جس طرح کہ سرکار دو عالم صلی اللہ وعلیہ وسلم کی دعائیں ہیں:

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ

(حدائق بخشش، حصہ اول، صفحہ: 66، مکتبۃ المدینۃ)

تو اس بنیاد پر یہ مجدد صاحب نے اس سلسلہ میں یہ تحریر فرمائی۔

اب یہ ہے کہ اس پر غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ نے خلافت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ جو کتاب اصول الدین غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ کی اس میں لکھتے ہیں: وامّا خلافة معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنه فثابتة صحيحة بعد موت عليّ عليه السلام، و بعد خلع الحسن ابن عليّ نفسه من الخلافة، و تسليمها الى معاوية رضی اللہ تعالی عنہ لرأيٍ رآه الحسن۔

(کتاب اصول الدین، شیخ محی الدین محمد عبد القادر جیلانی، القسم الثانی: قسم التحقیق، خلافۃ معاویۃ رضی اللہ عنہ، رقم الصفحۃ: 271، مرکز الجیلان للبحوث العلمیۃ استنبول)

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے وصال کے بعد جب حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ نے خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے سپرد کر دی تو پھر یہ خلافت ثابت ہو گئی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے لئے۔

اس وجہ سے بخاری شریف میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے تذکرے کے ساتھ امیر المومنین کا لقب ہے۔یعنی جس طرح میں نے ابھی گفتگو میں ابتداء میں امیر المومنین کہا تو وہاں پر باقاعدہ جو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے سائل کا مکالمہ ہے اس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے سوال کے اندر امیر المومنین معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کہا گیا ہے۔[الصحیح البخاری، جلد: 2، کتاب المناقب، فضائل الصحابۃ، باب ذکر معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث: 3765، رقم الصفحۃ: 919، دار الفکر بیروت

اور لوگ عجیب ہیں وہ کہتے ہیں کہ بخاری میں ان کی کوئی فضیلت نہیں۔اب کیا امیر المومنین ہونا چھوٹی فضیلت ہے کہ مؤمنین کے امیر۔تو غوث پاک رضی اللہ ہو تعالی عنہ کہتے ہیں کہ ایک تو امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کی رائے تھی۔دوسرا کیوں کو خلافت دے دی گئی؟

کہتے ہیں: وتحقیق لقولہ ﷺ فی الحسن:

(کتاب اصول الدین، شیخ محی الدین محمد عبد القادر جیلانی، القسم الثانی: قسم التحقیق، خلافة معاویة رضی اللہ عنہ، رقم الصفحة: 271، مرکز الجیلان للبحوث العلمیة اسطنبول)

جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تھا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اس کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ایسا کیا۔

وہ رسول اللہ ﷺ کا کیا فرمان تھا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان ابنی ھذا سید... آپ کو منبر پہ بٹھا کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرا سردار بیٹا ہے۔

یصلح اللہ تعالیٰ بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین

مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں میں میرا یہ بیٹا صلح کرائے گا۔

تو غوث پاک کا یہ نظریہ ہے کہ جو صلح کروائی، یہ جو صلح ہوئی، ایک جھنڈے کے تحت امت اکٹھی ہوئی۔ اور کہتے ہیں:

فوجب امامته بعقد الحسن له، فسمیٰ عامه عام الجماعة۔

(کتاب اصول الدین، شیخ محی الدین محمد عبد القادر جیلانی، القسم الثانی: قسم التحقیق، خلافة معاویة رضی اللہ عنہ، رقم الصفحة: 272، مرکز الجیلان للبحوث العلمیة اسطنبول)

لہذا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ کے ان کی بیعت کرنے سے واجب ہوگئی۔

فسمیٰ عامه عام الجماعة...

یعنی مسلمانوں میں اس سال کو جماعت والا سال کہا جاتا ہے۔ یعنی انتشار کے خاتمے کا سال، سب کے جمع ہونے کا سال۔

یہ سالِ جماعت تھا کہ جب حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی، خلافت ان کے سپرد کی اور خلافت اس حدیث کے تحت سپرد کی جو سرکار ﷺ نے بچپن میں ان کی ڈیوٹی لگائی تھی اور یقین ظاہر کیا تھا کہ یہ اللہ ان کے ذریعے میری اُمت میں صلح کروادے گا اور انتشار ختم ہوجائے گا۔

تو یہ رائے ہے حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور کہتے ہیں میرے نزدیک بھی یہ جماعت کا سال تھا۔

سالِ جماعت کیوں؟ **لارتفاع الخلاف بین الجمیع و لاتباع الکل لمعاویة رضی اللہ تعالیٰ عنه لانه لم یکن هناک منازع ثالث فی الخلافة۔**

(کتاب اصول الدین، شیخ محی الدین محمد عبد القادر جیلانی، القسم الثانی: قسم التحقیق، خلافة معاویة رضی اللہ عنہ، رقم الصفحة: 272، مرکز الجیلان للبحوث العلمیة اسطنبول)

کہا اور تو کوئی خلافت کا امیدوار ہی نہیں تھا کوئی حق دار ہی نہیں تھا دو پہلے آ رہے تھے جب معاملات آپس میں مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان تھے اس وقت تو بالیقین خلیفہ راشد حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اور آپ کے وصال کے بعد امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت سپرد کر دی تو کہا یہ اب سب ہی تابع ہو گئے انہوں نے اتباع کی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ جب امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت کر لی تو اور تو کوئی تیسرا امیدوار ہی نہیں تھا اور تیسری بڑی شخصیت ہی نہیں تھی۔ تو اس واسطے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ کردار ہے کہ آپ نے مقبولیت تامہ ہونے کے باوجود کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: **بیدی جماجم العرب...**

عربوں کی کھوپڑیاں میرے ہاتھ میں تھیں میں چاہتا تو لڑا دیتا اور چاہتا تو بچا لیتا تو میں نے نانا جی کی امید پوری کرتے ہوئے عربوں کو اور اُمت کو محفوظ کر لیا ہے۔

اب یہاں پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا تذکرہ، اس میں ایک چیز بڑی عام دماغوں میں کھٹکتی ہے۔ یزید کی وجہ سے کچھ لوگ جو یزید کے کرتوت ہیں یا یزید پلید چونکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا ہے۔ اس بنیاد پر کچھ لوگ ایک ہی پلڑے میں رکھ دیتے ہیں اور ایک ہی طرح معاذ اللہ مذمت کے الفاظ بولنا شروع کر دیتے ہیں یا یزید پلید کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لحاظ سے مندا سوچتے ہیں یا دل میں کوئی کھوٹ اور بغض رکھتے ہیں تو ایسے لوگوں کے لئے بھی ایک بڑے سید صاحب نے ایک فیصلہ کیا ہے۔

وہ بڑے سید صاحب حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ تو ان کی جو اصل فارسی کتاب کشف المحجوب شریف ہے۔ یہ نسخہ جس سے حوالہ دیا جا رہا ہے یہ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی کے ہاتھ کا جو نسخہ لکھا

ہوا تھا، اس سے آگے چھپا ہوا ہے یعنی بقلم خواجہ بہاؤالدین زکریا ملتانی۔ تو اس کے اندر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یزید کے مسئلے پر فیصلہ کن بات لکھی سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے۔ تو جو اصل نسخہ ہے قلمی اس میں جب آپ نے یزید کا ذکر کیا تو یزید کا ذکر کرتے ہوئے "یزید بن معاویہ" فارسی میں کہا کہ...... پیش یزید بن معاویہ آوروند............

یعنی وہ واقعۂ کربلا کے بعد جو خاندان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے افراد جنہیں دمشق میں لایا گیا تو...... پیش یزید بن معاویہ...... اب اس کے بعد کیا لکھتے ہیں۔ اخزاہ اللہ...... "خزی" سے ہے اللہ اس یزید کو رسوا کرے۔

اخزاہ اللہ... یعنی یہ داتا صاحب نے ضروری سمجھا کہ میں صرف اس کا ذکر نہ کروں بلکہ آگے میں یہ اس کو ضرور کہوں گا "اخزاہ اللہ" لیکن ساتھ ہی ذہن میں خیال آیا کہ نام تو لکھا ہے یزید بن معاویہ تو کوئی یہ ضمیر کھینچ کے حضرت معاویہ کی طرف نہ لے جائے چونکہ قریب تو وہی ہیں "یزید بن معاویہ اخزاہ اللہ" تو آپ نے فوراً لکھا: دون ابیہ......

یعنی یہ حالانکہ ویسے تو ضرورت محسوس نہیں ہوتی تھی کہ بات یزید کی ہو رہی ہے اور جو آخر میں ہوتی ہے چیز وہ جیسے بھی ہو رحمہ اللہ ہو یا لعنت اللہ ہو وہ پہلے نام کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ تو یہاں آپ نے جو فرما دیا "اخزاہ اللہ" تو یہ ضمیر یزید کی طرف راجع ہے قانون کے لحاظ سے۔ لیکن پھر بھی چوں کہ مقام صحابیت بڑا نرم و نازک ہے کہ کہیں کوئی اس کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منہ نہ اٹھائے تو آپ نے لکھا:

دون ابیہ...... نہ کہ اس کے اباجی کو یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔ فوراً دو چار صفحے بعد یا دو چار لائنیں بعد نہیں اسی ٹائم فوراً ان کا دفاع کیا۔ کہ یہ مسئلہ بڑا احساس ہے۔ جہاں یزید کو یہ کہنا ہے کہ اللہ اسے رسوا کرے لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فوراً ساتھ ان کا تحفظ بھی کرنا ہے۔ چونکہ ان کا اگر تحفظ نہ کریں تو پھر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جب کوئی جائے گا تو وہ خود رسوا ہو جائے گا۔ تو اس واسطے داتا صاحب نے لکھا: دون ابیہ...... اب میں حیران تھا کہ میں نے یہ جو دو تین نسخے میرے پاس ترجمے کے پڑے ہوئے ہیں، دو تین تراجم ہیں کشف المحجوب کے۔ تو یہ مجھے شرف حاصل ہے کہ یہ "دون ابیہ" والا فرق سب سے پہلے میں نے نوٹ کیا اور بیان کیا کہ یہ داتا صاحب فیصلہ کر رہے ہیں۔ یزید کو یزید پلید مان کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس سے جدا بیان کر رہے ہیں فوراً۔

تو کچھ لوگوں نے ہمارے پاس تو جو کشف المحجوب ہیں ان میں کوئی ایسی بات ہی نہیں۔ تو میں نے چیک کیا تو کچھ ترجمہ کرنے والوں نے تو یزید بن معاویہ کے آگے یوں ہی عربی میں لکھ دیا "اخزاہ اللہ دون ابیہ" کہ جس طرح کوئی نام لکھ کے کوئی "رحمۃ اللہ" لکھ دیتا ہے یا "غفر اللہ لہ" لکھ دیتا ہے کہ ترجمہ اس کا نہیں کرتے تو انہوں نے یوں ہی عربی عبارت ساتھ لکھ دی آخر میں۔

یزید بن معاویہ اخزاہ اللہ دون ابیہ...

تو اب عام اردو پڑھنے والے کو آگے کیا پتہ ہے کہ یہ کچھ اور بھی لکھا ہوا ہے حالانکہ وہ اور ایک پورا فتویٰ تھا، پورا فیصلہ تھا۔ تو ترجمے والوں نے تو اس طرح لپیٹا ہوا تھا۔ شاید ان کی توجہ نہیں گئی کہ ہم اس کا ترجمہ کر کے بتائیں۔ بہرحال جب میں نے اس کا کھوج لگایا تو پتہ چلا کہ کشف المحجوب تہران میں بھی چھپی ہے اور تہران میں انہوں نے صرف "دون ابیہ" کاٹنے کے لئے چھاپی ہے۔ یعنی تاڑنے والے تو قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔

اب انہوں نے تو یہاں ترجمہ بھی نہ کیا اور انہوں نے کہا کہ جس نے کبھی بھی یہاں سے پڑھا کشف المحجوب کو تو وہ تو فوراً امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں سنبھل جائے گا۔ اس کا عقیدہ صحیح رہے گا اور جو ہم کرتوت کرتے ہیں کہ ایک ہی پلڑے میں تولتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یزید کے ساتھ تو اتنی بڑی شخصیت برصغیر کی اور روحانیت کے پارلیمنٹ کے وزیراعظم اس برصغیر کے اندر، اگر ان کا قول کہیں سے مل گیا کسی کو کہ وہ تو یزید کی تو مذمت کرتے ہیں مگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ مستثنیٰ کر رہے ہیں۔ "دون ابیہ" سے نکال رہے ہیں تو انہوں نے اپنے طور پر کتاب چھاپی باقی اسی طرح لکھی سوائے چند مقامات کے لیکن یہاں انہوں نے ارادے کے ساتھ "دون ابیہ" کاٹ دیا۔ اب "دون ابیہ" کوئی کاتب کا سہو نہیں تھا کہ کاتب کو یہیں آ کے سہو ہونا تھا کہ 'دون' کاٹا ہے اور "ابیہ" کاٹا

ہے۔کاتب کا سہو تو یہ بھی ہو سکتا تھا کہ ''اخزاہ اللہ'' کاٹ دے لیکن وہ ''دون ابیہ'' کاٹ کے معاذ اللہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہلے لانا چاہتے تھے اس میں کہ قریب ان کا ذکر ہے تو ''اخزاہ اللہ آگے ''دون ابیہ'' انہوں نے مکمل طور پر ڈیلیٹ کر دیا۔لیکن اللہ کا فضل ہے کہ ہم نے داتا صاحب کے صدیوں بعد ان کے اس پیغام کو زندہ کیا اور چوری بتائی۔

یہ میرے پاس تہران کی چھپی ہوئی بھی ہے۔یہ کشف المحجوب جو تہران سے چھپی ہے اس کے اوپر لکھا ہے ''نسخۂ تہران'' انہوں نے یہی مقام جب آیا تو اس میں کیا لکھا کہتے ہیں کہ **پیش یزید بن معاویہ اخزاہ اللہ . . .**

اب ''دون ابیہ'' نہیں ہے یعنی وہ تو یوں حکومتیں لگی ہوئی ہیں ۔ہمارے خلاف حقائق کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں کہ کتاب چھاپنا ایک حکومت کے لیے کیا حیثیت رکھتا ہے اور حق کو چھپانا تو ان کے سامنے ایک ہدف ہے۔

تو اب یہ ہماری طرف سے بھی یعنی اتنی مقابلے میں زیادہ تشویش ہونی چاہیے،فکر ہونی چاہیے کہ کہیں وہ کوئی ملاوٹ نہ کر دیں۔اب وہ تو اس حد تک داتا صاحب تک جا کے اپنی فکر داتا صاحب پہ تھوپنا چاہتے ہیں۔تو آج والے سجادہ نشین اور آج کے یہ آستانے اور آج تو اس طرف ایران توجہ کر رہا ہے۔خصوصی طور پر کچھ لوگوں کو کہ جن کو معلومات بھی پوری نہیں اور ادھر چمک بڑی ہے بظاہر دنیا کی۔تو داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسے سید جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کلیئر کر رہے ہیں تو پھر بعد والے ان چھوٹے سیدوں کو چلو ویسے بڑے سہی مگر داتا صاحب کے لحاظ سے تو چھوٹے ہی ہیں آج والے،تو ان کو بھی تو کلیئر کرنا چاہیے تھا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لحاظ سے اپنا سینہ یہ ان کا بھلا ہے۔

تو یہ یعنی میں ایک ریکارڈ پر یہ چیز پیش کر رہا ہوں۔

دون ابیہ ......ایک تو جن کے پاس ترجمے والی ہیں وہ ''دون ابیہ'' والا مقام جو ہے وہ ساتھ ترجمہ پورا لکھیں کہ اللہ یزید کو رسوا کرے نہ کہ یزید کے باپ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ پورا ہو گا تو پھر ٹرانسلیشن ہے۔ورنہ وہ ٹرانسلیشن نہیں ہے۔

اور دوسرا اب سے یعنی اس چیز کو ہائی لائٹ کیا جائے مختلف جگہوں پر کہ اگر یہ نسل در نسل وہ یوں ہی چھاپتے رہے اور ادھر ہمارے نسخے ناپید ہو گئے۔اب اگر آپ ڈھونڈنا چاہیں پاکستان میں فارسی کشف المحجوب تو بڑا مشکل ہے کہ چوں کہ پڑھنا چھوڑ دیا گیا ہے اور آگے آسانی اردو ترجمے میں ہے اور اردو ترجمے والے کچھ وہ ہیں کہ جنہوں نے ترجمہ نہیں کیا۔کچھ وہ ہیں کہ جنہوں نے عبارت ہی حذف کر دی ہے اور ادھر ان کو مطلوب ہے کہ عبارت حذف ہو۔

تو اس بنیاد پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لحاظ سے جو حقائق ہیں ان کو دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور جب حقیقت کو چھپایا جائے تو پھر حقیقت کو ظاہر کرنا مزید لازمی ہو جاتا ہے۔

اب کچھ لوگ یہ کہتے تھے کہ یہ پہلے تو نہیں ہوتا تھا تم نے اب زیادہ تذکرہ شروع کر دیا ہے اور ایک انہیں اعتراض ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس کیوں منایا جاتا ہے ان کا تذکرہ کیوں کیا جاتا ہے؟ اپنے لیڈر کا وہ شہر شہر قائدڈے منا رہے ہیں۔اور جو صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں،جن کے قدموں کی خاک تک بھی ان کا لیڈر نہیں پہنچ سکتا،صحابیِ رسول علیہ السلام کے ذکر کے بارے میں پابندی لگا رہے ہیں۔اور ''**امسکوہ**'' کا وہ غلط ترجمہ کر رہے ہیں اور اپنے بغض کا اظہار کر رہے ہیں۔

تو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ اور ان کے فضائل کا بیان اس لیے بھی لازم ہو گیا ہے کہ پہلے تو ایک طبقہ تھا روافض کا، ان کے خلاف شر پھیلانے والا اب روافض زدہ طبقہ جو ہے وہ بھی شر پھیلا رہا ہے۔کتنے آستانے ہیں کہ جہاں پر بیٹھے ہوئے سجادہ نشین اپنے گدوں پہ یا گدیوں پہ وہ گالیاں دیتے ہیں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔اور وہ اس کے علاوہ بھی بہت سے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں۔معاذ اللہ۔تو اس بنیاد پر یہ ضروری ہے کہ سارے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر ہو اور جو عقیدہ اس کے لحاظ سے اس عقیدے کو واضح کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جمیع صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعظیم و توقیر اور ان کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

شیرِ اہلسنت شاہکارِ جلالیت علامہ مفتی محمد عابد جلالی رحمہ اللہ تعالیٰ اور ردِ رافضیت

ازقلم: علامہ رضاء المصطفیٰ رازی جلالی

اس عالم رنگ و بو میں کچھ لوگ منفرد اوصاف کے حامل ہوتے ہیں۔ان کے مثالی کردار کے ساتھ ساتھ گفتار بھی مثالی ہوتی ہے۔ وہ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا فریضہ بطریق احسن نبھاتے ہیں۔اور حقیقت کی ترجمانی بلاخوف وخطر کیا کرتے ہیں۔انہیں کلمۂ حق کہنے سے دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔کلمۂ حق کی پاداش میں سخت سے سخت مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا ان کی عادت بن جاتی ہے۔ ایسے لوگ درحقیقت عطیہ خداوندی ہوتے ہیں۔ماضی قریب میں ایسی ہی ایک محبوب شخصیت ہم سے جدا ہوئی جنہیں استاذ العلماء، محقق اہل سنت، مناظر کبیر، شاہکارِ جلالیت، شیر اہل سنت، حضرت مفتی محمد عابد جلالی قدس سرہُ العزیز کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

حق گوئی کی تڑپ: حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ اپنی ساری زندگی مسلک حقہ کو غالب کرنے کے لیے کوشاں رہے۔اور دلائل کثیرہ کے ذریعہ ابطالِ باطل ببانگ دہل فرماتے رہے۔عقائد کے متعلق حضرت کی گرفت اور تحقیق مثالی تھیں اور عقائد اہل سنت پر بڑی جامع گفتگو فرمایا کرتے تھے۔اس گزشتہ ماہ رمضان سے قبل ضلع قصور کے ایک نواحی علاقہ (قطبہ) میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں جا کے معلوم ہوا کہ ماموں جان علیہ الرحمہ ہر سال وہاں تشریف لے جاتے تھے اور ہر سال ایک تحقیقی بیان فرماتے تھے جو کثیر دلائل قاہرہ پر مشتمل ہوتا۔ایک سال کسی دیوبندی نے صلوٰۃ وسلام پر اعتراض کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کے جواب میں دو ٹرنک کتابوں کے بھر کے وہاں تشریف لے گئے اور 3 گھنٹے تک دندان شکن جواب دیا۔اس جلسے میں مناظر اسلام مولانا انوار حنفی صاحب بھی موجود تھے جو حضرت کی اس تحقیق کو سراہتے رہے۔طبیعت کی خرابی کے باوجود مذاہب باطلہ کا رد اور غلبۂ اہل سنت کی مساعی جمیلہ کو ترک نہ فرماتے تھے۔اور دور دراز سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔

دفاعِ ناموس صحابہ واہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم: اگرچہ علمائے اہل سنت کا فتنہ رافضیت کے رد کی طرف زیادہ دھیان چند سالوں سے ہوا، شاید اتنا پہلے نہ تھا۔مگر حضرت شیر اہل سنت علیہ الرحمہ بہت عرصہ پہلے اس باطل فرقے کے خطرناک عزائم سے عوام اہل سنت کو مطلع فرما چکے تھے اور کئی مقامات پر ردِ رفض کے بڑے بڑے سیمینار فرمائے۔ساہیوال کے قریب علاقہ یوسف والا کے اہل سنت بڑے افسردہ حالات میں حضرت کے پاس جیابگا آئے کہ ہمیں شیعہ روزانہ چیلنج کرتے ہیں۔ہمارا کوئی جواب دینے والا مضبوط آدمی نہیں۔آپ کا نام سنا تو آپ کے پاس حاضر ہوئے۔آپ نے فوراً ان کو وقت دیا اور رافضیت کو ایسا للکارا کہ وہ بھاگنے پر مجبور ہو گئے اور اہل سنت کو فتح حاصل ہوئی۔آج بھی وہاں کے لوگ مفتی محمد عابد جلالی علیہ الرحمہ کے احسان مند ہیں اور دعائیں دیتے ہیں۔بعض مقامات پر صرف مفتی صاحب کا نام سامنے آنے پر رافضیوں کے بڑے بڑے مناظروں کی ہوا نکل جاتی تھی۔

افکارِ اعلیٰ حضرت پر عمل: حضرت مناظر کبیر علیہ الرحمہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہٗ کے شیدا تھے اور بڑے اعلیٰ ترجمان تھے۔ اور تعلیمات اعلیٰ حضرت پر بڑی سختی سے عمل پیرا تھے۔اور بہت عرصہ پہلے آپ نے ایک سال مکمل اپنے تمام خطابات میں فتاوٰی رضویہ شریف کی روشنی میں نعت خوانوں کی اصلاح کی غرض سے ملک وعرض میں بیانات فرمائے اور بڑے نامور نعت خوانوں کی واضح مجمع عام میں اصلاح فرمائی۔جو تعلیمات اعلیٰ حضرت سے ایک انچ بھی دائیں بائیں نظر آتا، اس سے اپنے دامن کو بچا کے رکھتے اور نفرت کرتے۔یہاں تک کہ 2007ء میں عمرہ شریف کے موقع پر بعض نجدی علماء کو بھی آپ نے لاجواب کیا۔پردیس میں، اجنبیت کے عالم میں، حالات کی پروا کیے بنا جو صدائے حق دیا کرتے تھے، وہ ناز کنز العلماء، تلمیذ کنز العلماء حضرت مفتی محمد عابد جلالی تھے۔

ایک پیغام: آج کچھ لوگ حضور کنز العلماء زید شرفہٗ کی شخصیت کو معاذ اللہ جھکانا چاہتے ہیں اور اپنی بات منوانا چاہتے ہیں، ان کو میرا واضح پیغام اور اعلان ہے کہ جس قائد محترم کا شیر بڑے بڑے طوفانوں کے آگے ڈٹا رہا، نہ جھکا، نہ بکا، بلکہ حق کی آذان تادم آخر دیتا رہا۔وہ امام جلالی خود کیسے ان نام نہاد پیروں، وزیروں اور ملاؤں کی سازشوں سے

گھبرائیں گے؟ ان شاء اللہ۔ اللہ کریم امام جلالی زید شرفہٗ کی عمر دراز فرمائے اور شیر اہل سنت کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

مولانا محمد عمر فاروق جلالی

جیسا کہ تمام احباب کو بخوبی اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ رافضیت اس وقت ایک ناسور کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ یہاں تک کہ بہت سے آستانے اس سے متاثر ہو چکے ہیں اور کئی تو مکمل اس کی لپیٹ میں آ چکے ہیں۔ حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے علمائے حق اپنی ذمہ داری پوری کر رہے ہیں اور ردّ رافضیت میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ شیر اہل سنت علامہ محمد عابد جلالی صاحب کو اللہ رب العزت نے بے پناہ مذہبی غیرت وحمیت سے نوازا تھا۔ نجی محفل میں ہوں یا کسی بہت بڑے پروگرام میں جہاں کہیں بھی کوئی غیر شرعی کام دیکھتے فوراً اس کا ردّ کرتے۔ اس طرح کے واقعات آپ کی زندگی میں کثرت سے ملتے ہیں کہ آپ کی موجودگی میں کسی محفل کے اسٹیج پر کوئی نقیب یا نعت خوان یا خطیب اگر اہل سنت کے مسلک سے ہٹ کر گفتگو کرتا یا ایسا کلام پڑھتا جس میں رفض کی بو بھی ہوتی تو آپ فوراً وہیں پر اس کا ردِ بلیغ فرما دیتے۔

آپ کے خطاب کے دوران اگر کوئی نعرہ لگاتا اور نعرہ لگانے میں نعرۂ تحقیق چھوڑ دیتا تو آپ فوراً خود نعرۂ تحقیق حق چار یار لگاتے۔ کسی علاقے یا کسی پروگرام کے اسٹیج پر پہنچ کر اگر پتا چلا کہ اس علاقے میں رافضیت کے جراثیم پائے جاتے ہیں تو آپ کا موضوع سارا تبدیل ہو جاتا اور ردِّ رافضیت پر مدلل خطاب فرماتے۔ اگر کوئی نعت خوان یا نقیب خلفائے اربعہ کا ذکر چھوڑتا تو فوراً اس سے نعرہ لگواتے۔ اپنے مرکز کے اگر کسی سید استاد کی تقریر کرواتے تو اسے شانِ صحابہ اور دفاعِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا موضوع دیتے اور غیر سید استاد کو شانِ اہل بیت کا موضوع دیتے۔ خود بھی دفاعِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بہت کردار ادا کیا، ردِّ رافضیت میں بہت سے جلسے کیے۔ پہلے سالانہ شانِ علی المرتضیٰ کانفرنس کا انعقاد کرتے رہے اور پھر کئی سال بڑے پیمانے پر پیغامِ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کانفرنس کا انعقاد کیا اور مدلل اور مفصل خطاب فرمایا۔ یہاں تک کہ جب ایک رافضیت زدہ پیر مولوی عبدالقادر ٹنچ بھاٹوی نے اپنی تقریر میں "نعرۂ تحقیق حق چار یار" کے نعرے کو چیلنج کیا اور باقاعدہ اس نعرے کو روکنا شروع کیا اور اس نعرے کے عدمِ جواز پر مناظرے کا چیلنج کیا تو شیر اہل سنت مفتی محمد عابد جلالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً اس کا چیلنج قبول کر لیا۔ لاہور داتا دربار مناظرے کی جگہ مقرر کی گئی جس میں عبدالقادر شاہ نہ پہنچ سکا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد جب برطانیہ سے پاکستان آیا تو ایئر پورٹ پر پھر چیلنج کیا کہ میں عبدالقادر شاہ مناظرے کے لیے تیار ہوں تو فوراً شیر اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ نے چیلنج کو دوبارہ قبول کیا۔ اگرچہ عبدالقادر شاہ نے مختلف شرائط اور تحفظات کے ذریعے بھاگنے کی بہت کوششیں کیں لیکن آپ نے اس کا کوئی بہانہ نہ چلنے دیا یہاں تک کہ اسی کے شہر میں، اسی کی من پسند جگہ پر، اسی کے مرید کے گھر مناظرہ کرنے شہر لاہور سے راولپنڈی پہنچ گئے۔ اور پھر ساری دنیا نے دیکھا جو اسے ذلت آمیز شکست ہوئی۔

مناظرے کے پورے دورانیے میں شیر اہل سنت علیہ الرحمۃ دلائل و براہین کے دبدبہ کے ساتھ جلوہ گر رہے۔ اور اپنے دلائل قاہرہ سے ٹنچ بھاٹوی کو مبہوت کر دیا۔ بالآخر عبدالقادر شاہ کے کچھ معاونین مجلس مناظرہ سے اٹھ کر گئے اور پولیس سے مداخلت کی استدعاء کر کے مناظرہ ختم کروایا۔ لیکن کم و بیش پانچ گھنٹے کے اس مناظرے میں شیر اہل سنت نے رافضیت کے تابوت میں ایسا کیل ٹھونکا کہ اس کے بعد اب تک عبدالقادر شاہ نعرۂ تحقیق کو روکنا تو درکنار اس کے عدمِ جواز پر تقریر کرنا بھی چھوڑ گیا۔ یہ آپ کی ضرب کا اثر تھا جس نے رافضیت کو کئی سال پیچھے دھکیل دیا۔ اور اسی مناظرے کے جشنِ فتح کے موقع پر آپ نے عقیدۂ اہل سنت پر یہ منظوم کلام پیش فرمایا:

دیا عشقِ نبی ﷺ کا ہے جلایا اہل سنت نے
نبی ﷺ کے دین کا ڈنکا بجایا اہل سنت نے
پلا کے جامِ قرآنی، پڑھا کے حکمِ ربانی
دلوں کو نورِ ایماں سے سجایا اہل سنت نے
بنا ہر دور میں سنی جواں ملت کا رکھوالا
صداقت کا لقب ہے ہر سو پایا اہل سنت نے
ادب ازواج و اولادِ نبی کا، دین ہے اپنا
علم حبِ صحابہ کا اٹھایا اہل سنت نے
دفاعِ پنجتن ہو یا دفاع ہو چار یاروں کا
سبق زہراء کی عظمت کا پڑھایا اہل سنت نے
نبی کے دین پہ قائم، جلال الدین کے صدقے
ہے سکہ پوری دنیا پہ جمایا اہل سنت نے
کہیں رومی غزالی ہے، کہیں آصف جلالی ہے
جہانِ علم و حکمت کو سجایا اہل سنت نے
چلا ہے جانبِ دشمن یہ عابدؔ لاؤ لشکر سے
فضائے دیس میں جب بھی پکارا اہل سنت نے

تمت بعون اللہ تعالیٰ۔

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆

نظریاتِ اہلِ سنّت کے امین کنز العلما تجھے سلام

مولانا مفتی محمد عبدالکریم جلالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

قائدِ اہلسنّت ، ولی نعمت ، حامیِ سنّت ، ماحیِ بدعت ، عالمِ شریعت ، پیرِ طریقت ، کنز العلماء ، مفکر اسلام ، سیف الاسلام والمسلمین حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد اشرف آصف جلالی دامت برکاتہم العالیہ محافظ نظریات اہل سنت ہیں۔
ان نظریات کے حقیقی وارث اور امین ہے۔ جو شخص اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر شب و روز اہل سنت کے نظریات کی سرحدوں پہ پہرہ دے رہا ہو وہ کس قدر عز و اکرام کے لائق ہے اس کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہونے والا بھی حقیقی طور اسلاف کے نظریات کا امین ہی شمار ہوتا ہے ۔ اللہ عز وجل اور رسول اللہ ﷺ اور سلف صالحین ، بزرگان دین ، آئمہ دین ، علماء و مشائخ کی طرف سے دی جانے والی ذمہ داری کو احسن طریقے سے نبھانے کا حق ادا کر دیا۔ اللہ عز وجل آپ کی سعی جمیلہ کو قبول فرما کر اس کو دو جہاں کی کامیابی کا باعث بنائے۔
حق کی اذان دینا تو آپ کی گھٹی میں شامل ہے اور پھر والدین کی دعائیں اور پیر و مرشد حافظ الحدیث جنید زمان حضرت پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب نقشبندی قادری رحمہ اللہ تعالی کا خصوصی فیضان اور شفقتیں تو انتہا درجے کی ہیں۔
حق کی حمایت میں جیل جانا رسوائی نہیں بلکہ سرخروئی ہے یہ ہمارے بزرگوں کی سنت نظر آ رہی ہے ۔ حضرت زین العابدین جیسی جلیل القدر اور عظیم المرتبت شخصیت کے ہاتھوں کی ہتھکڑیاں اور پیر کی بیڑیاں آج بھی ہمیں بتا رہی ہیں کہ ہتھکڑی اور بیڑی وجہ رسوائی نہیں بلکہ باعث سرفرازی ہے حق کے لئے کیا کچھ قربان کرنا پڑتا ہے۔ امام اعظم اور امام احمد بن حنبل رحمہا اللہ تعالی سے جا کر کوئی پوچھے اور علمائے اسلاف کی گراں قدر جماعت سے دریافت کرے ، کربلا کی شدید ترین منزل نے کیا یہ سبق نہیں دیا کہ حق کے لئے گردن کٹا کر بھی انسان سرفراز رہتا ہے۔
پوری دنیا میں دیکھا گیا کہ قبلہ کنز العلماء کی شدید ترین مخالفت کے باوجود علماء اہل سنت نے حق بیانی کا بھی حق ادا کر دیا۔ ملک پاکستان و بیرون ممالک میں قبلہ کنز العلماء کی حمایت میں علماء نے جو بیانات دیئے وہ بھی سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہیں۔
متعدد علماء کرام نے حق بیانی کی وجہ سے قبلہ کنز العلماء کی بھر پور حمایت بھی کی اور نظریات اہل سنت کا محافظ بھی قرار دیا۔ اور آپ کی جرأت کو لاکھوں سلام پیش کئے۔ ان کا تذکرہ قارئین کے لئے پیش خدمت ہے:

خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ غلام مصطفی نعیمی صاحب قبلہ
مدیر اعلیٰ سوادِ اعظم دہلی ، جنرل سیکریٹری تحریک فروغ اسلام ، دہلی

علامہ اشرف آصف جلالی جن کی فکر و نظر محتاج تعارف نہیں ہے۔ موصوف بلاشبہ اہل سنت کے نامور محقق ، اور متصلب عالم دین ہیں۔
"توحید سیمینار" میں آپ کے تحقیقی خطابات اور تصنیفات بہترین علمی سرمایہ ہیں۔ عقائد اہل سنت کی ترویج و اشاعت میں موصوف کی قابل قدر خدمات ہیں۔ روافض کے رد میں "عدالت صدیق اکبر ، عظمت صحابہ" جیسے کئی اہم سیمینار منعقد کر کے سیکڑوں گھنٹوں پر مشتمل کئی تحقیقی خطاب فرما چکے ہیں۔ عقائد اہل سنت کی حفاظت اور بدعقیدوں کی تردید میں آپ کا نام مشعل راہ ہے۔ ایسی پاک فکر و نظر اور خدمات کا وسیع دائرہ رکھنے والے عالم دین ہیں جن پر گستاخی کا الزام لگانا علمی دیانت اور انصاف کا خون کرنا ہے۔ جس شخص کی پوری زندگی دفاع صحابہ اور عظمت اہل بیت میں گزر رہی ہے ، اسے بے ادب قرار دینا کہاں کا انصاف ہے؟

حضرت علامہ مولانا مفتی سیف اللہ سیالوی صاحب
مدرس مرکزی جامعہ مسجد پرانی عیدگاہ جھنگ

ڈاکٹر اشرف جلالی حافظِ قرآن ، ہر سال مسلسل امامت تراویح ، قاری ، عالم بھی ایسا دوران تعلیم ہر امتحان میں پہلی پوزیشن ، علامہ شاہ احمد نورانی صاحب کے مشورے پر بغداد یونیورسٹی عراق جا کر اعلیٰ تعلیم ، مفتی ، محقق ، شیخ الحدیث ، جامعہ پنجاب سے PhD ، مدرس ، بہترین مقرر ، مناظرانہ صلاحیت ، استاذ العلماء ، اصلاحی بیانات کے ساتھ بدعقیدہ کے رد میں مہارت تامہ بھی ، قادر الکلام شاعر ، کئی جامعات کا قیام اور سرپرستی ، مصنف ، پیر طریقت ، بریلی شریف سے خلافت ، مسلک اعلحضرت کے علمبردار ، سب سے بڑھ کر تن تنہا طاہر القادری کو مناظرے کا چیلنج اور غازی ممتاز حسین قادری علیہ الرحمہ کے حق میں 5 گھنٹے تقریر ، سیٹھوں کی چاپلوسی سے بھی دور ، لفافہ بازی سے بھی دور یہ سب باتیں جس کے اندر ہیں وہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی ہیں۔

سید محمد اکرام الحق قادری مصباحی۔

خطیب وامام مسجد محبوب سبحانی وصدر المدرسین دار العلوم محبوب سبحانی کرلا ممبئی انڈیا

راقم آپ کے بیانات وخطابات سے ایک زمانے سے مستفید ومستنیر ہو رہا ہے۔ ایوان رافضیت ہو یا ایوان وہابیت، ایوان ناصبیت ہو یا نیم رافضیت، آپ کے مجاہدانہ کارناموں سے آج ہر ایوان باطل لرزہ براندام ہے۔

آپ نے اگر ایک طرف صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین پر بھونکنے والے جہنمی کتوں کو منہ توڑ جواب دیا ہے تو دوسری طرف اہل بیت کرام علی جدہم وعلیہم الصلوۃ والتسلیم کی شان اقدس کو گھٹانے کی ناپاک کوشش کرنے والوں کو ناقابل تردید دلائل و براہین سے ان کے انجام تک پہنچایا ہے۔ آپ اپنے موقف کو یعنی منہج اہل سنت کو نہایت مضبوط دلائل سے بیان فرماتے ہیں۔ مد مقابل کو کبھی بھی گالی گلوچ سے نہیں نوازتے۔ جب کہ مخالفین جواب سے عاجز آ کر بدتمیزی اور سب وشتم پر اتر آتے ہیں۔ یہ آپ کی حقانیت وصداقت کی ایک پختہ دلیل ہے۔ آج اہل سنت کی حسین وادی میں بدبودار جانور گھس آئے ہیں، آپ چن چن کر ان کا شکار کر رہے ہیں؛ تا کہ اہل سنت کی خوب صورت وادی تعفن کا شکار نہ ہو۔ آج اہل سنت کے بارونق باغ میں خبیث فطرت رکھنے والے گدھ آ کر ماحول کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ آپ عقاب بن کر ان پر جھپٹ رہے ہیں اور اپنے آہنی پنجوں سے ان کے سینے زخمی کر رہے ہیں؛ تا کہ ان کی سانسیں رک جائیں اور اہل سنت کے لہلہاتے باغ کا پرسکون ماحول خراب نہ ہو

حضرت علامہ مفتی فاروق خان رضوی آف انڈیا

کنز العلماء ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب مسلک اعلی حضرت پر مضبوطی سے قائم ہیں اور افکارِ رضا کی روشنی میں انکشاف حق کرتے ہیں۔ سالہا سال سے عقیدہ اہل سنت پہ سیمینار کرتے آ رہے ہیں جس میں تمام فرق باطلہ جیسے قادیانیت ہے، دیوبندیت ہے، وہابیت ہے، شیعیت ہے رافضیت ہے، تفضیلت ہے ان سب کا وہ رد بلیغ لفاظی اور لن ترانیوں سے کرنے کی بجائے قرآن واحادیث اور آئمہ دین کے دلائل کی روشنی میں کرتے ہیں۔ آپ عظمت صحابہ پر پہرہ دیتے ہیں اس کے لئے جگہ جگہ عظمت صحابہ سیمینار کا انعقاد کرتے ہیں جس میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروق، حضرت سیدنا عثمان غنی، حضرت سیدنا مولا کائنات علی المرتضی، حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت امیر معاویہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے بدگو اور ان پر الزام تراشی کرنے والے ان کے گستاخوں کو دندان شکن جواب دیتے ہیں۔ آپ اہل سنت میں چھپے نیم رافضیوں، تقیہ نواز شیعوں وہابی نواز مولویوں کو عقیدہ اہل سنت ومسلک اعلی حضرت کی روشنی میں بے نقاب کرتے ہیں، نیز مزارات اولیاء پر ہونے والی خرافات، پیشہ ورانہ فسادی، بھنگی پیروں، چرسیوں مجاوروں کو ان کی اپنی حیثیت دکھاتے ہیں۔ گستاخ رسول کو اس کے انجام تک پہنچانے کی پاداش میں غازی ممتاز حسین قادری کو قاتل، مجرم کہا جا رہا تھا اور گستاخ رسول سلمان تاثیر کی تائید میں بزعم خویش شیخ الاسلام اپنا خود ساختہ موقف اسلام کا عقیدہ بتا کر لوگوں کو گمراہ کر رہا تھا تو دوسری طرف یہی وہ امام جلالی ہے جو تحفظ ناموس رسالت عظمت شریعہ سیمینار کر کے جماعت حق اہل سنت وجماعت کے عقائد ونظریات اور دین وشریعت کے حقیقی آئین کی طرف لوگوں کے اذہان کو مبذول کروا رہا تھا۔

خلیفہ حضور تاج الشریعہ مولانا عبد المصطفی صدیقی چشتی

قاضی شرع اتر پردیش ہند

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی وہ مرد حق ہے جو رافضیوں کا رد کرتے ہوئے مسلک سواد اعظم کا دفاع کرتا ہے۔ خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی ذات گرامی وقار پر کیچڑ اچھالنے والوں کی شدید گرفت کرتا ہے۔ اور مسلک اعلی حضرت کے سچے پیروکار ہیں۔

علامہ مفتی انیس عالم سیوانی

فاضل بغداد لکھنو

پاکستان کے معروف عالم دین، اسلامیات کے نامور اسکالر اور محقق، اہل سنت و جماعت کے راسخ العقیدہ اور متصلب صاحب علم وفضل، اعلی حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی تعلیمات اور مسلک کے بیباک ترجمان علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی ہیں۔ روافض اور وہابیہ کے خلاف پوری شدت کے ساتھ رد وابطال کرتے ہیں۔ علامہ سعید احمد اسعد جو یہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو چالیس بعد نبوت ملی جس پر ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی نے سخت محاسبہ کیا اور ناطقہ بند کیا۔ جمال الدین بغدادی کی بے احتیاطیوں پر بروقت تنقیدیں کیں۔ ڈاکٹر طاہر القادری جو ایک منافق صفت شخص، اور یہود ونصاری کا ایجنٹ ہے کا مستقل رد کرتے رہتے ہیں۔ ڈاکٹر جلالی کے مخالفین جو شور ہنگامہ برپا کئے ہیں وہ ذاتی عناد ومخاصمت اور لاعلمی پر موقوف ہے۔

جماعت اہل سنت کی معروف و مشہور اور مرکزی تنظیم "مجلس علمائے اسلام مغربی بنگال" کا مشترکہ موقف

صدر مولانا مفتی محمد مختار عالم رضوی، جنرل سیکٹری مولانا شاہد القادری

کنزالعلماء حضرت ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی دامت برکاتہم العالیہ کو جماعت اہل سنت کا ترجمان اور داعی مانتی ہے۔

حضرت علامہ سید محمد رضوان رفاعی شافعی حفظہ اللہ تعالی

بانی رفاعی مشن و سرپرست دارالعلوم اشرفیہ قادریہ ممبئی ہند

مفکر اسلام، ناشر فکر رضا، کنزالعلماء علامہ مفتی محمد اشرف آصف جلالی زید مجدہ کی استقامت کو لاکھوں سلام، جی ہاں! وہ سید نہیں مگر کام سیدوں والا کرتے ہیں۔ ایوان وہابیت ہو یا ایوان رافضیت، ایوان قادیانیت ہو یا ایوان نیم رافضیت اس غازی کے مجاہدانہ کارناموں اور لبیک یا رسول اللہ ﷺ کے نعروں سے سارے ایوان باطل لرزہ براندام ہیں ہاں وہ اشرف بھی ہے، جلالی بھی ہے۔ وہ فکر رضا کا پروردہ بلند پرواز شاہین بھی ہے، عظمت صحابہ پر بھونکنے والے جہنمی کتے ہوں یا اہل بیت اطہار کی بارگاہ کے بے ادب و گستاخ وہ سبھوں کا منہ توڑ جواب دیتے ہیں۔ دین کے غداروں کو نیم رافضیوں اور منافقوں کو بے نقاب کرنا تو کوئی ان سے سیکھے، یہ کار سہل نہیں کار عظمت وعزیمت ہے۔ اس بار عظیم کو اٹھانے کے لئے اہل بیت کی سچی وفاداریاں اور خوشنودیاں درکار ہوتی ہیں جو انہیں بارگاہ نبوت علیہ التحیۃ والثناء سے بخوبی حاصل ہیں۔ جلالی صاحب! آپ سید نہیں ہیں مگر ہمیں فخر ہے کہ آپ کام سیدوں والا کرتے ہیں۔ جلالی صاحب کو سیدوں کے سید، شاہ جیلاں رضی اللہ تعالی عنہ کی پشت پناہی وحمایت حاصل ہے۔

جزاکم اللہ عنا و عن جمیع المسلمین خیر الجزاء

راؤ نجم الحی بن راؤ عبدالحی انڈیا

اہل سنت کے ہر محاذ پر کنزالعلماء نے پہرہ دیا، کنزالعماء نے اپنے علم سے اہل سنت کے دفاع کے لئے وہابیت و رافضیت کے خلاف اعلان حق کرتے رہتے ہیں۔

علماء ہندونیپال کی کنزالعلماء کے متعلق اظہار محبت

سیف الاسلام والمسلمین، محافظ فکر رضا، الحاج، الشاہ، مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی دام ظل علینا دفاع صحابہ میں دشمنوں کا مقابلہ کررہے ہیں۔

مولانا سرفراز عالم رضوی، مولانا مطیع الرحمن مظفرپوری

مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی اہل سنت وجماعت کے ایک ممتاز، باصلاحیت اور قابل قدر عالم دین ہیں۔

حضرت علامہ مفتی محمد احسان الحق قادری عفی عنہ

مہتمم جامعہ غوثیہ احسن المدارس اڈہ چھب میاں چنوں خانیوال

مفکر اسلام، بحر العلوم، قائد اہل سنت ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی زید مجدہ ایک صحیح العقیدہ سنی عالم دین ہیں، فکر رضا کے حقیقی ترجمان ہیں، اہل بیت کرام اور صحابہ کے سچے محب ہیں ایک عرصہ سے مسلک حقہ اہل سنت وجماعت کی نظریاتی سرحدوں پر پہرہ دے رہے ہیں۔

خطیب یورپ وایشیا حضرت علامہ محمد حسین صدیقی رضوی

سربراہ اعلی سنی جمعیۃ العلماء دربھنگہ کمشنری بہار

محافظ قوم وملت، ناشر مسلک اعلی حضرت شیر رضویت علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی ہیں، ان کے پاس دلائل شرعیہ کے انبار ہیں، حق کی خاطر جیل جانا کسر شان نہیں بلکہ اپنے اکابرین کی سنت پر عمل کرنا ہے بلاشبہ ان کے ساتھ تائید غیبی ہے اور ان شاءاللہ رہے گی۔

حضرت علامہ مفتی محمد ساجد احمد صاحب

سربراہ تحریک تحفظ عقائد ہند

اہلیان پاکستان خوش قسمت ہیں کہ اتنی مضبوط فکر، محنت و جفاکش ہستی، جواں مرد بیباک، فولادی ارادے کا مالک، چٹانی قوت کا علمبردار، فکر رضا کا سچا وارث، قائد ملت، کنزالعلماء مفتی عدیم المثال ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب دام ظلہ علینا کو اللہ تعالی آپ کے درمیان میں رکھ کر آپ کے ایمان کی حفاظت کا علم بردار بنایا اور یہ قبلہ ڈاکٹر جلالی کو یہ حوصلہ بخشا کہ اہل باطل جتنا ہی چاہے ایڑیاں

رگڑتے رہیں، ہم کہیں گے وہی جو حق ہے، ہم ترجمانی مذہب صحیحہ کی کریں گے۔ اگر کوئی انگلی مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی عظمت پر اٹھائے گا تو خیر نہیں، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی کردار کشی کرے گا تو اس کی بھی شامت آنی ہے۔ نہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی صداقت پر آنچ آنے دیں گے، نہ ہی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالی عنہ کی عظمت کو پامال ہونے دیں گے۔ ہمارا وجود ہی اس لئے ہے کہ ہم اکابرین کی عزت وعظمت کا تحفظ کریں اور دین کی حفاظت کریں۔ اللہ تعالی عمر دراز فرمائے قبلہ جلالی صاحب کی جنھوں نے رافضیت و نیم رافضیت کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ غیر مقلدین وہابیہ دیابنہ اور ملحدین کا ناطقہ بند کر دیا، فکر رضا کی ترجمانی کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ اللہ تعالی امیر کشور علم وفن ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی کی حفاظت فرمائے آمین

حضرت علامہ محمد علاؤالدین قادری رضوی
صدر افتاء محکمہ شرعیہ سنی دارالافتاء والقضاء میرا روڈ ممبئی

علامہ جلالی صاحب کا موقف امام اہل سنت فاضل بریلوی کے فکر ونظر کے عین موافق ہے۔ امام جلالی سخت متصلب سنی صحیح العقیدہ ہیں۔

حضرت علامہ منان رضا خان قادری رضوی المعروف منانی میاں
سجادہ نشین درگاہ عالیہ مقدسہ بریلی شریف ہند

وارث علوم اعلی حضرت، آپ اعلی حضرت کے ترجمان ہیں، اعلی حضرت نے آپ کو چن لیا ہے، مسلک اعلی حضرت کی خدمت کر رہے ہیں۔

مرکز صراط مستقیم تاج باغ لاہور میں 21 ویں افکار رضا سیمینار میں مزید فرماتے ہیں: ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب خنجر اعلی حضرت، شان اعلی حضرت، میرے بھائی علامہ تاج الشریعہ محمد اختر رضا خان رحمہ اللہ تعالی کے بعد وارث علوم اعلی حضرت، شیر ببر اور شیر رضا ہیں۔ ہماری جان ہیں، سنیت کی شان ہیں، مسلک اعلی حضرت کی پہچان ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد عبدالستار سعیدی صاحب
ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ لاہور

داتا دربار سماع ہال میں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: سنیو! تمہیں مبارک ہو اللہ رب العزت نے ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب کی صورت میں ایک عظیم نعمت ہمیں عطا فرمائی ہے جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ اس وقت اہل سنت وجماعت میں سب سے بڑا عالم ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب ہیں یہ میں نہیں کہہ رہا ہے ان کے اساتذہ بھی موجود ہیں ہوسکتا ہے علمی طور پر ان سے بھی کو بڑا عالم موجود ہو مگر میں یہ ضرور کہوں گا اور یہ کہنے پر میرا دل مجھے مجبور کر رہا ہے اس دور میں اہل سنت وجماعت کی نمائندگی کا جو حق انہوں نے ادا کر دیا ہے وہ شاید کسی نے نہ ادا کیا ہو۔ کام کے حوالے سے ان کی خدمات بے مثال ہیں تھوڑی سی عمر میں اس قدر محنت، اتنی جدوجہد ملک بھر میں، بیرون ملک آپ کے خطابات اور خطبات کی صورت میں آپ کی تصانیف اور رسائل کی صورت میں جتنی رہنمائی عالم اسلام کو مہیا ہوئی ہے وہ ایک منفرد مثال ہے۔

مزید فرماتے ہیں: ڈاکٹر صاحب کو رب ذوالجلال نے علم راسخ، فہم کامل، نظر بالغ، فکر صائب، مزاج متواضع، قلم سیال جیسی متعدد خوبیوں سے مالا مال فرمایا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ کے مرشد وشیخ جنید زمان، حافظ الحدیث امام العصر حضرت پیر سید محمد جلال الدین شاہ نقشبندہ قادری رحمہ اللہ تعالی کا خصوصی روحانی تصرف آپ پر سایہ فگن ہے۔ آپ بحر تحقیق وتدقیق کے سیاح اور بادیہ تصنیف وتالیف کے سیاح ہونے کے ساتھ ساتھ میدان خطابت وتقریر کے سباق بھی ہیں۔

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالی
سجادہ نشین درگاہ عالیہ شرقپور شریف

مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی کو اللہ تعالی نے علوم دینیہ اور علوم جدیدہ کا حسین امتزاج بنایا۔ عقائد اہل سنت وجماعت کو قرآن حکیم اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں مدلل طور پر ثابت کرنے اور ان کی اہمیت اور افادیت کو اجاگر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

استاذ الاساتذہ مولانا مفتی محمد الیاس رضوی اشرفی
مہتمم جامعہ نضرۃ العلوم کراچی

موصوف ممدوح اپنی حد میں جامع الصفات ہیں۔ اس پر کسی خارجی شہادت کی نہ حاجت ہے نہ ضرورت کہ اس پر محنت شاقہ ومحبت تامہ، خود ان کا وظیفہ، شب وروز شاہد عدل کہ انتہائی قلیل وقت جسمانی وبدنی آرام کا باقی سارا وقت علمی وتحقیقی فکری ونظری، تحقیقی وتدقیقی کام کا اور وہ بھی اس شان اور آن بان سے کہ میدان تعلیم وتدریس کے شہسوار، فقہ اسلامی کے مدبر ومحقق، مفتی باکردار، بحر تالیف وتصانیف کے ماہر غواص، چمنستان خطابت ونصیحت، تبلیغ وتذکیر کے گل آفتاب،

آسمانی مناظر کے بلند پرواز عقاب، بزم شعر و سخن میں صاحب انقلاب، علوم عقلیہ و نقلیہ کے عالم جلیل، فاضل نبیل میری مراد جامع المعقول حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب مدظلہ العالی۔

مولانا مفتی محمد منشاء تابش قصوری صاحب

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور

علامہ محمد اقبال فرماتے ہیں کہ

فولاد کب رہتا ہے شمشیر کے لائق...... پیدا ہو اگر اس کی طبیعت میں حریری

ان اشعار سے جس عمل کی طرف حکیم الامت توجہ دلا رہے ہیں۔ فی زمانہ دیکھا جائے تو ان کی حسین ترین تعبیر بن کر ممدوح اکابر، محقق العصر، مفکر ملت حضرت علامہ ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی دامت برکاتہم العالیہ سامنے آتے ہیں جو بیک وقت دین حنیف کے تمام شعبہ جات کی اس شان سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔

ایک طرف مسند تدریس کی زینت ہیں تو دوسری طرف تصنیف و تالیف زیر قلم ہیں اور ساتھ ہی ساتھ شب و روز تقاریر کا جہاں آباد کئے ہوئے ہیں نیز ادارہ صراط مستقیم کے استحکام و استقلال کے لئے تگ و دو میں پیہم مصروف ہیں وقت پڑنے پر مناظرے کے لئے بھی پابرکاب ہیں یوں محسوس ہوتا ہے اللہ عزوجل نے اپنے حبیب کریم ﷺ کی جامع خدمت کے لئے انہیں منتخب فرمالیا ہے۔ لہذا آپ کو وقت سے نہیں وقت کو آپ سے مستفیض ہونے کی ضرورت ہے جب آصف بن برخیا کیلئے حضرت سلیمان علیہ السلام کا امتی ہونے کے ناطے وقت نے ہتھیار ڈال دیئے تھے تو سید عالم ﷺ کے امتی محمد اشرف آصف جلالی مدظلہ العالی کے لئے وقت اپنے پر کیوں نہیں پھیلائے گا۔

حضرت علامہ پیر سید محمد اشرف اندرابی عفی عنہ

سربراہ اعلی شاہ ہمدان ٹرسٹ پانپور، بانی و مہتمم دار العلوم غوثیہ ہمدانیہ پلوامہ مقبوضہ کشمیر

آپ بیک وقت ایک ماہر فن اور کامیاب مدرس، ایک منفرد اسلوب بیان کے مقرر اور دلنشین طرف تحریر کے صاحب قلم ہیں۔ تبلیغی خدمات اور تصنیف تالیف کے مشاغل کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ دیکھنے والے حیرت زدہ ہو جاتے ہیں۔ آپ بفضلہٖ تعالی راسخ العقیدہ سنی ہیں لیکن مسلک اہل سنت اور عقائد حقہ کی تبلیغ و اشاعت میں آپ نے جو اسلوب اپنایا ہے وہ واقعی قابل تحسین ہے۔

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد شریف رضوی رحمہ اللہ تعالی

مہتمم جامعہ سراجیہ رضویہ جھنگ روڈ بھکر

مفکر اسلام، مفسر قرآن شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی دور حاضر کے عظیم محقق اور اسلام کے عظیم مبلغ، ان کا وجود اہل سنت و جماعت کے لئے اللہ تعالی کی نعمت ہے آپ جس طرح عظیم مقرر ہیں اسی طرح فن تدریس و تالیف میں بھی آپ کو مہارت تامہ حاصل ہے۔ آپ صحیح معنی میں مسلک حق اہل سنت و جماعت کی ترجمانی فرمائی اور آپ نے عقائد اہل سنت کو بڑی تحقیق کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

تلمیذ حافظ الحدیث شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا حافظ نذیر احمد گوندل

سابق شیخ الجامعہ مرکزی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف

الحمدللہ! مولانا محمد اشرف آصف جلالی دامت برکاتہم العالیہ نے علوم دینیہ اپنے دور کے علماء حضرت علامہ محمد جلال الدین نقشبندہ قادری رحمہ اللہ تعالی اور مولانا محمد نواز کیلانی صاحب رحمہ اللہ تعالی سے حاصل کئے اور چند اسباق خادم سے بھی پڑھے ہیں عالم باعمل ہیں ماشاء اللہ مدرس بھی ہیں، بے مثل خطیب بھی ہیں، ادیب اور شیخ الحدیث بھی ہیں، مناظر بھی ہیں، علمی اعتبار سے قد آور شخصیت بھی ہیں اللہ تعالی ان جیسے علماء اہل سنت میں کثرت سے پیدا فرمائے۔ میں ڈاکٹر صاحب کو بچپن سے جانتا ہوں جب یہ درس نظامی پڑھتے تھے تو طلباء کی خدمت کرتے تھے عام طلباء ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اس وقت سے جناب کے چہرے سے آثار تواضع نظر آتے تھے وہ ماشاء اللہ اب تک زیادہ سے زیادہ ہی ہو رہے ہیں۔ جتنی علمی ترقی زیادہ ہے اتنی ہی انکساری آج بھی زیادہ ہے جو علماء کی زینت ہے۔

ہمارے مخدوم، بحر العلوم، ملک العلماء، صدر الافاضل، فقیہ العصر شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب دامت برکاتہم العالیہ، آپ حافظ الحدیث رحمہ اللہ تعالی کے نامور تلامذہ میں سے ہیں اور ان کے مرید رشید ہیں اور اپنے ولی نعمت کے فیضان کا مظہر اتم ہیں اور اپنی ذات میں علم و فضل کا ایک دبستان ہیں آپ صرف متبحر عالم دین ہی نہیں بلکہ اعلی درجے کے مدرس، مقرر، شاعر اور ادیب بھی ہیں۔ آپ وہ مرد عمل ہیں کہ جو نظر و فکر کی جولانیوں سے معمور و منور ہیں۔ ان کی تبلیغی مساعی اور قائدانہ صلاحیتیں مسلمہ ہیں اور علمی و روحانی حلقوں میں اس کا برملا اعتراف کیا جاتا ہے۔ وہ تعمیری اور انقلابی سوچ کے حامل ہیں۔ مسلک اہلسنت و جماعت کے عظیم ترجمان ہیں اور افکار اعلی حضرت کے پاسبان ہیں۔

جاری ہے..........

مرکزِ اہلِ سُنّت جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام میں نکہت و نور کا سلسلہ جاری

مولانا محمد ابراہیم جلالی (متعلم مرکز صراط مستقیم تاج باغ لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم دین کا سفر وہ سفر ہے کہ جس کو دین اسلام کے اندر سب سے مرکزی مقام حاصل ہے۔ اگر دین اسلام کو ایک جسم فرض کر لیا جائے تو دینی علوم کے ماہرین، سپیشلسٹ اور سکالرز کا کردار ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے۔ ایک وقت تھا کہ والدین کی خواہش ہوتی تھیں کہ میری نسل میں کوئی امام اعظم ابو حنیفہ جیسا فقہ کا امام بنے، کوئی امام بخاری جیسا حدیث کا سپیشلسٹ بنے، کوئی امام طحاوی جیسا فقیہ بنے، کوئی حضرت جنید بغدادی جیسا صوفی بنے، کوئی مجدد الف ثانی اور امام فضل حق خیر آبادی جیسا باطل کے سامنے ڈٹ جانے والا مجاہد بنے، کوئی امام احمد رضا بریلوی جیسا مسلک کا پہریدار بنے، کوئی حضرت حافظ الحدیث جیسا پیر طریقت بنے۔ لیکن آہستہ آہستہ پیسہ کی ریل پیل دیکھ کر لوگوں کی ترجیحات، خواہشات اور خواب بدلنے لگے اور پاکیزہ سوچ منتشر ہو گئی۔ آج لوگ مغرب کے خواب دیکھنے لگے ہیں۔ اللہ رب العزت کی راہ سے دھتکارے ہوئے افراد اور غیر مسلموں کو سامنے رکھ کر اپنے بچوں کو ویسا بنانے کے خواب دیکھنے لگے۔ آج فلمی سٹارز، کرکٹ کے کھلاڑی، کرپٹ سیاستدان اور بدنام زمانہ لوگوں کو آئیڈیل بنا لیا گیا ہے۔ وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ علم دین حاصل کر کے ہمارا بیٹا معاشرے کے لیے ایک مجبوری بن جائے گا۔ ان کے لیے امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بہت بڑی نصیحت ہے۔ اس امت کے اندر خوشحالی اور عظمت رفتہ کا راز بیان کرتے ہوئے امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لا یصلح آخر ھذہ الأمة الا بما صلح بہ أولھا۔ (مؤطا امام مالک)

اس اُمت کے آخری دور کی اصلاح اسی علم سے کی جا سکے گی جس سے اس اُمت کے پہلے دور کو شان و رفعت ملی ہے۔ پہلے دور کو شان و عظمت علوم قرآن، علوم سنت، علوم حدیث، علوم فرائض اور علم فقہ سے ملی ہے۔ سائنس، ٹیکنالوجی اور عصری علوم کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ وہ بھی وقت کی ضرورت ہیں مگر ان میں ترقی سے زیادہ انسانیت کی تباہی مضمر ہے۔

ہماری ترقی کا راز اس علم کے حصول میں ہے جو حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت مولا علی، اصحاب صفہ، عشرہ مبشرہ، تابعین اور تبع تابعین نے حاصل کیا۔ جن علوم کو پڑھ کے یہ حضرات نابغہ روزگار اور وقت کے امام بنے، آج بھی ہماری نجات کے ضامن وہی علوم ہیں اور آج بھی انہیں علوم کے حصول سے ہی مسلمانوں کی حالت سنور سکتی ہے۔ اگر کوئی مخلص ہے کہ اُمت دلدل سے باہر نکلے، اُمت ترقی کرے اور یہ اُمت خوشحال ہو تو اس کے لیے بیس کیمپ یہی نبوی علوم ہیں۔

اگر یہ بیس کیمپ اور پہلا مورچہ ویران ہو گیا اور اس کے مجاہد ختم ہو گئے، یہ کیمپ اجڑ گیا۔ تو پھر معاذ اللہ ٹیکسٹائل کیمپ، انجینئرنگ کیمپ، میڈیکل کیمپ اور زرعی کیمپ کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ کیونکہ یہی وہ کیمپ ہے جس نے ہمیں حلال و حرام میں تمیز بتانی ہے، باقی مسائل تو بعد میں ہیں۔ باقی مورچوں کی ضرورت تو زندگی میں ایک بار، سال میں ایک بار، ہفتہ میں ایک بار یا دن میں ایک بار پڑھے گی۔ مگر یہ ایک ایسا مورچہ ہے کہ جس پر ہر لمحہ، ہر گھڑی اور ہر سیکنڈ پہریداروں کا موجود رہنا ضروری ہے۔ اور جہاں اس بیس کیمپ کے مجاہدین تیار کیے جاتے ہیں، ان کو مدارس دینیہ کہا جاتا ہے۔ اس لیے طلباء بھی اس بات کو سمجھیں کہ ان کا مشن کتنا ضروری ہے۔ ان کی مثال اس بادل کی ہے جو ایسی زمین سے آیا ہے، جہاں بارش نہیں ہو رہی اور فصلیں اجڑ چکی ہیں، کھیتیاں ویران ہو چکی ہیں۔ دین کی فصلوں پر خزاں کا سماں ہے اور یہ مدارس میں آئے ہیں کہ ہم یہاں علم دین حاصل کر کے ابر کرم بن کر وہاں برسیں گے اور پھر سے فصلیں ہری بھری ہوں گی۔ تو اگر یہاں انہوں نے وقت ضائع کیا تو وہ کیا برسیں گے، زمین کی پیاس کیسے بجھے گی؟ اُمت کی فصل کیسے ہری ہوں گی؟ اُمت کے شگوفے جو گناہوں کی تیز دھوپ سے مرجھا چکے ہیں اور تمہاری آس میں ہیں کہ یہ ابر کرم بن کر ہم پر برسیں گے۔ اگر تم ابر کرم نہ بن سکے تو ان کا کیا ہو گا۔ اس لیے طلباء پر بھی لازم ہے کہ وہ دل

لگا کر اپنی تعلیم مکمل کریں۔

اس بنیاد پر قابل تحسین ہیں وہ والدین جنہوں نے آج بھی اپنے بیٹوں کو جنت کی راہ کا مسافر بنایا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ والدین جنہوں نے اپنی اولادوں کو مدارس میں طلب علم کے لیے بھیجا ہے۔ اور وہ فرزند جو دین اسلام کے غلبہ کی خاطر گھروں سے نکلے ہیں۔ وہ اساتذہ جوان طلباء کے سینوں کو نبوی وراثت سے بہرہ ور کر رہے ہیں اور تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری رکھے ہیں۔

جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام دین کا قلعہ: حضرت پیر سید جلال الدین شاہ صاحب نے بریلی شریف سے جو فیض پایا اسی کی ایک کرن جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام داروغہ والا لاہور ہیں۔ جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام بھی اس چشمے کا ایک فیض اور ایک تجلی ہے۔ جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام میں بظاہر تو گرد وغبار، دھول اور دھویں کا ایک سلسلہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور جنید زماں حضر حافظ الحدیث پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب نقشبندی قادری قدس سرہ العزیز کے یہاں تشریف فرما ہونے اور سنگ بنیاد رکھنے کی برکت سے یہ اہل سنت کا مضبوط حصار بن گیا۔ اور یہاں سے وہ مجاہدین تیار ہوئے جنہوں نے پوری دنیا میں علم وحکمت کے دیے روشن کیے۔ اور باطل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باطل کا مقابلہ کیا۔ اس جامعہ سے سند فراغت حاصل کرنے والے طلباء احقاقِ حق وابطال میں اپنی نظیر آپ ہیں۔ جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام کو حضرت حافظ الحدیث رحمہ اللہ تعالیٰ کا علمی وارث ہونے کا مرتبہ حاصل ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: **ان العلماء ورثة الانبياء ان الانبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر۔**

(سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب فضل العلم، ۲/۱۵۷)

اس فرمان نبوی ﷺ کے مطابق علم نبوی وراثت ہے۔ اگر کوئی شخص نبوی وراثت حاصل کر لے تو اس کے لیے اس سے بڑھ کر سعادت اور کیا ہو سکتی ہے۔ اور اسے پھر دوسری وراثتوں سے کیا سروکار! تو اللہ کا فضل ہے کہ جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام نبوی وراثت کا امین ہے۔

جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام کا سنگ بنیاد: جامع مسجد السراج اور جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کی بنیاد رکھنے والی ہستیاں علم وعمل، اخلاص وتقویٰ، زہد و پارسائی، دور اندیشی و حق گوئی میں اپنی مثل آپ تھیں۔ جامع مسجد السراج کا سنگ بنیاد امام العصر، جنید زماں، حافظ الحدیث حضرت پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب نے جون 1984ء کو اپنے دست اقدس سے رکھا۔ جبکہ دار العلوم جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر داروغہ والا لاہور کا سنگ بنیاد 9 دسمبر 1994ء کو قائد اہل سنت، محافظ ختم نبوت، الشاہ امام احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے دست اقدس سے رکھا۔ اور 9 دسمبر 1996ء کو حضرت قبلہ پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب مشہدی نے معزز علماء ومشائخ اہل سنت کی موجودگی میں اس کا افتتاح کیا۔ یہ اس سنگ بنیاد کی ہی برکت ہے کہ آج بھی اس جامع مسجد اور دار العلوم سے تیار ہونے والے فضلاء میں امام احمد رضا بریلوی کی کرن، مجدد الف ثانی کا فیض، امام عبدالحق محدث دہلوی کی رونق، امام فضل حق خیر آبادی کی تجلی، حضرت حافظ الحدیث پیر سید جلال الدین شاہ نقشبندی کا علم، حضرت شاہ احمد نورانی رحمہم اللہ تعالیٰ کی دور بینی کے جلووں کی چمک تاباں ہے۔

جامعہ کا نام جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام رکھنے کی وجہ تسمیہ: حضرت حافظ الحدیث پیر سید جلال الدین شاہ صاحب کو لفظ رضویہ کے ساتھ ایک خاص انس تھا اور آپ نے اس نام کو رائج کروایا۔ اور چونکہ یہ سب فیض امام احمد رضا فاضل بریلوی کے در سے فیض یافتہ حضرت سردار محدث اعظم پاکستان کے توسط سے ہم تک پہنچا، اس لیے ان کے جامعہ سے نسبت کے لیے مظہر الاسلام کا اضافہ کیا گیا۔ چنانچہ اس جامعہ کا نام امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان، حضرت سردار محدث اعظم پاکستان اور پیر سید جلال الدین شاہ صاحب کی نسبت سے جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام رکھا گیا۔

جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام کے متولی: مدرسہ کے متولی حاجی محمد اشفاق جلالی صاحب نہایت ملنسار، خوش اخلاق، طلباء کا خیال رکھنے والے تھے۔ آپ اپنے پیر ومرشد جنید زماں حضرت حافظ الحدیث پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب کے منظورِ نظر تھے۔ آپ نے ان کے حکم سے پہلے جامعہ کے لیے زمین وقف کی، پھر تعمیر میں بھرپور حصہ لیا اور اس کے بعد اپنی زندگی کے آخری سانس تک جامعہ کے انتظام و انصرام میں اپنا کردار ادا کیا۔ حاجی صاحب کو طلباء سے اس قدر پیار اور

محبت تھی جس قدر شاید انہیں اپنے بیٹوں سے بھی نہ ہو۔ ہر وقت طلباء کے لنگر کے لیے فکر مند رہتے۔ اور خود اپنے کندھے پہ کبھی سبزی کی بوری، کبھی دال کی بوری، کبھی گھی کا کنستر اٹھا کر لے آتے۔ طبعاً تو نواب تھے لیکن جامعہ کے ساتھ، مسجد کے ساتھ اور طلباء کے ساتھ عقیدت کا عالم یہ تھا کہ خود ہی جھاڑو لگانا شروع کر دیتے تھے۔ کئی مرتبہ ان کے کپڑے، لباس اور جوتے دھویں اور گرد و غبار سے سیاہ ہو جاتے مگر طلباء کی خدمت میں کسی قسم کی پروا نہ کرتے۔ اگر جامعہ کے اندر راستے پر کوئی پتھر، کنکر یا کوئی اور چیز ملتی تو خود اٹھا کر باہر پھینک دیتے۔ اگر کہیں گندگی یا کوئی گرد وغیرہ نظر آتی تو خود ہی جھاڑو پونچھا لے کر صفائی کرنے لگ جاتے۔ جامعہ کے طلباء سے ان کو عشق کی حد تک لگاؤ تھا۔ جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام حاجی محمد اشفاق جلالی صاحب کی طلباء سے محبت اور ان کی خدمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ کی اس خدمت اور محبت کا رب ذوالجلال نے آپ کو یہ صلہ دیا کہ وصال کے بعد بھی آپ کو طلباء کا پڑوس ہی نصیب رہا اور آج بھی طلباء ان کی تربت پر فاتحہ خوانی اور ایصال ثواب کی محفل سجاتے ہیں۔

تدریس و اہتمام کی ڈاکٹر صاحب کو حوالگی: جن ایام میں جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام کا سنگ بنیاد رکھا گیا، ان ایام میں کنز العلماء مفکر اسلام ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ کی تحقیق کے سلسلہ میں لاہور بھگت پورہ قیام پذیر تھے۔ اور وہاں آپ کے پاس آپ کے برادر اصغر مولانا محمد عابد جلالی صاحب اور مولانا محمد اکرم جلالی صاحب ابتدائی کتابیں پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ حضرت حافظ الحدیث علیہ الرحمہ کی جانب سے آپ کو حکماً یہاں بھیجا گیا۔ اور پہلے تعلیم و تعلم اور پھر کچھ عرصہ بعد نظم و ضبط، درس و تدریس، اہتمام و انتظام کا جمیع سلسلہ آپ کے سپرد کر دیا گیا۔ ابتداء میں تین طلباء تھے یعنی مفتی محمد عابد جلالی صاحب، مولانا محمد اکرم جلالی صاحب، علامہ محمد صفدر جلالی صاحب بعد میں دوسرے سال مولانا محمد نعمان احمد صاحب، مولانا فیض الرسول صاحب اس کلاس میں شامل ہوئے۔ قبلہ ڈاکٹر صاحب کے اخلاص، للّٰہیت، محنت اور نیت صالحہ کی برکت سے آج الحمد للہ اس جامعہ کے سینکڑوں فضلاء ملک کے طول و عرض اور بیرون ملک درس و تدریس اور تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ جامعہ پیران پیر، پیر دستگیر حضرت شیخ جیلان شیخ محمد عبد القادر جیلانی، حضرت شیخ مجدد امام ربانی مجدد الف ثانی، مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی اور جنید زماں، حضرت حافظ الحدیث پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب قدس سرہم العزیز کے انوار و تجلیات کا محور و مرکز ہے۔ قبلہ کنز العلماء مفکر اسلام قائد ملت اسلامیہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی مدظلہ العالی نے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا:

میں آیا تھا شہہ بغداد کی اجلی کرن لے کر
امام احمد رضا کے علم کا نوری سخن لے کر
جو آ جاتا ہے اس مرکز میں اپنی طلب صادق سے
پلٹتا ہے وہ سینے میں ولائے پنجتن لے کر
یہ فیضان نظر ہے شاہ جلال الدین کا آصفؔ
یہاں سے دھول بھی اڑتی ہے علمی پیرہن لے کر

جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام کا عقیدہ و مسلک: عقیدہ اور مسلک حضرت حافظ الحدیث پیر سید جلال الدین شاہ صاحب کی اولین ترجیحات تھیں۔ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف کے مرکزی گیٹ پر آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ بورڈ لگایا گیا تھا کہ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف کا متفقہ فیصلہ اور مسلک ہے کہ اس دار العلوم کا مہتمم، ناظم یا کوئی مدرس اگر بدعقیدہ ہو جائے تو وہ بدعقیدہ ہوتے ہی اپنے عہدہ سے معزول ہو جائے گا۔ اور اسی طرح آپ نے اپنے جامعہ کے ساتھ منسلک ہونے کے لیے یہ شرط رکھی کہ اس کے عقیدہ میں کوئی بگاڑ نہ ہو۔ جب جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام کے لیے زمین وقف کی گئی تو حضرت پیر سید مظہر قیوم شاہ صاحب کے حکم پر وقف نامہ میں یہ تحریر لکھوائی گئی کہ جامعہ مسجد سراج (جامعہ جلالیہ کی مسجد) اور جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام کا امام و خطیب، مدرس، ناظم اور مہتمم ہونے کے لیے امام اہل سنت، مجدد دین و ملت، الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہا اللہ تعالیٰ کے مسلک و عقیدہ پر قائم رہنا ضروری ہے۔ امسال تقریب بسم اللہ کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام کے عقیدہ و مسلک بیان کرتے ہوئے فرمایا: مرکزی جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام کا مسلک حضرت حافظ الحدیث پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب

قدس سرہٗ العزیز کی وصیت کے مطابق حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ العزیز اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ العزیز کے مسلک کے عین مطابق ہے جس سے کسی کو سرِ مو انحراف کی اجازت نہیں ہے۔ جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام کے در و دیوار اور شجر و حجر اس کے مسلک اہل سنت پر قائم رہنے کے گواہ ہیں۔

نفاذِ اسلام میں جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام کا کردار: جامعہ کے سنگ بنیاد سے لے کر آج تک 25 سالہ تاریخ گواہ ہے کہ جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام نے تاریخ کے ہر موڑ پر حق کی آواز بلند کی اور یہاں سے فارغ التحصیل ہونے والے علماء کرام حق گوئی و بے باکی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ اس کچھار سے نکلنے والے شیروں نے ناصبیت کے برج الٹائے، رافضیت کے ہاتھیوں کے سونڈ کاٹے، خارجیت اور تفضیلیت کے گرو گرائے۔ اس قلعہ اہل سنت کے مجاہد دنیا کے طول و عرض میں بدعقیدگی کا مرض دور کرنے میں ماہر اور مشہور ہیں۔ جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جو اس جامعہ میں چند ایام بھی طلب علم میں بسر کر لیتا ہے، کبھی کسی میدان میں باطل کے سامنے سر جھکا تا نہیں، کٹا لیتا ہے۔ تقدیس الوہیت کی تحریک ہو یا تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کی، صداقت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معاملہ ہو یا تحفظ شان سیدہ زہراء رضی اللہ عنہا کا، تحفظ ناموس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بات ہو یا شان اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی، رافضیت کا رد ہو یا ناصبیت کا قلع قمع، عقائد اہل سنت کی بات ہو یا اکابرین اہل سنت کا تحفظ، جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام کے فضلاء نے تاریخ کے ہر موڑ پر بروقت اور نہایت جامع کردار ادا کیا ہے۔ اور وقت کے بڑے سے بڑے یزید کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے۔

جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام نے غیرت مند علماء کی ایک بہت بڑی کھیپ تیار کی ہے جنہوں نے تدریس و تحقیق کے میدان میں بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ ناموس اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور شانِ صحابہ کرام علیہم الرضوان پر آخری سانس تک پہرہ دینا جامعہ جلالیہ کے فضلاء کی گھٹی میں شامل ہے۔ جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام اور مرکز صراط مستقیم کی برانچز میں طلباء میں تعلیم دین کے ساتھ اقامت دین کا جذبہ بھی اجاگر کیا جاتا ہے۔ اس جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے والے علماء ہمیشہ سے قوم کی امیدوں پر پورا اترے ہیں اور انہوں نے معاشرے میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بھرپور طریقے سے سرانجام دیا ہے۔ جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام کے فضلاء عزیمت کے راہی ہیں، اور ان شاء اللہ صبح قیامت تک کلمۂ حق بلند کرتے رہیں گے۔

قائد اہل سنت کے تاریخی جملے: قبلہ کنز العلماء مفکر اسلام ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی کے وہ جملے آج بھی جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام کے طلباء اور فضلاء کے لیے قابل فخر ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام اس مادر علمی کا نام ہے جس کے سپوت قادیانیت، رافضیت، ناصبیت، خارجیت، اور تفضیلیت کا آپریشن کرنے کے سپیشلسٹ قرار پائے ہیں۔ دار العلوم جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام حضرت مجدد الف ثانی کے نظریات کا علمبردار، امام احمد رضا کے شیروں کی کچھار اور حضرت حافظ الحدیث کے پھولوں کا گلزار ہے۔

جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام میں داخلے جاری: الحمد للہ! جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام سالہا سال سے تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔ اور ہر سال اس جامعہ سے طلباء کی ایک بڑی تعداد علوم دینیہ سے فراغت حاصل کرتی ہے۔ اس جامعہ کا مقصد ایسے علماء و فضلاء تیار کرنا ہے جو اسلام کے داعی، تقدس الوہیت و رسالت، تحفظ ناموس صحابہ و اہل بیت علیہم الرضوان کے پہریدار اور عقائد اہل سنت کے علم بردار ہوں۔ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام میں داخلوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اور طلباء جوق در جوق حصول علم کے لیے جامعہ میں داخلہ لے رہے ہیں۔ آیئے آپ بھی اپنے بچوں کو تحصیل علوم دینیہ کے لیے جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام و مرکز صراط مستقیم میں داخل کروائیں۔ اور دین اسلام کی تبلیغ میں اپنا کردار ادا کریں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام، مرکز صراط مستقیم اور اس کی برانچز کو دن دوگنی، رات چوگنی ترقی عطاء فرمائے۔ اور صراط مستقیم یونیورسٹی کی تعمیر کے لیے اپنے خزانہ غیب سے اسباب پیدا فرمائے۔ آمین

وما علینا الا البلاغ المبین۔

اعلامیہ جلالیہ علماء کنونشن
جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام داروغہ والا لاہور

1۔ امریکہ کو پاکستان کی فضائی اور زمینی حدود کے استعمال کی اجازت دینا پاکستان کی خودمختاری کے منافی ہے۔ حکومت کسی بھی ایسے غیر آئینی اقدام سے باز رہے۔

2۔ متروکہ وقف املاک ایکٹ قرآن و سنت سے متصادم اور مساجد، مدارس اور مزارات کے خلاف ایک گہری سازش ہے جسے ہم مسترد کرتے ہیں۔

3۔ فرانس کی طرف سے سرکاری سطح پر توہین رسالت ﷺ کیے جانے کو سات ماہ گزر جانے کے باوجود حکومت پاکستان کا اس پر ردعمل نہایت سست اور ناکافی ہے۔ وعدے کے باوجود نہ توبین الاقوامی سطح پر توہین رسالت ﷺ کی سزا قتل منظور کروائی گئی نہ جامعۃ الازہر سے فتویٰ لیا گیا اور نہ ہی او آئی سی کے فلیٹ فارم سے کوئی قابل ذکر پیش رفت ہوئی۔ حکومت نے دیگر دنیاوی معاملات کی طرح اس نہایت حساس ایمانی ایشو پر بھی غیر ذمہ دارانہ اور ڈنگ ٹپاؤ پالیسی اختیار کی۔ ہم حکمرانوں کو ایک بار پھر یاددہانی کرواتے ہیں کہ تم اس ملک کے حکمران ہو جس کی بنیاد کلمہ اسلام اور جس کے مقاصد میں تحفظ ناموس رسالت ﷺ ہے۔ چنانچہ فرانس کے خلاف حسب وعدہ اپنا کردار ادا کرے۔ نیز اہل سنت و جماعت کے علماء و مشائخ اور کارکنان کی ایک بڑی تعداد جنہیں چادر و چار دیواری کا تقدس پامال کرتے ہوئے گھروں سے اٹھا لیا گیا، انہیں فی الفور رہا کیا جائے۔ بے گناہ عاشقان رسول ﷺ پر قائم کیے گئے جھوٹے مقدمات ختم کیے جائیں۔

4۔ ذات خداوندی جل جلالہ کے مبینہ گستاخ امر جلیل ملعون کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ نیز خلفائے راشدین کے مبینہ گستاخ، کراچی کے امجد جوہری ملعون کا ایف آئی آر کٹ جانے کے باوجود گرفتار نہ کیا جانا اسلامیان پاکستان کے لیے بہت ناگوار ہے، اسے فوراً گرفتار کیا جائے۔

5۔ حامد رضا سلطانی ملعون کا شان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اعلانیہ گستاخی کا کیس زیر سماعت تھا مگر اسے ایران بھگا دیا گیا ہے، انٹرپول کے ذریعے اسے واپس لایا جائے۔

6۔ آصف رضا علوی ملعون جس نے علی الاعلان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کی اور برطانیہ فرار ہو گیا، اسے بھی انٹرپول کے ذریعے گرفتار کر کے واپس لایا جائے اور اس پر کیس چلایا جائے۔

7۔ حکومت مہنگائی کو کنٹرول کرنے یا اپنی دیگر ذمہ داریوں میں تو بری طرح ناکام ہو چکی ہے مگر جو کام حسن و خوبی کے ساتھ جاری ہے، اس میں روڑے اٹکا رہی ہے۔ حکومت سرکاری خطبہ جاری کرنے جیسے کاموں میں پڑنے کی بجائے اپنے فرائض سرانجام دینے کی فکر کرے۔

8۔ مرکزی جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام داروغہ والا لاہور سمیت تحریک صراط مستقیم کے زیر انتظام چلنے والے تمام مدارس کا الحاق "تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان" کے ساتھ ہے جو کہ برقرار رہے گا۔

تعزیت

حضرت علامہ مولانا محمد شمعون بہادر جلالی کے والد محترم کے وصال پر تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بخشش فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

منجانب: جلالیہ علما کونسل پاکستان

تعزیت

مولانا مفتی محمد عبد الکریم جلالی کے ماموں کی وفات پر دکھ اور غم کا اظہار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کی بخشش فرما کر بلندی درجات عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

منجانب: جلالیہ علما کونسل پاکستان

تعزیت

مولانا مفتی محمد عرفان جلالی کے چھوٹے بھائی کے حادثہ میں جان بحق ہونے پر تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے بچوں درازی عمر عطا فرمائے آمین۔

محفوظیت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی نذیر احمد سیالوی دامت برکاتہم العالیۃ (قسط سوم)

شریعتِ مطہرہ کا فیصلہ تسلیم کرنا اور اسے حرف آخر جاننا تمام مسلمانوں پر فرض ہے: قرآن کریم میں فرمایا: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ الآیۃ۔ پس (اے محبوب) تمہارے رب کی قسم وہ مومن نہ ہوں گے جب تک آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں، تا آخر۔

نیز فرمایا: فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ الآیۃ... پھر اگر تم کسی شئی میں باہمی نزاع میں واقع ہو جاؤ تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو۔ تا آخر

راقم الحروف اس بات کو واضح کر دینا چاہتا ہے کہ شریعتِ مطہرہ کے فیصلہ کی طرف دعوت بحیثیت سنی ہونے کے اہل سنت سے ہمدردی کی بنا پر ہے،

اس لیے حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان مقدس ہے: انصر اخاک ظالما او مظلوما۔ (متفق علیہ)

اپنے مسلمان بھائی کی (ہر حال میں) مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم۔

یعنی مظلوم ہے تو ظلم سے بچانے میں اس کی مدد کرو اور اگر ظالم ہے تو ظلم سے منع کرنے اور باز رکھنے میں اس کی مدد کرو (یہ آخرت کے عذاب سے بچانے میں اس کی مدد ہوگی۔ ظالم درحقیقت اپنی جان پر ظلم کر رہا ہوتا ہے)۔

ہمارے سنی بھائی محترم حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب زید مجدہ وسلمہ ربہ تعالیٰ بالیقین مظلوم ہیں اور غیروں کے علاوہ کافی تعداد میں ہمارے اپنے بھی ان پر ظلم کر رہے ہیں بلکہ غیروں کو ظلم کرنے کا موقع اپنوں ہی نے فراہم کیا ہے۔ اور سب نے اس ظلم کا نام "تحفظ ناموسِ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا" رکھا ہوا ہے۔

گزارش ہے کہ دلائل شرعیہ کی روشنی میں یہ حقیقت ناقابل تردید ہے کہ اس سنی فاضل نے مسئلہ فدک کے بیان میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بے ادبی اور گستاخی ہرگز نہیں کی بلکہ اہل سنت کا اجماعی عقیدہ بیان کیا ہے۔ البتہ کچھ لوگوں نے محض سینہ زوری سے اسے گستاخی اور بے ادبی قرار دے کر ان پر گستاخی کرنے کا افتراء اور بہتان باندھا ہے اور بعض لوگوں نے مزید الزامات بھی شامل کر لیے۔ اور پھر حکومت سے مطالبہ کیا کہ انہیں سزائے موت دی جائے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر خطا کار ہونے کی تہمت لگانے کا الزام ان پر لگایا گیا اور پھر ان کے خلاف حرمتِ رسول وناموس رسالت ﷺ کے مجوزہ قانون C-295 کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لائے جانے کی استدعاء کی گئی اور ملک میں انتشار، فرقہ واریت، انتہاء پسندی اور مذہبی دہشت گردی کر کے فسادات کو ہوا دینے کی پاداش میں ان کی تقریر اور بیان کرنے پر تاحیات پابندی لگائے جانے کا مطالبہ کیا گیا اور یہ نہ سوچا کہ ان میں سے کوئی جرم ان سے ثابت بھی ہے؟ یہ انعام اپنوں کی طرف سے تھا اور اسمبلی میں قرار دادیں اس کے علاوہ ہیں وہ اپنوں اور غیروں سب کی طرف سے تھیں۔

جبکہ دوسروں کی طرف سے ایف آئی آر میں توہین رسالت، توہین اہل بیت، توہین قرآن، تکذیب قرآن، توہین مذہب کے الزامات بھی پہلے الزامات کے ساتھ شامل کیے گئے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

دیانتداری اور سچائی کا کیسا معیار ہے؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گستاخی کرنا ہی ثابت نہیں ہے تو باقی الزامات کا بے اصل اور جھوٹ ہونا تو روز روشن کی طرح واضح ہے۔ اور پھر شریعتِ مطہرہ کے خلاف اور خواہشِ نفس کی پیروی پر مبنی فتوے تیسرا انعام ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

گزارش ہے کہ جو لوگ بضد ہیں کہ ڈاکٹر صاحب نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گستاخی کی ہے ظاہر ہے کہ دنیا میں شریعت مطہرہ کو جاننے والے صرف وہی نہیں ہیں اور نہ ہی وہ معصوم ہیں کہ ان سے غلطی نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دہی کی فکر ہونا سب کے لیے ضروری ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا معاملہ چونکہ ایک شرعی مسئلہ ہے سرکاری ججز حضرات اور وکلاء کی نسبت شریعت مطہرہ کے خادمین اسے یقیناً بہتر سمجھتے ہیں اس لیے ان سے فیصلہ کرانے اور جو فریق غلطی پر ہو اسے حق قبول کرنے اور اپنی غلطی سے رجوع اور توبہ کرنے کی دعوت دینے کی بجائے حسبِ منشا خود ہی فتوے لگا دیے اور شریعت مطہرہ کی اتباع چھوڑ کر اپنے ذوق کی پیروی کی گئی، پھر تھانہ کچہری کا راستہ اختیار کیا گیا۔ جبکہ پاکستان کا سرکاری قانون اس حوالے سے نہایت تشویش ناک ہے اس لیے کہ پہلے تحقیق کر کے کہ آیا جرم واقعی ثابت ہے پھر جیل بھیجنے کی بجائے ایسا بھی ہوتا ہے کہ سالہا سال جیل کاٹنے کے بعد سرکاری فیصلہ یہ سامنے آتا ہے کہ جرم ثابت نہیں ہوا، یہ بندہ بے قصور تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسلام اس ظلم کی اجازت نہیں دیتا اور یہ ظلم پاکستانی حکمرانوں نے

خواہ مخواہ اپنے پلے میں ڈالا ہوا ہے قیامت کے دن اس کا حساب دینا ہوگا۔

اس قانون کی اصلاح فرض ہے پہلے تحقیق کی جائے کہ آیا یہ بندہ واقعی مجرم ہے۔ چونکہ اس مسئلہ کی وجہ سے ایسا فتنہ برپا کیا گیا کہ الامان والحفیظ، اس لیے راقم الحروف نے اہل اسلام کی خیر خواہی کے لیے شریعت مطہرہ کا حکم اور فیصلہ بعنوان: ''سیدہ فاطمہ وسیدنا عباس رضی اللہ عنہما کے مطالبہ میراث نبوی کی شرعی حیثیت'' تقریباً تین ماہ قبل تحریر کیا۔ اکابر علمائے اہل سنت نے اس کی تصدیق وتائید اور نہایت تحسین فرمائی۔

بفضلہٖ تعالیٰ یہ شرعی فیصلہ بہت سارے فضلاء کرام کے لیے بھی راہنما ثابت ہوا، ان کی غلط فہمی کا ازالہ ہوا جس سے بفضلہٖ تعالیٰ دوسرے لوگوں پر اتمام حجت کا فریضہ بھی احسن طریقہ سے ادا ہوگیا۔

یہ شرعی فیصلہ (اڑھائی) ماہ سے فیس بک پر بھی موجود ہےلیکن اس کے باوجود ایک طبقہ ڈاکٹر صاحب کو گستاخ قرار دینے پر تاحال بضد ہے تو ان کی مزید خیر خواہی، ازالہ شبہات اور مزید اتمام حجت کے لیے دوسری تحریر بصورت فتویٰ بعنوان: ''مطالبہ فدک میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف خطا کی نسبت کرنے کی شرعی حیثیت اور اسے سیدہ پاک کی گستاخی قرار دینے والوں کو قبولِ حق کی دعوت'' لکھی ہے۔

راقم الحروف ''ادارہ صراط مستقیم،، کا کارکن یا رکن نہیں ہے البتہ فریقین کا خیر خواہ ضرور ہے اگر اس خیر خواہی کی قدر کریں گے تو بھلا ہوگا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر حسبِ استطاعت فرض ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب کو گستاخ قرار دینے والے تمام پیر صاحبان اور مولوی صاحبان ودیگر افراد سے گزارش ہے کہ شریعت مطہرہ کے حکم اور فیصلہ کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ شریعت مطہرہ کا حکم اور فیصلہ قبول نہیں کیا جا رہا؟ کیا اسلام تمام مسلمانوں پر لاگو نہیں ہوتا؟ کیا شریعت مطہرہ کی اتباع سب پر فرض نہیں ہے؟ کوئی امیر ہے یا غریب، شاہ ہے یا گدا، پیر ہے یا مرید، جو بھی حضور سید المرسلین ﷺ کا کلمہ پڑھتا ہے اس پر شریعت مطہرہ کا حکم اور فیصلہ بدل وجان تسلیم کرنا فرض ہے۔

تو ایک سنی عظیم فاضل کو بغیر کسی شرعی جواز کے قید خانے کی صعوبتوں میں ڈلوانا اور سزائے موت دلوانے کی کوشش کرنا آخر کس لیے؟

اور اگر اس شرعی فیصلہ کو قبول نہ کرنے کے لیے تمہارا کوئی شرعی عذر ہے تو سامنے لاو، ورنہ شریعت مطہرہ کا فیصلہ قبول کرو۔

اور اگر تمہارے نزدیک شرعی فیصلہ وہ ہے جو ناروا والی فتویٰ میں لکھا ہوا ہے جس پر بہت سارے پیر حضرات کے تصدیقی اور تائیدی دستخط ہیں تو ازراہِ ہمدردی گزارش ہے کہ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اکثر پیر صاحبان یا تو علماء ہی نہیں ہیں اور اگر علماء ہیں تو رسمی علماء ہیں علوم شرعیہ کے ماہرین محققین نہیں ہیں اور ان کے قریب رہنے والے اکثر لوگ پیر صاحبان کی رائے کے خلاف کہنے کی اخلاقی جرات نہیں رکھتے اور خود پیر صاحبان محققین علماء شاذ ونادر ہی ہیں۔

ناروا والی فتویٰ شرعی حکم اور شرعی فیصلہ ہرگز نہیں ہے وہ تو سراسر دھوکا اور فریب اور باطل ومردود ہے۔ پیر صاحبان اور غیر محققین مولوی صاحبان کی تصدیقات وتائیدات اسے شرعی حکم اور شرعی فیصلہ نہیں بنا سکتیں۔ (ہم نے اس کی شرعی حقیقت واضح کردی ہے)۔

اس لیے پیر صاحبان اور ان کے حامی مولوی صاحبان کی تسلی اور تشفی کے لیے راقم الحروف کی گزارش ہے کہ چند اکابر علماء کرام سے فیصلہ کرائے تصدیق کرلیں، کیا ہمارا تحریر کردہ شرعی حکم اور شرعی فیصلہ، واقعی شرعی فیصلہ ہے یا ناروا والی فتویٰ؟

لہٰذا ان حضرات کو ایک جگہ مدعو کیا جائے اور ہمارا تحریر کردہ شرعی حکم اور شرعی فیصلہ اور ڈاکٹر صاحب کو گستاخ قرار دینے والوں کا تحریر کردہ شرعی فیصلہ ''ناروا والی فتویٰ'' ان حضرات کو دیا جائے۔ بلکہ پیر صاحبان اور ان کے موئیدین مولوی صاحبان میں سے کسی دوسرے بڑے محقق نے اگر کوئی تحقیقی فتویٰ لکھنا ہو تو اُسے چند دن کا وقت دیا جاتا ہے اور وہ فتویٰ بھی شامل کرلیا جائے۔ جبکہ ہم نے جو دو تحریروں میں شرعی فیصلہ اور شرعی حکم لکھا ہے۔ ہماری طرف سے وہی کافی ہیں اور یہ علمائے کرام ان تحریرات کا اچھی طرح مطالعہ کرنے کے بعد قال اللہ تعالیٰ وقال الرسول ﷺ کی روشنی میں اصولِ مذہب حق اہلِ سنت کی پابندی کرتے ہوئے ایک مشترکہ تحریری فیصلہ دیں کہ واقعی شرعی حکم اور شرعی فیصلہ کونسا ہے؟

پھر اگر وہ حضرات بھی یہی فیصلہ کریں کہ راقم الحروف کا تحریر کردہ شرعی حکم اور شرعی فیصلہ ہی واقعی اور نفس الامری طور شرعی فیصلہ ہے نہ کہ ناروا والی فتویٰ، پھر تو اس حقیقت سے انکار کسی کو نہیں ہونا چاہیے کہ ان تمام پیر صاحبان اور مولوی صاحبان اور ان کے ہمنوا دوسرے لوگوں کا کوئی عذر باقی نہیں رہے گا اور اس حکم شرعی کے مطابق فوری طور پر علانیہ رجوع اور توبہ کرنا فرض ہوگا اور اپنی غلطی سے حکومت کو آگاہ کرنا بھی لازم ہوگا۔

اور بالفرض اگر ''سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مطالبہ میراث نبوی کی شرعی حیثیت،، اور ''مطالبہ فدک میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف خطا کی نسبت کرنے کی شرعی حیثیت'' کے خلاف پیر صاحبان خود یا ان کے

دوسرے محققین یا فیصلہ کرنے والے حضرات خود ہی ہمارے پیش کردہ دلائل سے زیادہ قوی دلائل شرعیہ کیساتھ ثابت کردیں کہ مطالبہ میراثِ نبوی اور اس میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف خطا کی نسبت کرنے کا شرعی حکم وہ نہیں ہے جو ہم نے تحریر کیا ہے تو اتباعِ حق میں ہمیں سب سے آگے پائیں گے اور محترم ڈاکٹر صاحب کا بھی قبولِ حق میں کوئی عذر نہیں ہوگا اور وہ حکمِ شرع کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے کے پابند ہوں گے۔

اور فیصلہ کرنے والے علمائے کرام جن دلائل شرعیہ کی بنیاد پر فیصلہ کریں گے ان دلائل کا اجمالی بیان اپنے فیصلہ میں ضرور کریں گے۔اور ان علمائے کرام کا ایک مقام پر جمع ہونا اور اجتماعی نشست میں فیصلہ تحریر کرنا اور مہر اور دستخط ثبت کرنا بھی ضروری ہے۔

دلائل کی تحریریں مطالعہ کے لیے بیشک ہر صاحب کو پہلے ہی ارسال کردی جائیں تاکہ پڑھ کر اچھی طرح غور وفکر کرلیں تو یہ زیادہ مناسب ہے۔

ہمارے موقف کا خلاصہ: قرآن کریم سے یہ حقیقت ثابت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے وحی الٰہی کے ساتھ جو بھی فرمایا وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کا فرمان ہیا آپ ﷺ کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔اور قرآن وحدیث کی روشنی میں اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم ﷺ کا فیصلہ یہی ہے کہ مطالبہ میراثِ نبوی (جس میں مطالبہ فدک بھی شامل ہے) میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خطا پر تھیں یعنی ان کا موقف اور مطالبہ میراث از روئے شرع صواب اور درست نہیں تھا۔اس پر اجماع امت ہے کیونکہ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اس پر اجماع ہے۔اور یہ اجتہادی خطا ہے نہ کہ خطا بمعنی گناہ۔

اور ہم اس پر یقین رکھتے ہیں کہ بفضلہ تعالیٰ ہم نے واقعی شرعی حکم اور شرعی فیصلہ تحریر کیا ہے۔اور ہم یہ بھی واضح کردینا چاہتے ہیں کہ ایسا کوئی شخص نہیں ہوسکتا جو قرآن وحدیث کی روشنی میں اصول وعقائدِ مذہبِ حق اہل سنت وجماعت کی پابندی کرتے ہوئے ہمارے پیش کردہ دلائل شرعیہ سے زیادہ قوی دلائل تو درکنار ان دلائل شرعیہ کے مساوی دلائل کے ساتھ ہی ثابت کردے کہ ہمارا تحریر کردہ شرعی حکم اور شرعی فیصلہ درست نہیں ہے اور اصل شرعی حکم اس کے خلاف ہے۔اور مطالبہ میراث نبوی میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف خطا کی نسبت کرنا از روئے شرع کفر ہے یا گستاخی ہے اور شرعی طور پر اس کی سزا موت ہے قتل یا پھانسی کی صورت میں یا اس کی سزا جیل میں قید کرنا ہے۔

اس لیے ہماری طرف سے ڈاکٹر صاحب کو گستاخ قرار دینے والے اور کفر کا فتویٰ لگانے والے تمام پیر صاحبان اور مولوی صاحبان ودیگر تمام لوگوں کو بلا استثناء چیلنج ہے اس سے نہ کوئی جامعہ مستثنیٰ ہے اور نہ کوئی آستانہ اور نہ ان کے متعلقین سے کوئی فرد مستثنیٰ ہے۔

یہ وضاحت اس لیے کی ہے تاکہ کل کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ ہمیں دلائل شرعیہ پیش کرنے کی دعوت دی جاتی تو ہم دلائل کا انبار لگادیتے۔اس لیے اگر کسی محقق کے پاس دلائل ہیں تو تحریری صورت میں پیش کریں اور اکابر علماء کرام سے فیصلہ کرائیں۔

اور جو شاہ صاحبان اپنی تقریروں میں یہ دعویٰ کررہے ہیں کہ شرعی حکم بیان ہوچکا ہے گستاخی کرنا دلائل سے ثابت کیا جاچکا ہے، وہ سراسر غلط بیانی کررہے ہیں بفضلہ تعالیٰ ہم نے ناروا والی فتوی کی شرعی حقیقت واضح کردی ہے اور ایسے ہی: تم نے کہا: سیدہ جب مانگ رہی تھیں خطا پر تھیں۔ہم نے کہا: جو"خطا پر تھیں" کہے اُس نے کفر کیا، کی شرعی حیثیت بھی بیان کردی ہے۔

اب اگر انہیں اپنی تحقیق کی صحت کا یقین ہے تو اکابر علمائے کرام سے فیصلہ کرائیں کہ ہم نے ان کے فتوئی اور حکم کفر کی جو شرعی حقیقت اور حیثیت بیان کی ہے وہ صحیح ہے یا ان لوگوں کا موقف، تاکہ واضح ہوجائے کہ اس ظلم عظیم کو دلائل شرعیہ کے ساتھ حق ثابت کرنے کا قرض ان لوگوں پر باقی ہے۔اور راقم الحروف کہتا ہے: یہ قرض اُن کے ذمہ تاحیات باقی رہے گا۔شریعت مطہرہ کے فیصلے کے خلاف دھاندلی اور دھوکا دہی، سینہ زوری اور تحکم کا نام شرعی حکم اور شرعی فیصلہ نہیں ہے اور نہ ہی آجکل کے تقریری مناظرہ (جو درحقیقت مجادلہ یا مکابرہ ہوتا ہے) سے مسائل حل ہوتے ہیں۔اس کا پُر وقار اور نتیجہ خیز راستہ یہی ہے کہ تحریری دلائل پر اکابر علمائے کرام سے فیصلہ کرایا جائے۔تاکہ ساری دنیا کو پتہ چل جائے کہ غلطی پر کون ہے اس لیے فوری طور پر ہمیں آگاہ کریں تاکہ باہمی مشاورت سے چند اکابر علماء کا انتخاب کیا جائے۔

اب اگر یہ لوگ شریعت مطہرہ کا فیصلہ اور حق قبول کرلیں، اسلام اور سنیت پر کیے جانے والے اس ظلم سے توبہ کرلیں اور علانیہ اپنی غلطی اور زیادتی کا اعتراف کریں تو اس میں عنداللہ تعالیٰ وعندالناس عزت وعظمت ہے کیونکہ یہ اخلاص کا مظاہرہ ہوگا۔اور اگر اپنی ضد پر ڈٹے رہیں نہ علمائے کرام سے فیصلہ کرائیں اور نہ توبہ کریں تو کوئی صاحب عقل وخرد اسے حق پر ہونا تصور نہیں کرسکتا۔

ان شاء اللہ تعالیٰ دلائل کی دنیا میں، ہم ان حضرات کا کوئی عذر باقی نہیں چھوڑیں گے تاکہ اِتمامِ حجت میں کوئی کمی نہ رہے۔

جاری ہے......................

(امام جلالی کے تجدیدی کارنامے) (قسط نمبر ۳)

مولانا محمد عمران رضا جلالی آف میلسی

اپنا تو یہ جذبہ ہے آصف ہر سانس میں سعی پیہم ہو
نہ تھکنے تھکانے نکلے ہیں نہ سونے سلانے نکلے ہیں

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی سید الانبیاء والمرسلین و علی الہ و اصحابہ اجمعین اما بعد

اسلام ایک جامع، روشن، محفوظ اور علم و بصیرت پر مبنی عالمی اور آفاقی دین فطرت ہے اور قیامت تک آنے والی نسل کیلئے کامل ضابطہ ہدایت ہے۔ آج جبکہ جگہ جگہ عریانی فحاشی کے اڈے قائم ہو رہے ہیں۔ نام نہاد روشن خیالی کا سیلاب طغیانیوں پر ہے فسق و فجور کا آتش فشاں پھٹ رہا ہے۔ بدعملی اور بدعقیدگی کے سوداگر گلی گلی محلے محلے میں داخل ہو چکے ہیں۔ منافقت اور خیانت کی دکانوں پر رش بڑھ رہا ہے۔ ایمان اور امانت کے گاہک کم ہو رہے ہیں۔ دین حق کا معاملاتی حصہ سرد خانے کی نظر ہوتا جا رہا ہے۔ اور غیروں کے قوانین اور ضابطے رواج پا رہے ہیں۔ ایسے ماحول میں اہل حق کی ذمہ داریاں پہلے سے بڑھ جاتی ہیں جو ایک طرف تو قرآن و حدیث اور فقہ و عقائد کا گہرا ادراک و شعور رکھتے ہوں، دوسری طرف عصری تعلیمات سے بھی آراستہ ہوں، جو کسی بھی پلیٹ فارم پر جدت پسندوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پورے اعتماد کے ساتھ بات کریں اور اسلام کی نمائندگی کا حق ادا کریں۔

رب ذوالجلال کے فضل و توفیق سے میرے قائد اس معیار پر پورے اترتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آپ کو صبح و شام بہت کچھ کر گزرنے کا جذبہ نبض تپش آمادہ رکھے ہوئے ہے۔ آپ زیدہ مجدہ مدرس بھی ہیں اور خطیب بھی، شاعر بھی ہیں اور ادیب بھی، شیخ الحدیث بھی ہیں اور مناظر بھی، آپ جسمانی طور پر ہی نہیں، علمی اعتبار سے بھی قد آور شخصیت ہیں، عہد حاضر میں منفرد حیثیت اور مرتبہ و مقام کے حامل ایک مخلص و محقق اور ذی شعور دینی اسکالر ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے امام جلالی زیدہ شرفہ کو علم راسخ، فہم کامل، نظر بالغ، فکر صائب، مزاج متواضع، قلم سیال جیسی متعدد خوبیوں سے مالا مال فرمایا ہے۔ آپ سنجیدہ اور متین قلمکار، غیر جانبدار محقق، منصف مزاج مفتی، حاضر جواب مناظر، درد دل رکھنے والے مبلغ و مصلح اور درجنوں کتابوں کے مصنف ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ زید شرفہ کا تحریر کی صورت میں جو امت مسلمہ کو لٹریچر دیا جا رہا ہے اس کی ایک طویل فہرست ہے۔ کچھ تو وہ ہے جو شائع ہو کر اردو بازار اور مکتبوں تک پہنچا ہوا ہے اور بہت کچھ ابھی وہ ہے جو شائع نہیں ہو سکا۔

اب چند کتابوں کا تذکرہ کریں گے اور کچھ کے نام تحریر کریں گے تاکہ قارئین کرام تک امام جلالی کے تصنیفی کارنامے بھی پہنچیں جس کو پڑھ کر وہ بھی اپنی قیمتی زندگی میں امام جلالی کے کندھوں سے کندھے ملا کر غلبہ حق اور دین کو قائم کرنے کیلئے کوشش کریں۔

غایۃ الحواشی:

علم فقہ میں اتنی کتب تحریر کی گئیں جن کا شمار ممکن نہیں جیسے جیسے زمانہ گزرتا ہے نئے حالات و مسائل جنم لیتے ہیں لہذا تمدنی تغیرات کے ہر دور میں کتب فقہ مرتب ہوتی رہیں۔ ان کی شروحات و حواشی ضبط تحریر میں آئیں جن میں سے مشہور و معروف ''شرح وقایہ'' اور ''غایۃ الحواشی'' نے علمی حلقوں میں شرف قبولیت حاصل کیا۔ اس طرح امام جلالی اطال اللہ عمرہ نے الحافظ الشاہ محمد عنایت قادری علیہ الرحمہ کی شاہکار تصنیف ''غایۃ الحواشی'' پر تحقیق و تخریج و تعلیق کا اہم فریضہ بطریق احسن انجام دے کر علوم عربیہ میں ڈاکٹریٹ کا اعزاز حاصل فرمایا۔ جو کہ عربی زبان میں تین جلدوں پر مشتمل شائع ہو چکا ہے۔

فہم دین:

عقائد سے لیکر عصری علوم تک کوئی موضوع ایسا نہیں جو اس عظیم برکت کتاب میں نہ ہو۔ عقائد و معتقدات کا باب ہو یا اعمال و عبادات کا ذکر ہو، مجاہدات و طریقت ہو یا شریعت و سلوک اور تصوف کا تذکرہ ہو، آداب و اخلاقیات ہوں یا محاسن فضائل کی ابحاث ہوں، تفسیر و حدیث ہو یا فقہ و تفہیم مسائل، حقوق و فرائض ہوں یا حلال و حرام کا معاملہ، کاروبار ہو یا تجارت کا مسئلہ، وہ معاملات ہوں یا ضروریات دین کی بات، وہ معاشیات ہو یا سیاسیات کا طریقہ، اعتقادی و بدمذہبی کا محاسبہ ہو یا اس حوالے سے احقاق حق، وہ موضوع ادب رسالت ﷺ کا ہو یا عقیدہ توحید کا، فکر آخرت کا تذکرہ ہو یا غلبہ اسلام کی فکر، شہادت ہو یا استقامت کا عنوان، اسلام کو درپیش مسائل کا ہوں یا باطل نظریات کے رد کی بات، کام تعمیری ہو یا فلاحی امام جلالی زیدہ شرفہ نے ہر سمت اپنے عظیم قلم سے بیش بہا موتی بکھیرے ہیں جس کی قدر و قیمت کا اندازہ وہی کر سکتا ہے جو ذوق سلیم ان کی کتب کا مطالعہ کرے۔ جن لوگوں نے آپ زیدہ مجدہ کا خطاب نہیں سنا ہو گا وہ بھی یہ بات سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ آپ کا خطاب اور درس کس قدر علمی، مدلل اور جامع ہوتا ہے۔ فہم دین کی اب تک ۲۱ جلدیں منظر عام

پر آچکی ہیں ابھی مزید اس پر کام جاری ہے اللہ تعالیٰ اس کو پایہ تکمیل تک پہنچائے۔(آمین)

خطبات جلالی:

خطبات جلالی یہ کتاب امام جلالی اطال اللہ عمرہ کے حسن تقریر اورفن خطابت میں آپ کے فضائل وکمال کا منہ بولتا ثبوت ہے۔جس میں یقینا فیض جلوہ فرماہے۔مخزن معانی کا بیان،شان کلام،شوکت وضاحت،بحر بلاغت،جلالت خطابت کا حسین مجموعہ ہے۔میدان تقریر کے راہروؤں کے لیئے یقینا ایک مشعل راہ ہے۔یہ کتاب بھی تین جلدوں پر مشتمل شائع ہوکر منظر عام پر آچکی ہے۔لہذا قارئین کرام اس کتاب سے بھی ضرور فائدہ حاصل کریں۔

غائبانہ جنازہ جائز نہیں:

اس کتاب میں امام جلالی کیغائبانہ جنازہ کے ناجائز ہونے پر دلیل وبرھان سے مزین مقالہ جات جو کہ تحقیقات وتصدیقات علمائے اہل سنت کے ساتھ تحریر کیے گئےہے۔اس کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ عوام تو بے خبر ہیں انہیں کوئی جس ڈگر پر چلائے چل پڑیں گے۔دیکھا دیکھی غائبانہ نماز جنازہ رواج چل پڑا اور حدیث شریف سے غلط استدلال کر کے حضور ﷺ کی خصوصیت کا انکار کیا جانے لگا تو اس وقت امام جلالی نے انتہائی محققانہ مقالہ جات تحریر وتقریر کی صورت میں پیش کر کے دین متین کی خدمت کا حق ادا کیا۔اور کئی دلائل وبراھین سے ثابت کیا کہ غائبانہ جنازہ کسی کا بھی جائز نہیں۔امام جلالی حفظہ اللہ تعالیٰ نے ضرورت محسوس کی کہ لوگوں کو مسلک صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طرف متوجہ کیا جائے۔یہ کتاب بھی شائع ہوکر منظر عام پر آچکی ہے۔

فتویٰ فرضیت جہاد کشمیر:

یہ کتاب اصل میں ایک فتویٰ ہے جس میں قرآن وحدیث کی روشنی میں مسلمان بھائیوں کی مدد اور کافروں کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔مقبوضہ کشمیر کےمسلمان جو تقریباًکہتر سالوں سے آزادی کی جنگ لڑ رہے تھے۔2020ء میں انڈیا نے ظلم وبربریت کی انتہاء کر دی کہ مودی کی طرف سے کشمیر کی ریاستی حیثیت ختم کرنے کا اعلان اور پھر کشمیری مسلمانوں پر مسلسل کئی مہینوں سے کرفیو نافذ کر رکھا ہواہے۔اور ان پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا ہے۔لاکھوں کی تعداد میں انڈین فوجیوں نے دن رات ظلم کا بازار گرم کیا ہواہے۔لاکھوں مسلمانوں کو شہید،لاکھوں کو لاپتہ اور ہزاروں کی تعداد میں جیلوں کی سلاخوں میں بند کیا ہواہے۔اسلام کی بیٹیوں کی عزتیں لٹ رہی ہیں۔ان کو خوراک کی تنگی کیساتھ ساتھ مساجد میں نماز پنجگانہ اور جمعہ کی ادائیگی حتیٰ کہ عید پڑھنےسے بھی روک دیا گیا۔ایسی سنگین صورتحال میں پاکستان آزادکشمیر اور باقی مسلمانوں پر جہاد فرض ہو چکا ہے۔امام جلالی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے مظلوم کشمیری مسلمانوں کے حق میں آواز اٹھاتے ہوئےفرضیت جہاد کا یہ فتویٰ صادر کیا جس کو 126 صفحات پر مشتمل کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔

مفہوم قرآن بدلنے کی واردات:

حقیقت یہ ہے کہ ہر حضور ﷺ کا غلام اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرے تاکہ اس پرفتن دور میں جس وقت قرآن وحدیث کے ظاہری استدلالت کی آڑ میں نظریاتی اور فکری آوارگی مسلسل بے لگام ہوتی جارہی ہے۔گرانٹوں پر پلنے والا گمراہ کن وہابی فرقہ جو قرآن میں معنوی تحریف کر کےخود کو قرآن کا عالم ثابت کرنے کی ناجائز کوشش کر رہے ہیں۔اپنے گمراہ کن نظریات کو عام کرنے کیلئے لٹریچر مفت تقسیم کر کے عام لوگوں کو دین سے دور کیا جارہاہے۔اب اس چیز کی ضرورت تھی کہ ان کے اس طرح گمراہ اور باطل نظریات کا ہر سطح پر مقابلہ کیا جائےتو امام جلالی نے کئی قسطوں میں یہ مقالہ کی صورت میں بیان کئے۔جن میں سے پانچ حصے شائع ہوکر مارکیٹ میں موجود ہیں۔

محاسن اخلاق:

یہ کتاب تعمیر سیرت وکردار کیلئے ایک انمول تحفہ ہے۔جوکہ مختلف عنوان یعنی ایثار،تواضع،حیا،رضا،صبر اور عفو ودرگزر پر مشتمل ہے۔امام جلالی کی تحریر آپ کے وسعت مطالعہ کی آئینہ دار ہے۔آپ زیدمجدہ کی اعلیٰ ظرفی ہے کہ وہ اپنےحاصل مطالعہ میں قارئین کو شامل رکھتے ہیں۔آپ زیدشرفہ مطالعہ کے نتائج کو اپنے ضمیر پر نازل کرتے ہیں اور پھر اپنے بے مثال خطاب سے سامعین کے گوش کرتے اور نوک قلم سے قرطاس ابیض پر بکھیرتے چلے جاتے ہیں۔اس کتاب کی شان میں امام جلالی نے یوں ارشاد فرمایا ہے۔

آسیرت وکردار کے اسباق پڑھ کے دیکھ　　خون جگر سے لکھے گئے
اسباق پڑھ کے دیکھ
شاید تیری حیات میں پیدا ہو انقلاب　　اے دیدہ ور محاسن
اخلاق پڑھ کے دیکھ

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان صحابیت:

اس کتاب میں حضرت سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان صحابیت کا بیان ہے۔چونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں رافضی تو سب وشتم کرتے ہی ہیں لیکن افسوس کہ کچھ اہل سنت میں چھپے ہوئے رافضی اور نیم رافضی ٹولے نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

شان کا انکار اور شرف صحابیت کو عام منصب پیش کرتے ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے ادبی کا دھندا کر بیٹھے۔ تو اس وقت چھپے ہوئے رافضیوں کو ننگا کرنا ضروری تھا تو امام جلالی زیدشرفہ نے اس میدان میں بھی تقریر اور تحریر کی صورت میں حق واضح کیا۔

ختم نبوت قران وحدیث کی روشنی میں:

اس کتاب میں امام جلالی زیدمجدہ نے قرآن وحدیث سے جھوٹے مدعیان نبوت بالخصوص مرزا قادیانی اور اس کے ٹولے کا رد کیا ہے۔ اس طرح آپ کی کئی اور چھوٹی و بڑی درجنوں کتابیں حالات حاضرہ کیلحاظ سے مختلف عنوانوں پر مارکیٹ میں موجود ہیں جن میں سے چند کے نام تحریر کیے جاتے ہیں۔

☆ عیدمیلاد النبی ﷺ کی دھوم ☆ توحید وشرک ☆ نظام مصطفی ﷺ ایک مثالی انداز حکمرانی ☆ شان رسالت ﷺ سمجھنے کا ایک ایمانی طریق ☆ یہ شان رسالت ﷺ ہے ذرا ہوش سے بول ☆ تحفظ ناموس رسالت ﷺ ایک فرض اور ایک قرض ☆ مسئلہ حاضر وناظر ☆ رسول اللہ ﷺ کی شجاعت ☆ ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟ ☆ اِنَّمَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کا قرآنی مفہوم ☆ ایک نومسلم کے سوالات کے جوابات ☆ احقاق حق ☆ جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ☆ حق چار یار ☆ ہاں ہم سنی ہیں ☆ ہم اہل سنت وجماعت ہیں ☆ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کا آستانہ ☆ رنج والم سے نجات کا راستہ مع قرآنی آیات کے حیرت انگیز اثرات ☆ فضائل مکہ شریف مع فضائل مدینہ شریف ☆ روزہ کے اسرار ورموز مع ۲۰ رکعت تراویح سنت ہے ☆ فقہ حنفی سنت نبوی ﷺ کے آئینے میں ☆ طلاق ثلاثہ کا شرعی حکم ☆ فکر آخرت ☆ آئمہ محدثین اور اہل قبور سے استمداد ☆ امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہل تشیع حب مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فکر مستقیم ☆ میرے لیے اللہ عزوجل کافی ہے ☆ صلوۃ والسلام پر اعتراض آخر کیوں؟ ☆ فضائل امت محمدیہ ﷺ ☆ چلو ہر سو صداقت کے علم لہراتے جانا ہے ☆ پاکستان کا معنی ومفہوم ☆ والدین بندے کی دنیا میں جنت ☆ انسانی حواس کا صحیح استعمال ☆ رگ ملت اور نشتر تعلیم جدید ☆ خانقاہیں اور لذت اسرار ☆ باپ کی شان اور امتحان ☆ مائیں جب فرمائیں ☆ تربیت اولاد ☆ دختران اسلام کیلئے آئیڈیل کردار ☆ اسلام کی اپنی بیٹیوں سے گفتگو ☆ ایصال ثواب اور گیارہویں شریف کی شرعی حیثیت ☆ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حفاظت دین ☆ تحفظ ختم نبوت میں علمائے اہل سنت کا کردار ☆ یہ ایک سجدہ ہے جسے تو گراں سمجھتا ہے ☆ ایاک نعبدوایاک نستعین کی تفسیر ☆ تصوف ایک خاموش ایمانی تحریک ☆ وسیلہ قرآن وسنت کی روشنی میں ☆ حج کے اسرار ورموز ☆ یہود ونصاریٰ سے ہمارا جداگانہ تشخص ☆ امت توحید عقیدہ توحید کی نگہبان ☆ ہم عقیدہ توحید کے غیور سپاہی ☆ توحید باری تعالیٰ ☆ قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلماں ☆ رہن (گروی) کے مسائل ☆ ناموس رسالت ﷺ کے نگہبان ولولے ☆ تبلیغ دین کے فوائد ☆ ایک عددی زندگی ☆ وصیت کے شرعی احکام ☆ معرفت الٰہی ☆ دوقومی نظریہ ملکی سالمیت کا راز ☆ روح کی طہارت ☆ عظمت اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ☆ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ بحیثیت بانی فقہ ☆ حرمت شراب ☆ رسول اللہ ﷺ کی نماز ☆ مقتدی فاتحہ کیوں پڑھے؟ ☆ رسول اللہ ﷺ بحیثیت مبشر مع معجزہ شق صدر ☆ معراج النبی ﷺ کے نوازشاتی پہلو ☆ محبت رسول ﷺ ☆ تحفظ ناموس رسالت ﷺ سیمینار ☆ نورانیت مصطفی ﷺ کا انکار کیوں؟ ☆ حل مشکلات اور عقیدہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ☆ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علمی ذوق ☆ ترک تقلید کی تباہ کاریاں ☆ ربط ملت اور اہل سنت کی ذمہ داریاں ☆ صراط مستقیم کی روشنی ☆ اصلاح اور اس کا اجر ☆ منصب نبوت اور عقیدہ مومن ☆ فہم زکوۃ ☆ فحش گانوں کا عذاب ☆ جادو کی مذمت ☆ اسلام کو درپیش چیلنجز کا ادراک اور ان کا حل ☆ خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام ☆ شان ولائیت قرآن وحدیث کی روشنی میں ☆ محبت ولی کی شرعی حیثیت ☆ قربانی کے فضائل ومسائل ☆ فقہ حنفی پر چند اعتراضات کے جوابات مع جلسہ استراحت۔

یہ وہ کتابیں ہیں جو مطبوعہ ہیں اور مارکیٹ میں آچکی ہیں لیکن چند کتابیں جو کہ غیر مطبوعہ ہیں ان میں سے چند کے نام قارئین کے نظر کرتا ہوں۔

فہم دین کی جلد نمبر ۱ ۳ ☆ خطبات جلالی جلد نمبر ۴، ۵ ☆ عقیدہ توحید ☆ سنی کا سچ، شیعہ کا جھوٹ ☆ افکار رضا سیمینارز ☆ تفسیر القرآن العظیم ☆ تمہید صحیح بخاری شریف ☆ عظمت وشان سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

اسی طرح امام جلالی حفظہ اللہ تعالیٰ کے شب وروز پاک سرزمین پر انقلاب نظام مصطفی ﷺ، اتحاد اہل سنت کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے، اصلاح معاشرہ اور ملک پاکستان کو مغربی تہذیب اور نام نہاد روشن خیالی کی یلغار سے محفوظ رکھنے کیلئے گزرتے ہیں۔ یہ آپ زیدشرفہ کی تصنیفات کے لحاظ سے کارناموں کا مختصر تذکرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے قائد امام جلالی کو استقامت کے ساتھ عمر خضر عطا فرمائیں اور ہمیں ان کا دست وبازو بننے کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔۔ جاری ہے۔

تکفیری ٹولہ علما برطانیہ کی زد میں

مولانا مفتی محمد زاہد محمود نعمانی قادری جلالی فاضل جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام داروغہ والا لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گزشتہ سال سے عقیدۂ معصومیت کے لحاظ سے امام جلالی زید شرفہ نے جو موقف اختیار کیا، اس کے اثرات نہ صرف دنیائے رفض کے ہر گوشے پر پڑے۔ بلکہ بہت سے ایسے حضرات جو اہل سنت کے لیے سند اور حجت کا روپ دھارے ہوئے تھے، اس ضرب جلالی کے نتیجے میں اپنا رفض اگلنے پر مجبور ہو گئے۔ عوام اہل سنت اچھی طرح جان چکے ہیں کہ ایسے لوگوں کے سرغنہ جناب عرفان شاہ نے کس طرح عوام کو سیدہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام پر جذباتی ماحول میں اپنا گرویدہ کرنے کی کوشش کی اور پھر زمانے کی فاحشہ عورتوں کے گانے سنا کر اپنے مذموم مقاصد کی طرف راہ نکالی۔ تکفیری ذوق میں مشہور اس ہستی نے ہر دور میں شخصی بغض کی بنیاد پر کسی کو کافر قرار دینا زندگی کا نصب العین بنایا۔ ماضی کا ایسا تکفیری ریکارڈ جمع کیا جا چکا ہے جو جلد منظر عام پہ لایا جائے گا، کہ کس طرح انہوں نے زندگی کا ایک حصہ حضرت امام نورانی نور اللہ مرقدہٗ کو معاذ اللہ کافر قرار دینے پر صرف کیا۔ بالکل اسی طرح آج اپنی عمر کے آخری حصے کو امام جلالی زید شرفہ کی معاذ اللہ تکفیر میں صرف کرنا ان کا انجام قرار پایا ہے۔

ان کی علمی قابلیت کا اندازہ تو سارے عالم کو ہو ہی چکا کہ حضرت نے اپنے موقف میں جتنے حوالے دیئے، ''کتاب الثقات'' سے لیکر ''مقامات مظہری'' تک سب جھوٹے ثابت ہوئے۔ جب تک حضرت پاکستان رہے تو ہم نے اللہ کے فضل اور توفیق سے ان کا ہر میدان میں علمی تعاقب کیا۔ کلپس سے لیکر لودھراں کی سڑکوں اور چوراہوں تک، جہاں جہاں انہوں نے للکارا، بندۂ ناچیز ان کے تعاقب میں پہنچا۔ لیکن چالیس چالیس سال مناظروں میں بیٹھنے کا دعویٰ کرنے والے اپنے چیلوں سمیت چھپنے چھپانے میں ہی فخر محسوس کرتے رہے۔ اور ان کا یہ جملہ ''میں اتھے ای آں'' یعنی ''یہاں ہی چھپا بیٹھا ہوں'' مقبول خاص و عام ہوا جس پر حضرت کی شہرت مزید دوبالا ہوئی۔ اور مناظرہ کے اصول و قواعد میں حضرت نے مناظر کو تلاش کرنے کی شرط کا بھی اضافہ کر دیا۔ اور پھر اسی کامیاب چھپنے چھپانے کا جشن فتح بھی منایا۔ ان سب حقائق کا گواہ ایک عالم ہے۔

ان سب حالات کے بعد جناب چھپ چھپا کر برطانیہ پہنچے مگر ذوق تکفیر نے حضرت کو وہاں بھی چین سے نہ رہنے دیا۔ برطانیہ کے عوام اہل سنت کے درجنوں مسائل کو چھوڑ کر اپنے تکفیری نشے میں سرگرداں ہو کر جناب نے وہاں بھی امام جلالی کے خلاف مہم کا آغاز کیا۔ گزشتہ ایام میں آنجناب نے کچھ اجلاس منعقد کیے اور پھر پرانی باتوں کو دہرا کر لوگوں کو امام جلالی زید شرفہٗ کی معاذ اللہ تکفیر پر لوگوں کو اکسانے کی کوشش کی۔ جس کا بھرپور تعاقب ویڈیو کلپس کی صورت میں کیا گیا۔ چنانچہ جناب عالی کی علمی خیانتوں کا ایک مرتبہ پھر راز فاش ہو گیا۔ چشم فلک گواہ ہے اللہ تعالیٰ کا اس اُمت پر یہ احسان عظیم ہے کہ جب بھی کسی فتنے نے سر اٹھایا، اس اُمت کے علماء نے رسول اکرم ﷺ کی وراثت علمی کا حق ادا کرتے ہوئے دین پر پہرہ دیا۔ چنانچہ ان سارے حالات میں بھی خوش آئند بات یہ سامنے آئی کہ حق پرست، اہل درد علمائے اہل سنت نے اپنی ذاتی دلچسپی کی بنیاد پر عرفان شاہ کے فتنے کو محسوس کیا۔ اور اپنی شرعی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے اس کی تکفیری سازشوں کا مقابلہ کرنے کا بھرپور اہتمام کیا۔

اسی سلسلے میں پہلا اجلاس عرفان شاہ کے اقامتی شہر بریڈ فورڈ میں جامعہ اسلامیہ رضویہ میں مناظر اسلام مفتی محمد اسلم بندیالوی صاحب کے ہاں منعقد ہوا۔ جس میں مقامی علمائے کرام نے جناب عرفان شاہ کو دعوت اصلاح دینے کا تہیہ کیا۔ اور مزید کاوشوں کو آگے بڑھانے کا عزم مصصم کیا تاکہ اس فتنہ سے عوام اہل سنت برطانیہ محفوظ رہ سکیں۔ اسی سلسلے کی اگلی کڑی کے طور پر 20 جون کو بولٹن میں محترم المقام مولانا صابر علی صابر صاحب کے ہاں علماء برطانیہ کا بھرپور کنونشن جامعہ علویہ میں منعقد ہوا جس کی بازگشت سوشل میڈیا کے ذریعے پوری دنیا میں سنی گئی۔ اور اس میں حیران کن اور خوش آئند بات یہ تھی کہ بہت سے ایسے افراد اس اجلاس میں شریک ہوئے جن کا گزشتہ 20 سالوں سے اٹھنا بیٹھنا عرفان شاہ کے ہاں تھا۔ اور ان میں جناب عرفان شاہ کے کچھ مخلص مریدین بھی تھے جو اب عرفانی کی نسبت سے قادری نسبت میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ اور اپنے سابق شیخ کو بقول اقبال دعوت اصلاح دے رہے ہیں۔

ے مرید سادہ تو رو رو کے ہو گیا تائب
خدا کرے کہ ملے شیخ کو بھی یہ توفیق

سوشل میڈیا کے ذریعے جو بیانات ہم تک پہنچے، ان میں بڑے واضح لفظوں میں علماء نے نارووال کے ایک جاہل سجادہ نشین کو آڑے ہاتھوں لیا۔ اور واشگاف لفظوں میں کہا کہ جس پیر کو وضو کے فرائض نہیں آتے، اس کے ایماء پر اہل سنت کے عظیم قائد کے خلاف یہ محاذ کھڑا کیا گیا۔ جبکہ بریلی شریف سے لیکر محدث کبیر تک، نیپال سے لیکر بنگال تک، پوری دنیا کے اہل علم و فضل نے اس تکفیری تحریک کی سازش کو ناکام بنانے میں تاریخی کردار ادا کیا۔ اجلاس کے آخر میں چار صفحات پر مشتمل اعلامیہ بھی جاری کیا گیا جس میں واضح طور پر امام جلالی کے لحاظ سے مسئلہ معصومیت کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ لکھا گیا ”انہوں (ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی) نے جب یہ وضاحت کر دی کہ میری مراد خطائے اجتہادی ہے، اب اس بحث کو ختم ہونا چاہیے تھا، مگر شاہ صاحب نے علی پور سیداں نارووال کے جلسہ میں تقریر فرما کر آگ لگا دی“۔

متفقہ اعلامیہ میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ اس اجلاس اور اعلامیہ سے قبل چند مخلص علماء نے عرفان شاہ صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اختلافی مسائل کو اپنے تئیں سلجھانے کی کوشش کی اور فون پر ان سے بات بھی کی جبکہ عرفان شاہ نے اپنی مخصوص روش پر قائم رہتے ہوئے ان اہل درد علماء سے بھی وہی بدتمیزی والا رویہ اپنایا اور اپنے لفظی تیروں سے ان کے دل بھی چھلنی کر دیئے۔ اس کے باوجود مسلک کے تحفظ کی خاطر مسئلہ کو سلجھانے کے لیے بار بار رابطہ کیا گیا مگر چونکہ آنجناب کا تفضیلی نظریہ اہل سنت کے عقائد سے ٹکرا رہا تھا اور حضرت وضاحت کرنے سے عاجز تھے تو آخرکار یہاں بھی جان چھڑانے کے لیے آنجناب نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا ”میں تم سے بات ہی نہیں کرنا چاہتا، تم دفع ہو جاؤ“۔

ان سارے حقائق سے واضح ہوتا ہے کہ علمائے اہل سنت برطانیہ نے سوشل میڈیا پر اپنے موقف کو پیش کرنے سے قبل آپس میں بیٹھ کر دعوت اصلاح دینے کی بھرپور کوشش کی مگر کسی طور پر بھی وہ اپنی خود ساختہ جدید نظریات سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہ ہوئے اور ”میں نہ مانوں“ کے اصول کو ثابت قدمی سے قائم اپنائے رکھا۔ چنانچہ اس کے بعد ہی علمائے کرام نے یہ راست اقدام اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ اور عقیدۂ اہل سنت ان لفظوں میں بیان کیا۔ ”انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام معصوم عن الخطاء ہیں، ان کے بعد کوئی بھی شخص معصوم نہیں۔ اہل بیت اطہار ہوں یا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان میں سے کسی سے بھی صدورِ خطاء ممکن ہے۔ نیز یہ کہ خطائے اجتہادی گناہ نہیں ہوتی بلکہ موجبِ اجر و ثواب ہوتی ہے۔“

ان واضح الفاظ میں عقیدۂ اہل سنت کو بیان کرنے کے بعد اجلاس میں شریک علمائے کرام نے متفقہ اعلامیہ میں سابق حجۃ الاسلام سے پانچ سوالات کیے۔ اور یقیناً اہل سنت کا درد رکھنے والا ہر شخص مسلک کے دفاع کی خاطر یہ سوالات پوچھنے کا حق رکھتا ہے۔ اختصار کے ساتھ وہ سوالنامہ مندرجہ ذیل ہے:

1۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ان الفاظ کے ساتھ مخاطب کرنا ”بھئی تم سے پوچھا کس نے ہے؟“ اور ان الفاظ کو مذاقیہ انداز میں پیش کرنا، کیا ان کی بے ادبی و گستاخی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

2۔ شاہ صاحب! آپ نے علی پور شریف میں تقریر کرتے ہوئے کہا: ”جو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خطاء پر کہے، وہ کافر ہے۔“ اور ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کو "............(مغلظات اور بدترین گالیاں)............" کہا۔ فرمائیے یہ فتویٰ صرف ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی کے لیے ہے یا سب آئمہ و علماء کے لیے ہے جنہوں نے سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف خطائے اجتہادی کی نسبت کی ہے؟

3۔ سید ریاض شاہ نے قرآن پاک کی لفظی و معنوی تحریف کی ہے جو کہ سب کے نزدیک کفر ہے؟ ارشاد فرمائیں کیا آپ نے ان سے تجدید ایمان کروائی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

4۔ اگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف خطائے اجتہادی کی نسبت کرنا بے ادبی و گستاخی ہے تو اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف خطائے اجتہادی کی نسبت کرنا ان کی بے ادبی و گستاخی کیوں نہیں ؟ جبکہ آپ نے خود سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خطاء پر کہا۔

5۔ آپ نے مانچسٹر میں محمود ہزاروی کے بیٹے سے مناظرہ کرتے ہوئے بار بار فرمایا کہ ”محمود ہزاروی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جہنمی کہتا ہے اور وہ خود جہنمی اور کافر ہے۔“ حالانکہ محمود ہزاروی اس وقت مر چکا تھا۔ اب آپ اس کے آستانے پر حاضر ہوئے، اس کے آستانے کا جبہ زیب تن کیا، اس کے بیٹے سے اس کے فضائل سن کر سینہ پر ہاتھ رکھا اور اس کے لیے دعائے مغفرت میں شامل ہوئے، جبکہ اس کے اہل سنت سے خارج ہونے پر بیشمار بڑے بڑے علماء نے دستخط ثبت فرمائے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا محمود ہزاروی سے آپ نے اس کی قبر میں توبہ کروائی تھی؟ جبکہ یہ ناممکن ہے۔ تو کیا آپ اس کی گستاخیوں میں شریک نہیں ٹھہرائے جائیں گے؟

یاد رہے کہ علمائے برطانیہ نے سابق حجۃ الاسلام کو عید الاضحیٰ تک جواب دینے کا ٹائم دیا ہے۔ اگر ان سوالات کا تسلی بخش جواب نہ دیا گیا، تو علمائے برطانیہ نے اپنے سابق حجۃ الاسلام کے خلاف اہل سنت سے اخراج کا فتویٰ دینے کا اعلان کیا ہے۔

حقوق نسواں یا مادر پدر آزادی؟

محترمہ بنت مولانا محمد اسلم صاحب گوڑھا محلہ منڈی بہاؤالدین گجرات

قسط اول:

اسلام ایک ایسا عظیم دین ہے جس نے انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا، قرآن حکیم نے ولقد کرمنا بنی آدم کہہ کر اس کے سر پر عزتوں کا تاج سجایا۔ مرد ہو یا عورت دونوں ہی انسان اور اللہ تبارک وتعالی کی تخلیق کا شاہکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کے ساتھ ان کے اعمال کی بہترین جزا کا وعدہ فرمایا، قرآن حکیم سورۃ النحل میں ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

جو مرد یا عورت نیک عمل کرے اور وہ مسلمان ہو تو ہم ضرور اسے پاکیزہ زندگی دیں گے اور ہم ضرور انہیں ان کے بہترین کاموں کے بدلے میں ان کا اجر دیں گے۔

بالخصوص اللہ تعالیٰ نے عورت کو وہ مقام و مرتبہ عطا فرمایا جو دنیا کے کسی مذہب اور معاشرے نے نہیں دیا، اس نے عورت کو قعرِ مذلت سے نکال کر عزت کے بلند و بالا مقام پر فائز کیا

تاریخ انسانی کا مطالعہ رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ اسلام کا سورج طلوع ہونے سے پہلے .... جزیرہ عرب ہو یا یورپ، مصر ہو یا یونان ہر جگہ عورت ظلم وستم کا شکار تھی ۔

August Bell نے لکھا ہے قدیم دور میں عورت کی حیثیت انتہائی کم درجے کی تھی، اسے جسمانی طور پر مغلوب کر کے قبضے میں رکھا جاتا تھا، خانگی معاملات تک میں بھی اس کی حیثیت نوکروں سے صرف ایک درجہ زائد تھی، اس کے بیٹے اس کے آقا ہوتے تھے جن کی فرماں برداری اس پر لازم ہوتی تھی۔ (عورت اور سماج ص16، ڈاکٹر محمد شمس)

یونان جو تہذیب وتمدن کا عظیم گہوارہ سمجھا جاتا تھا وہاں بھی عورت کی کوئی حیثیت نہ تھی، اس دور کے مشہور یونانی فلسفی سقراط نے کہا تھا، عورت سے زیادہ فتنے کی کوئی چیز نہیں، وہ دفلی کا درخت ہے جو بظاہر بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے لیکن اگر اس کو چڑیا کھا لیتی ہے تو وہ مرجاتی ہے

اسپارٹ کے قانون میں یہ تصریح موجود تھی کہ ضعیف القویٰ شوہروں کو اپنی کم سن بیویاں طاقت ور نوجوانوں کے حبالہ عقد میں دے دینی چاہئیں تا کہ فوج میں قوی سپاہیوں کی تعداد میں اضافہ ہو۔

http://lib bazmeurdu. net

یورپ جو آج مساوات کا دعوے دار ہے وہاں بھی اس دور میں ایسا کوئی قانون موجود نہ تھا جو عورت کو مرد کی زیادتیوں سے پناہ دیتا

(سید جلال الدین، عورت اسلامی معاشرے میں John Stuart mill اپنی کتاب محکومیت نسواں میں لکھتا ہے: انگلستان کے قدیم قوانین میں مرد کو عورت کا مالک تصور کیا جاتا تھا بلکہ وہ اس کا بادشاہ مانا جاتا تھا، شوہر کے قتل کا اقدام اصطلاحا قانونی بغاوت کہلاتا تھا، اگر عورت اسکا ارتکاب کرتی تو اس کی پاداش میں جلا دینے کا حکم تھا

سید قطب لکھتے ہیں: قدیم یورپ بلکہ دنیا بھر میں عورت کی کوئی قدر و منزلت نہ تھی، قدیم فلاسفہ عرصہ دراز تک اس بات پر سر کھپاتے رہے کہ کیا عورت میں روح بھی ہے یا نہیں، اور اگر ہے تو وہ انسانی ہے یا حیوانی؟ (اسلام اور جدید ذہن کے شبہات ص172)

عرب کے مختلف قبائل میں عورت کے حقوق کو نہ صرف پامال کیا جاتا تھا بلکہ اس کے ساتھ وحشیانہ سلوک روا رکھا جاتا تھا، اس سماج میں عورت کی حیثیت فقط ایک جائداد کی تھی، شوہر کے انتقال کے بعد اسے فروخت کر دیا جاتا تھا، بیوی کو جوئے میں داؤ پر لگا دینے کا رواج بھی عام تھا، نیز اسے خاص مدت تک دوسروں کو کرائے پر دینے کی رسم بد بھی عروج پر تھی (عورت اور سماج ص21)

قدیم ہندوستانی معاشرے میں عورت کی مظلومی اور بے بسی کی انتہا یہ تھی کہ اسے شوہر کی چتا پر نذر آتش کر دیا جاتا تھا، بیواؤں کو یہ باور کروایا جاتا تھا کہ ستی ہو جانے کی صورت میں ہی ان کی فلاح ونجات ہے، مہابھارت اور رامائن میں بھی ستی کا ثبوت ملتا ہے، جو بیوائیں خود کو آگ کے سپرد نہیں کرتی تھیں ان پر کئی طرح کی پابندیاں اور سخت اصول وقواعد لاگو تھے، ایسی بیوگان کا حسن مسخ اور سر منڈوا دیا جاتا تھا تا کہ وہ پرکشش نہ لگیں (عورت اور سماج ص43)

یہودیت کے مطابق عورت ناپاک وجود ہے اور کائنات میں مصیبت اسی کے سبب ہے

(اسلام کا معاشرتی نظام، ڈاکٹر خالد علوی، ص466)

انگلینڈ کے آٹھویں بادشاہ Henry - 8 کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنے دور میں یہ قانون پاس کیا ہوا تھا کہ عورت مقدس کتاب انجیل کی تلاوت نہیں کر سکتی، کیونکہ وہ ناپاک تصور کی جاتی تھی۔

قرآن کریم نے عربوں کے عورت کے ساتھ بہیمانہ سلوک کو سورۃ النحل میں اس طرح بیان کیا ہے: وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰی ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِیْمٌ یَتَوَارٰی مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ-اَیُمْسِكُهٗ عَلٰی هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ-اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ . . .

اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصے سے بھرا ہوتا ہے۔ اس بشارت کی برائی کے سبب لوگوں سے چھپا پھرتا ہے۔ کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا؟ خبردار! یہ کتنا برا فیصلہ کر رہے ہیں۔

مزید قرآن حکیم نے عورت کے حوالے سے ان کی ظالمانہ رسومات کا بیان سورۃ انعام میں اس طرح کیا ہے: وَ قَالُوْا مَا فِیْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَ مُحَرَّمٌ عَلٰۤی اَزْوَاجِنَا-وَ اِنْ یَّكُنْ مَّیْتَةً فَهُمْ فِیْهِ شُرَكَآءُ-سَیَجْزِیْهِمْ وَصْفَهُمْ-اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ

اور کہتے ہیں ان مویشیوں کے پیٹ میں جو ہے وہ خالص ہمارے مردوں کیلئے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ مرا ہوا ہو تو پھر سب اس میں شریک ہیں۔ عن قریب اللہ انہیں ان کی باتوں کا بدلہ دے گا۔ بے شک وہ حکمت والا علم والا ہے۔

اب آیئے عورت کے ساتھ اس دور کی ان سفاکانہ بدسلوکیوں کے مقابلے میں اسلام کے طرزِ عمل کا جائزہ لیتے ہیں کہ اس نے عورت کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

اسلام نے سب سے پہلے تو اس حقیقت کو اجاگر کیا عورت و مرد دونوں ایک ہی فرد (آدم) سے وجود میں لائے گئے، ارشاد ربانی ہے خلقکم من نفس واحدۃ دوسرے مقام پر فرمایا خلق منہا زوجہا یعنی اسی فرد (آدم) سے اس کا جوڑا بنایا .. پس معلوم ہوا کہ تخلیق کے لحاظ سے عورت مرد کے وجود کا حصہ ہے.

اسلام نے عورت کو باعزت زندگی کا پورا پورا حق بخشا، اس کی زندگی کے ساتھ کھیلنے والوں سے بروز قیامت سخت حساب کی وعید سنائی، ورنہ اسے تو بہت سے لوگ پیدا ہوتے ہی شرم کے مارے زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔

وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىٕلَتْ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ

اور جب زندہ دفن کی گئی سے پوچھا جائے گا کس گناہ کے سبب ماری گئی؟

اللہ تعالی نے سورہ اسراء میں اولاد کے قتل کو گناہ کبیرہ قرار دیتے ہوئے اسے قابل سزا شرعی جرم قرار دیا، فرمایا: وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ-نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِیَّاكُمْ-اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِیْرًا

اور غربت کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی، بیشک انہیں قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرین لکھتے ہیں۔

زمانہ جاہلیت میں بہت سے اہلِ عرب اپنی چھوٹی بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے، امیر تو اس لئے کہ کوئی ہمارا داماد نہ بنے اور ہم ذلت و عار نہ اٹھائیں ... جبکہ غریب و مفلس اپنی غربت کی وجہ سے کہ انہیں کھلائیں گے کہاں سے (خازن، الاسراء، تحت الآیۃ : ، / ، نور العرفان، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ : ،ص، ملخصاً)

اگرچہ جرم تو دونوں گروہوں کا گھناؤنا تھا، جس کی قرآن و حدیث کے متعدد مقامات پر مذمت کی گئی ہے لیکن اس آیت میں بطورِ خاص غریبوں کو اس ذلیل حرکت سے منع کیا گیا ہے۔

اسلام نے عورت کو ماں، بہن، بیٹی، بیوی، خالہ، پھوپھو .. ہر لحاظ سے عزت بخشی، ان کے باقاعدہ حقوق متعین فرمائے اور ان پر کیے جانے والے مظالم سے انہیں کامل نجات بخشی۔

حضور اکرم نورِ مجسم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچیوں کی پرورش کرنے پر عظیم بشارتیں عطا فرمائیں:

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا جس کی پرورش میں دو لڑکیاں بالغ ہونے تک رہیں، وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ اس طرح پاس پاس ہوں گے، ساتھ ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی انگلیاں ملا کر دکھائیں کہ اس طرح۔

(مسلم، کتاب البرّ والصلۃ والآداب، باب فضل الاحسان الی البنات]

ایک اور موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹیوں کی پرورش اور حسن سلوک پر جنت کی بشارت عطاء فرمائی ..

حضرت عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کی لڑکی ہو اور وہ اسے زندہ درگور نہ کرے اور اس کی توہین نہ کرے اور اپنے بیٹوں کو اس پر ترجیح نہ دے تو اللّٰہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

(ابوداود، کتاب الادب، باب فی فضل من عال یتیماً، / ، الحدیث :

جاری ہے.........

ماہِ ذوالقعدۃ کے فضائل ومسائل

مولانا محمد اکمل جلالی آف مظفر گڑھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلي و نسلّم علیٰ رسولہ الکریم أمّا بعد!

ماہ ذوالقعدہ اسلامی مہینوں میں سے گیارواں مہینہ ہے۔اس ماہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سے فضائل وکمالات کا منبع بنایا ہے۔انہیں میں سے ایک فضیلت یہ ہے کہ یہ ماہِ مقدس حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے۔

وجہ تسمیہ: حرمت والے مہینوں میں سے پہلا مہینہ ذوالقعدہ کا ہے۔ اور یہی اس کے نام کی وجہ ہے کہ ''**وانها سمي "ذو القعدة" لقعودهم في رحالهم عن الغزو**''... اس کو''ذوالقعدہ'' کا نام دیا گیا کیونکہ اہل عرب اس ماہ میں جنگ وجدال سے گھر بیٹھ جاتے تھے۔

(الأيام والليالي والشهور، رقم الصفحة:46)

یعنی یہ وہ مقدس مہینہ ہے کہ پہلے جہاں ہر وقت خون ریزی کا بازار گرم ہوتا، کتنے بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہوتی تھیں، کئی کئی قبائل اجڑ جاتے تھے، وہاں جب اس ماہ کی آمد ہوتی تو ہر کسی کی جان کو تحفظ مل جاتا، عزت مل جاتی تھی۔ اور یہ سب سرور کائنات، مفخر موجودات، زینت بزم کائنات، احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفی ﷺ کی آمد کا تصدق تھا۔

حرمت والے مہینوں کا بیان:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ **{منها أربعة حرم}** ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ان چار ماہ کا کتاب اللہ میں اجمالاً تو ذکر ہے مگر وضاحت اور تعین کتاب اللہ میں مذکور وموجود نہیں ہے۔ کتاب اللہ کے بعد سنت رسول ﷺ کا درجہ ہے لہٰذا اس کی وضاحت ہم حدیث رسول ﷺ سے لیتے ہیں۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: **قال رسول اللہ ﷺ انّ الزمان قد استعار كهيئة يوم خلق الله السمٰوٰت والأرض السنة اثنا عشر شهرا منها أربعة حرم ثلاث متواليات ذو القعدة و ذو الحجة و المحرم و رجب مضر الذي بين جمادى و شعبان۔ (صحيح البخاري، رقم الحديث 4662)** ......

''حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصل شکل پر آچکا ہے، جب اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا تھا۔سال کے بارہ مہینے ہیں۔ ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ان میں سے تین متصل ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہیں اور قبیلۂ مضر کا رجب جو کہ جمادیٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔''

رسول اکرم، نور مجسم، شفیع معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا: **اكرموا ذي القعدة فانه اول من شهور الحرم** ... ماہ ذیقعدۃ کی تعظیم وتکریم کرو کیونکہ یہ حرمت والے مہینوں میں سے پہلا مہینہ ہے۔ چنانچہ ماہ ذیقعدۃ کی عزت وتکریم کرنا یہ حکم نبوی ﷺ پر عمل کرنا ہے۔

شرعی حکم:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''**فلا تظلموا فيهن أنفسكم**'' کہ ان ماہ میں اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ ہر چند کہ ظلم کسی ماہ میں بھی جائز نہیں ہے، مگر چونکہ یہ ماہ حرمت والے ہیں اس لیے ان مہینوں میں گناہ کرنا زیادہ شدت سے ممنوع ہے۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ متبرک اوقات میں معصیت کی برائی شدید تر ہوتی ہے اور اسی طرح متبرک اوقات میں طاعت کا اجر وثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔ اس لیے یہ مہینہ بھی دوسرے مہینوں کی نسبت متبرک اور پاکیزہ ہے لہٰذا اس میں گناہ کرنے کی سزا زیادہ شدید اور نیکی پر اجر وثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔

بہار شریعت میں صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ذوالقعدۃ بھی ان پانچ مہینوں میں سے ایک ہے جن کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے، وہ پانچ مہینے یہ ہیں: (1) شعبان المعظم (2) رمضان المبارک (3) شوال المکرم (4) ذوالقعدۃ (5) ذوالحجہ

(بہار شریعت، 974/1، حصہ:5)

ماہ ذی قعدہ کے تاریخی واقعات:

ماہ ذوالقعدۃ الحرام کو کئی تاریخی نسبتیں حاصل ہیں، یہ مبارک مہینہ اپنی برکتوں، رحمتوں اور عظمتوں کے سبب زمانہ جاہلیت اور اسلام کی آمد کے بعد بھی ہر زمانے میں مقبول رہا ہے۔ آیئے اس ماہ کی چند خصوصیات وتاریخی واقعات ملاحظہ فرمائیں:

{1} اس ماہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ سرورِ کونین ﷺ نے اپنی عمر کے تمام عمرے اس ماہِ مقدس میں ادا فرمائے جیسا کہ حدیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ...... **اعتمر رسول اللہ ﷺ أربع عمر كلّهن في ذي القعدة الا التي كانت مع**

حجته: عمرةً من الحديبية في ذي القعدة و عمرةً من العام المقبل في ذي القعدة، و عمرة من جعرانه حيث قسم غنائم حنين في ذي القعدة، و عمرة مع حجته۔ متفق عليه۔ (مشكوٰة المصابيح، رقم الحديث:2518)......

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے ہیں۔ وہ تمام ذوالقعدہ میں تھے۔ سوائے اس عمرہ کے جو آپ ﷺ نے حج کے ساتھ کیا، آپ ﷺ نے ایک عمرہ حدیبیہ سے ذوالقعدہ میں کیا اور ایک عمرہ اگلے سال ذوالقعدہ میں کیا اور ایک عمرہ جعرانہ سے جہاں آپ ﷺ نے حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا وہ بھی ذوالقعدہ میں اور ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ کیا"۔ اس ماہ کو یہ شان بھی حاصل ہے کہ حج کے تین ماہ ہیں۔ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن۔ تو اس اعتبار سے یہ مہینہ حج کے مہینوں میں سے بھی ایک ہے۔

{2} اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...... **"وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَ قَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَ اَصْلِحْ وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ" (الأعراف:142)...**

"اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں دس اور بڑھا کر پوری کیں تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام سے کہا میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا۔"

......ان دنوں کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ کس ماہ کے ہیں، لیکن **"فالأكثرون على أن الثلاثين هي ذو القعدة و العشر عشر ذي الحجة"** یعنی اکثر کے نزدیک تیس دن ذوالقعدہ سے اور دس دن ذوالحجہ کے ہیں۔ **(تفسير ابن كثير، سورة الاعراف، آية142)......**

یہ وعدہ اللہ کریم نے یکم ذوالقعدہ کو کیا جیسا کہ کتاب عجائب الموجودات و غرائب الحیوانات میں امام زکریا قزوینی نے ذکر فرمایا...... **في اليوم الأول وعد الله تعالىٰ موسىٰ صلوات الله عليها ثلثين ليلة ...** اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تیس راتوں کو وعدہ ذی قعدہ کی یکم کو کیا۔

{3}......امام زکریا بن محمود قزوینی فرماتے ہیں...... **"في الخامس رفع ابراهيم القواعد من البيت و اسمعيل صلى الله عليهما"...** اس ماہ کی پانچ تاریخ کو ابراہیم اور اسماعیل صلی اللہ علیہما نے کعبہ بیت اللہ کی بنیاد رکھی"

{4}...... **"في السابع انفلق البحر لموسى"** اللہ تعالیٰ نے سات ذوالقعدہ کو موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو بحر قلزم میں رستہ دیا اور اس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم نے فرعون اور اس کے لشکریوں سے نجات پائی۔

{5}... **"في الرابع عشر خرج يونس من بطن الحوت...** اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات عطا فرمائی تو اس وقت ذی قعدۃ کی چودہ تاریخ تھی۔

{ 6} ... **"في التاسع عشر أنبت الله تعالىٰ عليه شجر اليقطين...** ذوالقعدۃ کی انیس تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کے لیے کدو شریف کا درخت اگایا جس سے آپ علیہ السلام سایہ اور غذا حاصل کرتے تھے۔

(كتاب عجائب المخلوقات و غرائب الموجودات، رقم الورقة:81)

ماہ ذیقعدۃ کی نفلی عبادات: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **من صام صوما من ذي القعدة كتب الله له بكل ساعة منه ثواب حج مقبول و بكل نفس ينفسه الصائم ثواب عتق رقبة...** یعنی جس نے ذیقعدۃ کے ماہ مبارک میں کسی بھی دن کا روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر ساعت کے بدلے میں ایک مقبول حج کا ثواب اور اس کے ہر سانس کے بدلے میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھ دے گا۔ **[اعمال و فضائل، صفحة:114]**

جو شخص ماہ ذوالقعدۃ کی ہر رات میں دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے سورۃ اخلاص تین بار پڑھے تو اس کو ہر رات میں ایک شہید اور ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

[ركن دين، صفحة:175، ملخصاً] [فضائل الشهور]

جو کوئی اس مہینے میں ہر جمعہ کے دن چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اکیس (21) بار سورۃ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے حج اور عمرے کا ثواب لکھتا ہے۔

[ركن دين، صفحة:175، ملخصاً]

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے نیک بندوں میں شامل فرمائے اور ہمیں اپنے احکام پر عمل کرتے ہوئے صراط مستقیم پر استقامت سے چلتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ماہ ذوالحج شریف کے فضائل ومسائل

مولانا مفتی محمد عبدالکریم جلالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امت مسلمہ ہر سال ماہ ذی الحج کی دس، گیارہ اور بارہ تاریخ کو جو قربانی کرتی ہے یہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما الصلوۃ و السلام کی عظیم یادگار ہے۔ جسے اس امت کے لئے باقی رکھا گیا۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تمھارے باپ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی سنت ہے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ ان میں ہمارے لئے کیا اجر ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اون کے بارے میں کیا حکم ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اون کے (بھی) ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے۔

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۳۱۲۷)

{عید کے دن افضل عمل}: حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عیدالاضحیٰ کے دن قربانی کے جانور کا خون بہانے سے زیادہ اللہ تعالی کو کوئی عمل محبوب نہیں ہے۔ اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، اپنے بالوں اور اپنے کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالی کے پاس مقام قبول تک پہنچ جاتا ہے لہذا تم خوش دلی سے قربانی کیا کرو۔ (سنن ترمذی رقم الحدیث ۱۴۹۳)

{قربانی کے واجب ہونے کی شرائط}: قربانی کے واجب ہونے کی چار شرطیں ہیں ان میں سے اگر ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو قربانی کرنا واجب نہیں۔ اور وہ شرطیں مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱): مسلمان ہونا (۲) مقیم ہونا (۳) مالک نصاب ہونا (۴) بالغ ہونا

{شرائط کی وضاحت}: (۱) مسلمان ہو، غیر مسلم پر واجب نہیں (۲) مقیم ہو، مسافر پر واجب نہیں (۳) مالک نصاب ہو، مالک نصاب ہونے کا مطلب یہ ہے اس شخص کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی یا اتنی مالیت کی رقم یا اتنی مالیت کا سامان تجارت یا اتنی مالیت کا ضروریات زندگی سے زائد سامان ہو مگر وہ ایسا مقروض نہ ہو کہ قرض ادا کرے تو ذکر کردہ نصاب باقی نہ رہے ضروریات زندگی سے مراد وہ چیزیں ہیں کہ جن کی عموما انسان کو ضرورت ہوتی ہے اور ان کے بغیر گذر اوقات مشکل ہوتا ہے جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سواری، علم دین سے متعلق کتابیں اور پیشے سے متعلق اوزار وغیرہ۔ ہمارے گھروں میں بے شمار چیزیں ایسی ہیں جو حقیقتا ضروریات زندگی کے سامان میں داخل نہیں جیسے ٹی وی، وی سی آر ایسے کپڑے جنکو سردی گرمی میں پہننا ترک کر دیا ہو، ڈیکوریشن پیس وغیرہ اگر ان کی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر پہنچ گئی تو قربانی کرنا واجب ہے (۴) بالغ ہو، نابالغ پر قربانی واجب نہیں اگرچہ وہ صاحب نصاب ہی کیوں نہ ہو۔

نوٹ: قربانی کی یہ شرائط دس ذی الحج کے طلوع صبح صادق سے لیکر بارہ ذی الحج کے غروب آفتاب تک کسی بھی وقت پائی گئیں تو قربانی کرنا واجب ہو جائے گا۔ لہذا اگر کوئی شخص پورا سال مالک نصاب رہا لیکن قربانی کے ان مخصوص دنوں میں مالک نصاب نہ رہا تو اس پر قربانی واجب نہیں اور اگر کوئی شخص پورا سال فقیر ومحتاج رہا لیکن ان دنوں میں مالک نصاب ہو گیا تو اس پر قربانی واجب ہے۔

{قربانی کے جانور}: شرعی اعتبار سے قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں۔ اونٹ، گائے اور بکری۔ ان تینوں قسموں میں ان کی نوعیں بھی داخل ہیں چنانچہ نر، مادہ، خصی اور غیر خصی سب کا حکم یکساں ہے یعنی ان سب کی قربانی ہوسکتی ہے۔ یاد رہے کہ بھیڑ (نر و مادہ) اور دنبہ (نر و مادہ) بکری کے حکم میں ہیں اور بھینس (نر و مادہ) کی قربانی بھی

جائز ہے کیونکہ یہ گائے کی قسم سے ہے۔

{قربانی کے جانوروں کی عمریں}: اونٹ کم از کم پانچ سال، گائے کم از کم دو سال، بکری کم از کم ایک سال کی ہو۔ جانور اگر مقررہ عمر سے کم ہو تو قربانی نہیں ہوگی اور اگر زیادہ عمر کا ہو تو قربانی جائز ہوگی بلکہ افضل ہے۔ البتہ دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال کا لگے تو اس کی قربانی جائز ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صرف مُسِنَّہ یعنی ایک سال کی بکری، دو سال کی گائے اور پانچ سال کے اونٹ کی قربانی کرو ہاں اگر تم کو دشوار ہو تو چھ سات ماہ کا دنبہ یا مینڈھا ذبح کرلو۔ (مسلم شریف رقم ۱۹۶۳)

{قربانی کے جانوروں میں شراکت}: بکری، بکرا، بھیڑ، مینڈھا اور دنبہ وغیرہ میں صرف ایک شخص کی طرف سے قربانی ہوگی۔ اگر اس میں دو یا دو سے زیادہ آدمی شریک ہوئے تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی۔ جبکہ گائے، بھینس، بیل، بھینسا، اونٹ اور اونٹنی کی قربانی ایک آدمی بھی کرسکتا ہے اور ان میں شرکت بھی ہوسکتی ہے۔ شرکت کی صورت میں سات حصے ہونا ضروری ہے اگرچہ حصہ دار سات سے کم ہوں کہ کسی کا ایک حصہ، کسی کے دو اور کسی کے تین حصے لیکن ان میں سے کسی کا حصہ بھی ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔ وگرنہ کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی۔ (بہار شریعت ۵۴۵)

{شرکاء کے چند اہم مسائل}: شرکاء میں سے کسی ایک کی نیت فقط گوشت حاصل کرنے کی ہو قربانی کی نہ ہو تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی اس لئے پہلے یہ اطمینان کرلیں کہ سب شرکاء کی نیت قربانی کی ہے (شرح مسلم نووی ج ۲ ص ۴۲۴) شرکاء میں سے کچھ قربانی اور کچھ عقیقہ کرنے کی نیت کرلیں تو یہ درست ہے۔ شرکاء کے لئے ضروری ہے کہ گوشت وزن کرکے تقسیم کریں اندازے سے تقسیم نہ کیا جائے۔ (بہار شریعت ص ۵۵۶)

{جانوروں کے اوصاف}: مستحب یہ ہے کہ قربانی کا جانور خوبصورت، خوب موٹا اور بڑا ہو اور ہر قسم کے عیب سے خالی ہو

{جن جانوروں کی قربانی جائز نہیں}: وہ عیوب جن کی وجہ سے قربانی نہیں ہوتی مندرجہ ذیل ہیں۔ جن کی ناک کٹی ہو، جانور اندھا یا کانا ہو، جس کے پیدائشی دونوں یا ایک کان نہ ہو، چھوٹے کانوں والے کی قربانی جائز ہے، جس کا کان تہائی حصہ سے زیادہ کٹا ہو، تہائی سے کم ہو تو قربانی جائز ہے جس کے دونوں یا ایک سینگ اگنے کے مقام سے ٹوٹا ہوا ہو، لہٰذا اگر سینگ اوپر سے ٹوٹا ہوا ہو یا پیدائشی سینگ نہ ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ جس کی دم یا چکی تہائی سے زیادہ کٹی ہو، اتنا لاغر و کمزور ہو جس کی ہڈیوں میں مغز (یعنی گودا) نہ ہو، لنگڑا جو قربان گاہ تک چل کر نہ جاسکے، جس کے دانت نہ ہوں، جس بکری کا ایک تھن یا گائے کے دو تھن کٹے ہوئے یا خشک ہوں، جس جانور میں اس حد تک جنون ہو کہ چرتا بھی نہ ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں، اگر قربانی کرتے وقت جانور اچھلا، کودا جس کی وجہ سے عیب پیدا ہوگیا تو اس کی قربانی جائز ہے۔

{آداب قربانی}: قربانی خالصۃً اللہ تعالی کی رضا حاصل کرنے کے لئے کریں دکھلاوے اور ریا سے مکمل اجتناب کریں، قربانی کے جانور کو ذبح کرنے سے پہلے چارہ کھلائیں، پانی پلائیں، بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں۔ جانور کو لٹانے سے پہلے چھری تیز کرلیں، لٹانے کے بعد تیز کرنا مکروہ ہے۔ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کریں، اگر اچھی طرح ذبح کا طریقہ جانتے ہیں تو خود ذبح کریں ورنہ دوسرے سے کروائیں اور خود قربانی کے وقت حاضر رہیں۔

{ذبح کرنے کا طریقہ}: جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ اس کا منہ قبلہ شریف کی طرف ہو پھر دایاں پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر یہ دعا پڑھیں، اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ یہ پڑھ کر جانور ذبح کریں۔ جو رگیں ذبح میں کاٹی جاتی ہیں وہ چار ہیں (۱) حلقوم وہ رگ جس میں سانس آتی ہے۔ (۲) مری اس سے کھانا پانی اترتا ہے۔ (۳، ۴) حلقوم اور مری کے اردگرد دو رگیں جن میں خون کی روانی ہوتی ہے۔ ذبح میں ان چار رگوں میں سے تین کٹ جائیں یا چاروں میں سے ہر ایک کا زیادہ حصہ کٹ جائے تو جانور حلال ہوگا۔ اور اگر آدھی رگ کٹی اور آدھی باقی رہ گئی تو حلال نہیں ہوگا اس لئے

جانور ذبح کرتے وقت اس کا خیال رکھیں ۔ اور ذبح کے بعد یہ دعا پڑھیں ، اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ ﷺ اور دوسرے کی طرف سے قربانی کریں تو مِنِّی کی بجائے مِنْ کہہ کر اس کا نام لیں اور جب تک جانور اچھے طریقے سے ٹھنڈا نہ ہو اس کی کھال اتارنا شروع نہ کریں۔

{جانور کے حرام و ممنوع کردہ اعضاء}: جانور کے وہ اعضاء جن کا کھانا حرام و مکروہ تحریمی ہے ۔ رگوں کا خون ، پتا ، مثانہ ، علامات نر و مادہ یعنی ان کی شرمگاہیں ، خصیے کپورے ، غدود ، حرام مغز ، گردن کے دو پٹھے جو شانوں تک کھینچے ہوتے ہیں ، تلی کا خون ، گوشت کا خون جو ذبح کے بعد گوشت سے نکلتا ہے ، دل کا خون ، پاخانہ کا مقام ، اوجھڑی ، آنتیں ، نطفہ ، وہ نطفہ جو خون ہو گیا یا گوشت کا لوتھڑا ہو گیا یا وہ نطفہ پورا جانور بن گیا اور مردہ نکلا یا بے ذبح مر گیا۔

{گوشت کی تقسیم}: مستحب یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کریں ایک حصہ فقراء کو دیں دوسرا حصہ دوست احباب اور عزیز و اقارب کو دیں اور تیسرا حصہ اپنے گھر والوں کے لئے رکھیں ۔ اگر کسی شخص کے اہل و عیال بہت زیادہ ہیں اور وہ صاحب وسعت نہیں تو بہتر یہ کہ وہ سارا گوشت اپنے بال بچوں کے لئے رکھ لے ۔ قربانی کا چمڑا ، اسکی جھول ، رسی ، اور گلے میں ڈالے جانے والے ہار کو صدقہ کر دیں ۔ قربانی کا چمڑا یا گوشت یا اس کی کوئی چیز قصاب یا ذبح کرنے والے کو بطور اجرت دینا جائز نہیں۔

{قربانی اور ایصال ثواب}: اپنی طرف سے قربانی کرنے کے ساتھ فوت شدہ والدین اور بہن بھائی کے ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنا جائز ہے اور خصوصا نبی کریم ﷺ کے ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنا بہت بڑی سعادت کی بات ہے ۔ حضرت حنش رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ بے شک مجھے رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ میں ان کی طرف سے قربانی کیا کروں ۔ لہذا میں آپ ﷺ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں ۔ (سنن ابی داؤد رقم الحدیث ۲۷۹۰)

{اظہار ناراضگی}: جو مسلمان صاحب استطاعت ہونے کے باوجود جان بوجھ کر قربانی نہیں کرتا وہ سخت گنہگار ہے اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ ناراضگی کا اظہار فرمایا ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو قربانی کی طاقت رکھتا ہو لیکن وہ قربانی نہ کرے تو ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے ۔ (سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۳۱۲۳)

{قربانی کرنے والے کیلئے مستحب عمل}: قربانی کرنے والے کے لئے مستحب اور افضل عمل یہ ہے کہ ذوالحج کا چاند طلوع ہونے کے بعد اپنے بال اور ناخن وغیرہ نہ کاٹے ۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب ذوالحج شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کرنے کا ارادہ کرے تو اپنے بال اور ناخنوں کو بالکل نہ کاٹے ۔ (مسلم شریف رقم الحدیث ۱۹۷۷)

{غریب کے لئے قربانی کا ثواب}: رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے غریب اور نادار لوگوں کے لئے یہ آسانی پیدا فرمائی ہے کہ اگر کوئی قربانی کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو حصول ثواب کے لئے وہ عید کے دن اپنے بال اور ناخن کاٹ لے اور زیر ناف بال مونڈ لے تو اس کو قربانی کا ثواب مل جائے گا ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے عید کے دن اللہ تعالی نے قربانی کا حکم دیا ہے اور اس دن کو اللہ تعالی نے اس امت کے لئے عید بنایا ہے اس آدمی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر میرے پاس کوئی اضافی جانور نہ ہو تو میں گھر میں دودھ دینے والی گائے یا بکری کی قربانی کر دوں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں (عید کے دن) اگر تو اپنے بال کاٹ لے، ناخن اتارے، مونچھیں پست کرلے اور زیر ناف بال مونڈ لے تو تجھے پوری قربانی کا ثواب مل جائے گا ۔ (سنن نسائی رقم الحدیث ۴۳۷۰)

اللہ تعالی ہمیں دینی مسائل سیکھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

بجاہ سید المرسلین ﷺ

مرکز صراط مستقیم علم وحکمت کا گہوارہ

مولانا مفتی محمد عبدالکریم جلالی

میرے پیر ومرشد قبلہ کنزالعلماء حضرت علامہ مفتی محمد اشرف آصف جلالی صاحب دامت برکاتہم العالیہ مدارس اوراس میں فیضان علم وحکمت کے بارے کیا خوب ارشاد فرماتے ہیں: ''معلم انسانیت، محسن آدمیت سید عالم ﷺ نے ایک ایسے ماحول میں چراغ حق روشن کیا کہ جہاں ہر طرف جہالت کی تیرگی چھائی ہوئی تھی اطراف واکناف میں اندھیرے ڈیرے جمائے ہوئے تھے آپ نے ماحول اور معاشرے کے ہر گوشے سے اندھیرے کافور کرنے کے لئے کمر ہمت باندھ لی۔خالق کائنات جل جلالہ کی طرف سے آپ ﷺ کا تعارف یوں کرایا گیا۔وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُزَکِّیْھِمْ (سورۃ البقرۃ رقم الآیۃ:129)

کہ آپ لوگوں کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں اوران کا تزکیہ کرتے ہیں سید عالم ﷺ نے خود اوپنے اس عزم کا اظہار یوں فرمایا: وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا (سنن ابن ماجہ باب فَضْلِ الْعُلَمَاءِ وَالْحَثِّ عَلٰی طَلَبِ الْعِلْمِ رقم الحدیث:225)
اور مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا۔یعنی میری بعثت کا عظیم مقصد تعلیم دینا ہے۔لہٰذا اس شمع حق کی ضیاء پاشیوں نے قلوب واذہان پر چھائی ہوئی تیرگی کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔روشنیوں کی فوجیں ہر طرف حملہ آور ہوئیں۔صرف عرب کے صحراؤں سے ہی جہالت کو شکست فاش نہ دی بلکہ ایشیاء ویورپ سے بھی اسے دیس نکالا دیا۔نورعلی نور کی تنویر نے کائنات کی تقدیر بدل ڈالی، جہاں زیست کو ایسا معلم نصیب ہوا جس کے علم ومعرفت کے بادل ہر نشیب وفراز پر برسے ،برسوں سے علم وحکمت کی پیاسی اراضی نے لپک کر ایک ایک قطرے کو اپنے سینے میں سمو لیا۔قوت حافظہ کی وسعتیں، دامن دماغ کے میدان اور ضبط وذہانت کے حصار اس ماءِ طہور کو محفوظ کرتے رہے۔چنانچہ صحراءِ عرب کے بادیہ نشین رحمۃ للعالمین ﷺ کی وراثت کے امین بن گئے۔وہ صرف عالم عرب کے رخشندہ آفتاب نہ تھے بلکہ اشبیلیہ، قرطبہ، غرناطہ اور طلیطلہ جیسی عظیم یونیورسٹیوں کے بانی بھی تھے اور پھر وہ ایسی وراثت تھی کہ تقسیم ہونے سے بڑھتی چلی گئی آج بھی روئے زمین پہ ہزاروں جامعات اس کی تقسیم میں مصروف ہیں''

تعلیم وتعلم کے اس سلسلے کی سنہری کڑی مرکز صراط مستقیم تاج باغ لاہور ہے جس میں علم وحکمت کی نہریں خوبصورت انداز میں تشنہ کام خطوں کی طرف بڑھتی رہتی ہیں اور مشکوۃ قدسی صفات کے مصباح سے دیے روشن ہوتے چلے جارہے ہیں۔

اسلام کی آفاقی تعلیمات کا علمبردار، علوم قرآن وسنت کا عظیم دینی ادارہ، تعلیمی، تربیتی، تحقیقی اور تصنیفی شعبہ جات کا گہوارہ، قلعہ اہل سنت مرکز صراط مستقیم کا قیام 2014ء ستمبر کے مہینے میں عمل میں لایا گیا۔

اس مرکز کا باقاعدہ افتتاح 7 ذیقعد 1435ھ، 3 ستمبر بروز بدھ 2014ء کو ہوا۔ افتتاح کے موقع پر پیر طریقت حضرت پیر ولید احمد جواد شرقپوری نے صدارت کی۔قبلہ قائد محترم ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی نے روح پرور خطاب کے ذریعے بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے مضبوط تعلق اور رابطے کی حقیقت کو واضح کیا۔علم وحکمت کی برکات گنبد خضری کے مکین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے جاری ہوتی ہیں اس کا اصل سبب کیا ہے؟ کو بیان کیا۔اور مرکز صراط مستقیم کو فیضان مصطفیٰ ﷺ کا ایسا خوشبودار گلدستہ قرار دیا جس سے ہر وقت اللہ عزوجل، رسول اللہ ﷺ، صحابہ واہل بیت کرام رضی اللہ تعالی عنہم اور اولیاء کرام کی محبت کی خوشبو آتی رہتی ہے اور پھر وہ قیامت تک ہمیشہ آتی ہی رہے گی۔

مرکز صراط مستقیم کا کل رقبہ 3 کنال اور دو مرلے پر مشتمل ہے اس کی عمارت دو منزلہ ہے۔اس میں 40 کے قریب کمرے ہیں جس میں ایک باورچی خانہ، ایک آفس، ایک مرکزی دفتر، ایک لائبریری اور ایک دارالحدیث ہے اس کے سوا باقی تمام کلاس رومز اور رہائشی کمرے ہیں۔

مرکز صراط مستقیم کے ساتھ مغربی جانب عظیم الشان اور عالی شان دومنزلہ مسجد زیر تعمیر ہے جس نام قبلہ کنزالعلماء نے رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت والے دن کی مناسبت سے 12 ربیع الاول شریف رکھا۔

مرکز صراط مستقیم میں اس وقت تقریباً 510 حفظ اور درس نظامی کے طلباء زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔15 کے قریب قابل ترین اساتذہ کرام تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔جنکا مختصر تذکرہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) کنزالعلماء، بیضاوی وقت، محدث لاہوری، قائد اہل سنت، ترجمان اہل حق فکر رضا کے امین، عقائد اہل سنت کے محافظ، شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی صاحب زید شرفہ جو کسی تعارف کے محتاج نہیں

(2) استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی ارشاد احمد حقانی جلالی صاحب، صدر المدرسین کے منصب پر فائز ہیں، آپ کے شاگرد بھی سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔آپ نہایت ہی للّٰہیت کے ساتھ طلباء کو علم دین پڑھاتے ہیں ،،آپ میں عاجزی وانکساری انتہا درجے کی ہے، آپ فقہ، اصول فقہ، اصول تفسیر، صرف ونحو میں اعلی درجے کی مہارت رکھتے ہیں۔تقریباً 25 سال سے کتب درس نظامی پڑھانے کا تجربہ رکھتے ہیں۔آپ جو بھی کتاب پڑھاتے ہیں گہرے مطالعہ کے ساتھ پڑھاتے ہیں۔اللہ تعالی آپ کا سایہ اہل سنت کے سروں پہ قائم ودائم رکھے آمین۔

(3) استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد زاہد محمود قادری نعمانی صاحب، آپ شیخ الحدیث کے درجے پر فائز ہیں، اللہ عزوجل نے آپ کو بے پناہ خوبیوں سے نوازا ہے۔قرآن کے حافظ، قاری، حدیث کے محدث، علم بلاغت وعلم منطق کے ماہر، کلام اقبال کے حافظ، اعلیٰ درجے کے صوفی ہیں، صوم و صلوۃ کے پابند، تحریر وتقریر میں بے بدل ہیں۔

(4) استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی محمد طاہر نواز قادری صاحب، آپ بھی شیخ الحدیث ہیں، علم نحو کے اصول وقواعد پر دسترس میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔علم کلام، وعلم بلاغت میں بھی اعلی درجے کی مہارت رکھتے ہیں، جامعہ جلالیہ اور مرکز صراط مستقیم میں تقریبا 13 سال سے پڑھا رہے ہیں۔آپ کا نام سن کر دور دراز سے طلباء کرام پڑھنے کے لئے آتے ہیں اور اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں۔نہایت ہی قابل ترین اساتذہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے، مرکز صراط مستقیم میں افتاء کے فرائض بھی آپ سرانجام دیتے ہیں۔اللہ تعالی آپ کا سایہ تادیر قائم ودائم رکھے آمین۔

(5) استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی جاوید اقبال سیالوی صاحب
آپ سادہ طبیعت کے مالک ہیں۔نہایت ہی خوش طبع وخوش مزاج ہیں، وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھتے ہیں، علم میراث میں مہارت تامہ رکھتے ہیں، اکثر علوم دینیہ میں آپ کو مہارت حاصل ہے، مشکل اور دقیق مسئلہ چند منٹوں میں حل کر دینے کا ملکہ رکھتے ہیں۔صوفی مزاج اور بزرگ شخصیت ہیں۔

(6) استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالکریم جلالی صاحب
بندہ ناچیز اگرچہ ''التثبت فی العلوم'' نہیں رکھتا لیکن مرشد کریم کنز العلماء کا خصوصی فیضان ہر وقت جاری ہونے کی وجہ سے برکتیں ملتی رہتی ہیں۔مرشد کریم نے جب سے بندہ ناچیز کو مسند تدریس پہ بٹھا کے بسم اللہ شریف سے آغاز کروا کے جو دعا فرمائی تھی اس وقت سے آج تک کسی بھی کتاب کو پڑھانے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوئی۔2009ء سے جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام داروغہ والا لاہور سے پڑھانا شروع کیا تھا اب اس وقت مرکز صراط مستقیم میں پڑھا رہا ہوں۔بندہ کا شوق بھی یہی ہے اور اللہ عزوجل سے دعا بھی یہی ہے کہ بقیہ زندگی قرآن وحدیث پڑھنے پڑھانے میں گزر جائے۔آمین

(7) استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد فیاض قادری صاحب
آپ بڑے اعلی ظرف کے مالک ہیں، فیاضی کے دھنی ہیں، مہمان نواز ہیں، عوام اہل سنت اور بالخصوص نوجوانوں کو علم دین سکھانے کے لئے ہر وقت تڑپتے رہتے ہیں، اپنی زیر نگرانی متعدد مدارس چلا رہے ہیں، فقہ واصول میں اعلی مہارت رکھتے ہیں آپ نے MPHIL میں مقالہ بھی اصول فقہ پر لکھا تھا اور PHD میں بھی جو مقالہ لکھ رہے ہیں وہ بھی فتاوی رضویہ شریف میں فقہی اصول و قواعد پر مشتمل ہے اس لحاظ سے آپ فقہ واصول فقہ میں خاصی مہارت رکھتے ہیں۔تفسیر جلالین شریف، ہدایہ حصہ دوم اور نور الانوار تقریبا 9 سال سے پڑھا رہے ہیں۔اللہ تعالی آپ کو اور زیادہ ترقیاں عطا فرمائے آمین۔

(8) استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رضاء المصطفیٰ رازی جلالی صاحب، آپ اسم بہ مسمی ہیں، رازی فقط نسبت کے لحاظ سے ہی نہیں بلکہ حقیقت کے اعتبار سے بھی ہیں۔خطابت کے شہسوار ہیں اور وہ بھی ترنم میں، نوجوان عالم دین ہیں، عرق ریزی اور باریک بینی سے مطالعہ کرتے ہیں اور نہایت ہی احسن انداز میں سبق پڑھاتے ہیں ایسا کیوں نہ ہو کہ آپ کو قبلہ کنز العلماء سے متعدد نسبتیں حاصل ہیں جس کی وجہ سے خصوصی فیضان جاری رہتا ہے۔آپ راسخ فی العلم ہیں۔تحقیق کا انداز بھی وہی ہے جو قبلہ کنز العلماء کا ہے۔اللہ عزوجل ان کو عمر خضری عطا فرمائے آمین۔

(9) استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد صدیق مصطفی جلالی صاحب
آپ اصول کے پابند، گرج دار آواز کے مالک، نہایت ہی متحرک فی الامور، مستند عالم دین، حافظ وقاری اور بڑے منجھے ہوئے خطیب، دینی وتحریکی معاملات میں قبلہ کنز العلماء کے دست وبازو، جزاوسزا میں منصب قاضی القضاۃ رکھنے والے، ملنسار، مہمان نواز اور طلباء کرام کے ساتھ شفقت سے پیش آنے والے، تحقیق وتدقیق کے میدان میں ایک مقام رکھنے والے، سب سے بڑھ کر دین اسلام کے لئے ہر وقت مالی وجانی قربانی پیش کرنے والے ہیں۔اللہ تعالی آپ کی صلاحیتوں میں اور زیادہ برکتیں عطا فرمائے آمین۔

(10) استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد عبدالغفور چشتی صاحب
آپ سادگی کا اعلی نمونہ ہیں، محنتی، بے باک نڈر اور محبت والے ہیں، اللہ تعالی نے آپ کو بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہے۔علمی پختگی کے حامل ہیں، 7 سات سال سے مرکز صراط مستقیم تاج باغ میں پڑھا رہے ہیں۔قبلہ کنز العلماء کے فیض یافتہ ہیں، جامعہ جلالیہ سے ہی فراغت حاصل کی۔مختلف علوم وفنون میں مہارت رکھتے ہیں۔

(11) استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد اظہر اللہ جلالی صاحب
آپ اعلی صفات کے حامل ہیں، مختصر وقت میں حفظ کرنے کے بعد درس نظامی کورس کرنا شروع کر دیا۔نہایت محنت کے ساتھ تمام علوم وفنون میں مہارت حاصل کی، شب بیداری کا وصف اللہ تعالی نے آپ کو دے رکھا ہے۔نہایت ہی شفیق استاد ہیں، فیاضی کا عالم یہ ہے کہ کبھی طلباء کو کھانا کھلاتے ہیں، کبھی کپڑے سلوا کر دیتے ہیں، کبھی نقدی دیتے ہیں، کبھی ضرورت کی چیزیں طلباء کرام میں تقسیم کرتے رہتے ہیں، صرف ونحو کے علاوہ بلاغت میں مہارت رکھتے ہیں۔

جاری ہے.............

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ
یا اللہ
یا رسول اللہ
زیر سرپرستی
ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
قربانی کی کھالیں
مرکز صراطِ مستقیم تاج باغ فیز III جلالی سٹریٹ لاہور
و
جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام
مومن پورہ لاہور
کو دے کر دین اسلام کی سربلندی کیلئے اپنا حصہ ادا کریں
نوٹ مرکز میں 450 طلباء زیر تعلیم ہیں
فری تعلیم
فری رہائش
فری کھانا
فری میڈیکل
تخصص فی الفقہ
دورہ حدیث شریف
درس نظامی
تجوید وقرات
حفظ القرآن
عصری تعلیم
منجانب ادارہ صراط مستقیم پاکستان
0301-6868657- 0302-4303623- 0303-6015800

مناظرِ کبیر، شاہ کارِ جلالیت
حضرت مفتی محمد عابد جلالی صاحب
سالانہ عظیم الشان
عرس مقدس
جامعہ حیدریہ رضویہ جلسہ دستارِ فضیلت
بتاریخ
11 جولائی 2021ء
بروز اتوار
یکم ذوالحجہ 1442ھ
نوٹ ذوالقعدہ کا چاند 29 کا شمار کیا جائے گا
بعد نماز عصر
ختم شریف
بمقام
مرکز اہلسنت
جیا بگا شریف لاہور
نشست اول
صبح 8 تا 12 بجے دن
قرآن خوانی
نشست دوم
بعد نماز ظہر تلاوت و نعت
بیانات علمائے کرام
نشست سوم
بعد نماز عشاء بیانات
علمائے کرام و دستارِ فضیلت
زیرِ نگرانی
مولانا محمد عمر فاروق جلالی صاحب
محمد وہب الاسلام جلالی صاحب
بیانات بعد نماز ظہر
شمشیرِ اعلیٰ حضرت پاسبانِ مسلکِ رضا
مولانا مفتی مختار علی رضوی سیرانی صاحب
گوجرخان
بیانات بعد نماز ظہر
مولانا مفتی ارشاد احمد حقانی جلالی صاحب
محققِ اہلسنت حضرت علامہ
پیر سید مزمل عمر قادری کاظمی صاحب
منڈی بہاؤالدین
محمد کعب الاسلام صاحب
محمد سفیر عباس جلالی
بعد نماز مغرب
خطیب اہلسنت
حضرت علامہ مولانا
مفتی رضاء المصطفیٰ رازی جلالی صاحب
بیان بعد نماز عشاء
چیئرمین تحریک لبیک یا رسول اللہ ﷺ
ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب
بیان بعد نماز عشاء
خطیب نکتہ دان
مقرر شیریں بیان
حضرت مولانا قاری
عبد الحمید گولڑوی صاحب
ملتان
الداعی الی الخیر
تحریک فکر رضا پاکستان و جملہ مریدین حضرت شیر اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ
0303-8855331
0346-0666921
لنگر کا وسیع انتظام ہوگا

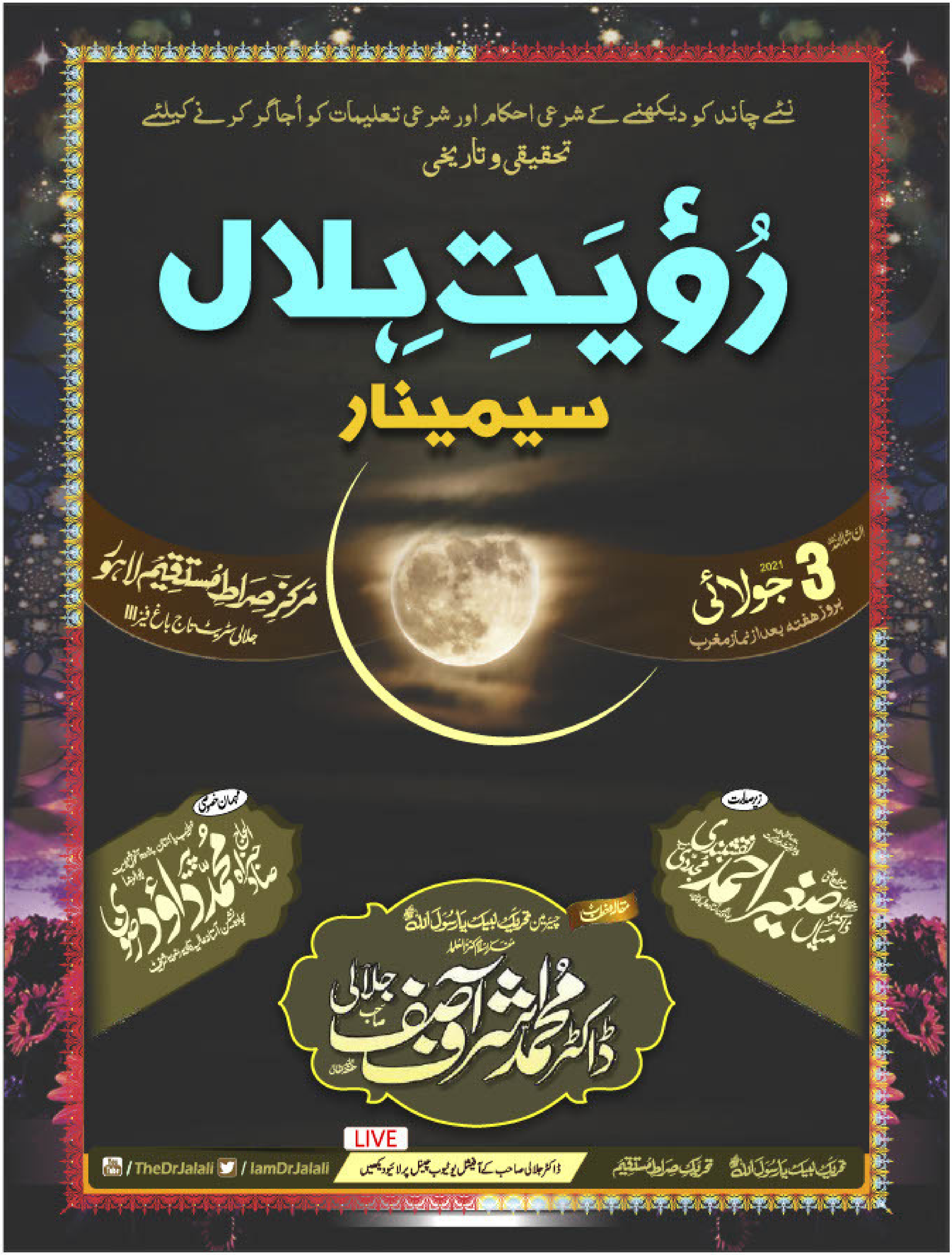

نئے چاند کو دیکھنے کے شرعی احکام اور شرعی تعلیمات کو اُجاگر کرنے کیلئے
تحقیقی و تاریخی
رُؤیَتِ ہِلال
سیمینار
3 جولائی 2021
بروز ہفتہ بعد از نماز مغرب
مرکزِ صراطِ مستقیم لاہور
جلالی سٹریٹ تاج باغ فیز III
زیر صدارت
میاں صغیر احمد نقشبندی مجددی
مہمان خصوصی
صاحبزادہ پیر محمد داؤد رضوی
خطاب
چیئرمین تحریک لبیک یا رسول اللہ ﷺ
ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب
LIVE
/ TheDrJalali / IamDrJalali
ڈاکٹر جلالی صاحب کے آفیشل یوٹیوب چینل پر لائیو دیکھیں
تحریک صراط مستقیم
تحریک لبیک یا رسول اللہ ﷺ